الدراري شرح الدرة

في القراءات الثلاث المتممة للقراءات العشر

حضرت صاحب الفضيلة الاستاذ الجليل
المقرئ اظهار احمد التهانوی
شيخ عموم المقاري : بالديار الباكستانية

قرائت اکیڈمی
لاهور

إنّ هذا القرآن أنزل على سبعة أحرف فاقرءوا ما تيسّر منه
(مسلم)

الدُّرَّة

في القراءات الثلاث المتممة للقراءات العشر

للعلامة الشيخ ابي الخير شمس الدين محمد بن محمد بن محمد الجزري الشافعي المتوفى ۸۳۳ھ

معہ

شرح الدراری

حضرت صاحب الفضیلۃ الاستاذ الجلیل
المقری اظہار احمد التھانوی
شیخ عموم المقاری: بالدیار الباکستانیۃ

قراءۃ اکیڈمی
۲۸۔ الفضل مارکیٹ ۱۷۔ اُردو بازار لاہور ۲

نام کتاب ______ الدراری شرح الدرة المضیئة

مصنف ______ قاری اظہار احمد تھانوی صاحب رح

ضخامت ______ ۲۰۰ صفحات

تعداد ______ ۵۰۰

سرورق ______ شیر زمان صاحب

پرنٹر ______

طابع و ناشر ______ قرآءت اکیڈمی اردو بازار لاہور

قرآءت اکیڈمی کی مطبوعات درج ذیل جگہوں پر بھی دستیاب ہیں

کراچی ـــــ اسلامی کتب خانہ، عقب جامع مسجد علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔
مکتبہ اسحاقیہ، جونا مارکیٹ پھول چوک کراچی۔
علمی کتاب گھر، اردو بازار کراچی۔

لاہور ـــــ اسلامی اکیڈمی، ۱۷۔ اردو بازار لاہور۔
نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ اردو بازار لاہور۔
اسلامی کتب خانہ، فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار لاہور۔
مکتبہ رحمانیہ۔ اردو بازار لاہور۔
مکتبہ تنویر القرآن، اردو بازار لاہور۔

کوئٹہ ـــــ مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ۔
مکتبہ ماجدیہ، طوغی روڈ کوئٹہ۔

پشاور ـــــ مکتبہ امدادیہ، محلہ جنگی قصہ خوانی پشاور۔

راولپنڈی ـــــ کتب خانہ رشیدیہ، مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی۔

گوجرانوالہ ـــــ مکتبہ حنفیہ، اردو بازار گوجرانوالہ۔

فیصل آباد ـــــ رحمانیہ دارالکتب، امین پور بازار فیصل آباد۔

آزاد کشمیر ـــــ مکتبہ خلفائے راشدین اندرون گیٹ مدرسہ تعلیم القرآن باغ

علامہ جزری رحمۃ اللہ

شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد بن علی جزری، دمشق میں ۲۵ رمضان ۷۵۱ھ مطابق ۱۳۵۰ء کو پیدا ہوئے پندرہ سولہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کے علاوہ فقہ شافعی کی مشہور کتاب اَلتَّنْبِیْہُ، قراءت میں اَلشَّاطِبِیَّۃ اور اَلتَّیْسِیْر حفظ کیں۔ تقی الدین بغدادی، ابن الحسین حنفی اور شیخ ابن اللبان وغیرہ آپ کے اساتذہ ہیں۔ فقہ میں جمال الاسنوی، ابن رسلان اور ابوالبقاء سبکی وغیرہ سے استفادہ کیا۔ حدیث میں ابن عبدالکریم حنبلی، بہاؤ الدین ماینی، ابن المحب مقدسی اور علامہ ابن کثیر وغیرھم آپ کے شیوخ ہیں۔ شیخ کبری زادہ فرماتے ہیں۔ سَمِعَ الْحَدِیْثَ مِنْ جَمَاعَۃٍ۔ ایک لاکھ حدیث کے حافظ تھے۔ حدیث، فقہ اور قراءت تینوں میں مہارت پیدا کی۔ سخاوی فرماتے ہیں اذن لہ غیر واحد بالافتاء والتدریس والاقراء۔ (بہت سے مشائخ نے آپ کو افتاء درس و تدریس اور قراءت پڑھانے کی اجازت سے نوازا) تقریباً چالیس مشائخ سے دمشق، مکہ، مدینہ، قاہرہ اور اسکندریہ گھوم پھر کر علم قراءت میں استفادہ کیا، چنانچہ دمشق میں شیخ القراء کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس زمانہ میں شام مملکتِ مصر کا ایک صوبہ تھا۔ شاہ مصر ملک الظاہر سیف الدین برقوق نے آپ کو الجامعۃ الصلاحیہ میں امورِ تعلیمی کا ناظم مقرر کیا، گورنر شام امیر التمش نے ۷۹۷ھ میں آپ کو شام کے عہدہ قضا پر مامور کیا۔ لیکن امور قضا کے بعض اہم واقعات میں آپ کو حکومت سے اختلاف ہوا۔ حاسدوں کی ریشہ دوانیوں سے مرکزی حکومت نے سخت گیری اور ناروا سلوک کیا۔ مجبوراً آپ نے دمشق کو چھوڑ کر بروصا (روم) کی ہجرت اختیار کی، شاہ روم بایزید بن عثمان جس نے علامہ جزری کا شہرہ پہلے ہی سُنا تھا، آپ سے بڑی تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ اور بروصا میں مستقل قیام کی درخواست کی۔ جس کو آپ نے منظور فرمایا۔ تدریس و تالیف کا فیض جاری ہوا، علوم کے قدر دانوں بالخصوص علمِ قراءت کے ہزاروں پروانوں نے آپ سے استفادہ کیا۔ ۸۰۵ھ میں امیر تیمور لنگ نے ترکی اور روم کی سلطنت پر زبردست حملہ کیا، جس کے نتیجہ میں یہ سلطنت تباہ ہو گئی۔ سلطان بایزید نے تیمور کے ہاتھوں گرفتار ہو کر بے بسی کے عالم میں وفات پائی۔ امیر تیمور کو زر و جواہر کے علاوہ چیدہ چیدہ ماہرین علوم و فنون کو بھی اپنے دارالسلطنت سمرقند میں جمع کرنے کا شوق تھا، چنانچہ علامہ جزری اور دیگر چند منتخب علماء کو اُس نے باعزت تمام اپنے ہمراہ چلنے پر مجبور کیا۔ شاہی لشکر کے ہمراہ ماوراء النہر کے بڑے بڑے علمی شہروں میں تشریف لے گئے، دورانِ قیام بڑے بڑے مقامی علماء

نے آپ سے استفادہ کو نعمت کبریٰ سمجھا، وجہ یہ تھی کہ آپ کی تصانیف پہلے ہی علماء کے ہاتھوں میں پہونچ چکی تھیں، تیمور کو آپ سے بہت عقیدت تھی۔ وہ کہا کرتا تھا کہ یہ صاحب مکاشفہ ہیں جب چاہیں ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔ ۸۰۷ھ میں تیمور کا انتقال ہوگیا۔ آپ خراسان، ہرات، یزد اور اصفہان ہوتے ہوئے ۸۰۸ھ میں شیراز پہونچے۔ حاکم شیراز پیر محمد جو تیمور کا پوتا تھا، علامہ کا بے حد معتقد تھا۔ اس نے آپ کو شیراز میں قیام پر مجبور کیا۔ اور قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ ایک مدت بعد ۸۲۷ھ میں حج کے لیے تشریف لے گئے۔ وہاں سے قاہرہ پہونچے، علماء اور طلباء نے دُور دُور سے حاضر ہوکر آپ کی زیارت کی۔ قاہرہ میں سینکڑوں قراء اور علماء کا ہجوم تھا۔ بطور برکت کے سب نے آپ سے قراءت میں چند آیات سُنیں اور اجازت حاصل کی، انہی علماء میں شارح بخاری، حافظ ابن حجر بھی جو ابھی جوان تھے، موجود تھے، علاوہ ازیں مسند احمد اور مسند شافعی وغیرہ کا بھی درس دیا اور اجازت مرحمت فرمائی۔ شیراز واپس تشریف لائے ایک بہت بڑا مدرسہ دار القرآن قائم فرمایا۔ واضح رہے کہ دمشق میں بھی ایک درسگاہ اسی نام سے آپ قائم فرما چکے تھے نیز یاد رہے کہ بعض حضرات نے مدرسہ کا نام دار القراء لکھا ہے یہ ان کا وہم ہے۔

علمِ قراءت میں آپ کے دُور سے لے کر آج تک کوئی آپ کا ہمسر نہیں ہوا۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ اِنتھت الیہ ریاسۃ علم القراءات فی الممالک۔ (دنیا میں علم قراءات کی ریاست آپ پر منتہی ہوئی) علامہ شوکانی فرماتے ہیں۔ قد تفرد بعلم القراءات فی جمیع الدنیا۔ (آپ علم قراءات میں ساری دنیا میں منفرد تھے) علامہ سیوطی فرماتے ہیں۔ لانظیر لہٗ فی القرآءات فی الدنیا فی زمانہ حافظًا للحدیث۔ (آپ کے زمانہ میں دنیا میں علمِ قراءات میں آپ کی کوئی نظیر نہیں تھی آپ حافظ الحدیث تھے) حضرت مولانا عبد الحی فرنگی محل فرماتے ہیں۔ "واز مجددین صدی ہشتم زین الدین عراقی وشمس الدین جزری وسراج الدین بلقینی۔" (آٹھویں صدی کے مجددین میں سے زین الدین عراقی، شمس الدین جزری اور سراج الدین بلقینی تھے)۔ علامہ نے مختلف فنون پر تقریبًا پینتالیس کتابیں تصنیف کیں، جن میں سے اَلنَّشر، تقریبُ النشر، اَلدُّرّہ، منجد المقرئین، مقدمۃ الجزری، تحبیر التیسیر، طبقات القراء، التمھید، الطّیبہ اور حصن حصین مشہور ہیں۔ ۸۲ سال کی عمر میں ۵ ربیع الاوّل ۸۳۳ھ مطابق ۱۴۲۹ء میں وفات پائی۔ اور مدرسہ دار القرآن میں سپرد خاک ہوئے۔ سقی اللہ ثراہ رحمۃٗ۔

اظہار احمد تھانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از شارح

علوم قرآن میں قراءات سبعہ کی طرح قراءات ثلاثہ بھی اہم مقام رکھتی ہیں۔ ان کے تواتر پر نشر اور منجد المقرئین (کلاھما للجزری) میں بہت عمدہ دلائل موجود ہیں۔ الدرۃ شمس المحققین علامہ جزری کی وہ مایۂ ناز تصنیف ہے جس نے حرز الامانی کے قصیدۂ لامیہ کو قراءات ثلاثہ کے ساتھ عشرہ میں تکمیل بخشی ہے۔ دُرّہ کا متن بعید اختصار پر مبنی ہے۔ طلباء علم کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ دُرّہ پڑھتے وقت حرز الامانی کو سامنے رکھیں تاکہ آئمہ ثلاثہ ابوجعفر یزید، یعقوب حضرمی اور خلفؒ کا اپنے اصول سے تخلّف یا توافق پیش نظر رہے۔ ہمارا ارادہ تھا کہ متعلقہ مسائل میں شاطبیہ کے اشعار نقل کئے جائیں، مگر شرح کے طویل ہوجانے کے خوف سے ایسا نہیں کیا گیا۔

اشعار کے لفظی ترجمہ کی نہ ضرورت اور نہ فائدہ، کلام کو سہل المفہوم انداز میں لانا ہمارے پیش نظر ہے، اور اس میں الحمدللہ خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ حرف ت سے ترجمہ اور ف سے تشریحی فوائد مراد ہیں۔

دُرّہ میں اشعار کی وہ حلاوت تو خیر نہیں ہے جو شاطبیہ میں ہے اور مزید یہ کہ دُرّہ میں بعید اطلاقات اور لفظی استغنا ہیں اور اعتماد علی الشہرت کی بناء پر تعمیم یا تخصیص یا تقیید پر کوئی اشارہ نہیں لاتے نہ رموز اور کلمۂ قرآنی میں کوئی ترتیب کا لحاظ رکھا گیا ہے تاہم ناظم کا یہ کمال ہے کہ مسائل میں اشتباہ یا التباس پیدا نہیں ہونے دیا بلکہ مسائل کو قابو میں رکھنے کے لئے بڑی چست نگاہی سے کام لیا گیا ہے۔ اتنے مختصر متن میں اتنا بڑا کام شمس المحققین ہی کا کارنامہ ہے۔

قراءات میں معانی و تفسیر اور لغت عربی کی توجیہہ کو اس مختصر شرح میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے نہیں بیان کیا جا سکا اہل ذوق بڑی کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔

اس کتاب کی تشریح میں ہم نے شرح الایضاح للعلامۃ عبدالفتاح القاضی متوفی سنہ ۱۴۰۸ھ، شرح السمنودی للشیخ العلامہ محمد بن حسن سمنودی تصنیف سنہ ۱۱۲۳ھ، شرح شیخ زیلی اور شرح شیخ علی محمد الضباع علی ہامش ابراز المعانی۔ اور کہیں کہیں النشر، طیبۃ النشر، تحبیر التیسیر اور تقریب النشر سے بھی مدد لی ہے۔ جب کہ حرز الامانی ہمیشہ پیش نظر رہی۔

ھ بن ہشام البزاز

دوستوں کے اصرار پر علالت کے باوجود الحمدللہ یہ شرح مرتب ہو ہی گئی، کوشش رہی ہے کہ سہو و خطا کا ارتکاب نہ ہو مگر پھر بھی لغزشوں کا ڈر ہے، اہل علم اصلاح فرمائیں۔

واللہ الموفق

نوٹ: یاد رہے کہ ضم، فتح، کسر، کلمات کی ابتدائی یا درمیانی حرکت کے لئے بولا جائے گا اور رفع، نصب، جر یا خفض، کلمات معربہ کے اواخر کے لئے استعمال ہوگا۔ کما ھو معروف بین اہل الفن۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین۔

۱ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَحْدَهٗ عَلَا ۔ وَمَجِّدْهُ وَاسْاَلْ عَوْنَهٗ وَتَوَسَّلَا

کہہ کر، تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اکیلا ہے عالی شان ہے اور اس کی بزرگی بیان کر اور اس کی مدد مانگ اور تقرّب ڈھونڈ۔

فوائد: توسّل، تقرب ڈھونڈنا، توسّلا اصل میں توسّلن تھا، نون تاکید خفیفہ، کو وقف میں الف سے بدلنا جائز ہے۔

۲ وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْاَنَامِ مُحَمَّدٍ ۔ وَسَلِّمْ وَاٰلٍ وَّالصِّحَابِ وَمَنْ تَلَا

درود بھیج خیر البشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، اور سلام بھیج، اور آپ کی آل پر اور صحابہ پر اور ان پر کہ جنہوں نے ان کی پیروی کی۔

۳ وَبَعْدُ فَخُذْ نَظْمِيْ حُرُوْفَ ثَلَاثَةٍ ۔ تَتِمَّ بِهَا الْعَشْرُ الْقِرَاءَاتُ وَانْقُلَا

اور اس کے بعد، پس حاصل کر تو میری اس نظم میں تین ائمہ، قرارات کے کلمات مختلف فیہا کو، جن کے ساتھ دس قرارات (متواترہ) مکمل ہوتی ہیں اور دوسروں تک بھی منتقل کر۔

ف: میں اپنی اس نظم میں تین آئمہ کی قرارات کو بیان کروں گا، اور ان تین قرارات کے ساتھ وہ سبعہ قرارات جو شاطبیہ میں ہیں مل کر دس قرارات مکمل ہو جاتی ہیں۔ یعنی اس طرح دس قرارات متواترہ کی تکمیل ہو جائے گی۔

۴۔ كَمَا هُوَ فِيْ تَحْبِيْرِ تَيْسِيْرِ سَبْعِهَا ۔ فَاَسْاَلُ رَبِّيْ اَنْ يَّمُنَّ فَتَكْمُلَا

جس طرح سے کہ سبعہ قرارات کی کتاب التیسیر کے تکملہ میں قرارات ثلاثہ کی کتاب تحبیر میں ہے۔ میں

اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ وہ احسان فرمائے کہ یہ قصیدہ مکمل ہو۔

ف: یہ قراءات ثلاثہ میں نے اپنی تصنیف تحبیر التیسیر کے مطابق نظم کی ہیں۔

تحبیر التیسیر، علامہ جزری کی وہ شہرۂ آفاق تصنیف ہے۔ جس میں موصوف نے قراءات ثلاثہ کو نثر میں لکھا ہے، اور ایک طرح سے علامہ دانی کی کتاب تیسیر کا تکملہ ہے، جو سبعہ قراءات پر نثر میں مشہور تصنیف ہے "التیسیر سبعہ قراءات پر واضح نثر میں ایک مستند کتاب مانی جاتی ہے۔

اسی کی طرز پر علامہ جزری نے تین قراءتوں کو مرتب کیا۔ اور کتاب کا مذکورہ نام تجویز کیا۔ تحبیر بمعنی تزیین، گویا جزری صاحب کی کتاب سے دانی صاحب کی تیسیر کو تزیین حاصل ہوئی اور نظم میں یہ کتاب دُرّہ تصنیف فرمائی ہے یہ گویا شاطبیہ کا تکملہ ہے اور نظم کا قافیہ و وزن شاطبیہ ہی کا اختیار فرمایا ہے۔

تحبیر التیسیر مدتوں سے مخطوطات کی شکل میں چلی آتی تھی الشیخ عبد الفتاح القاضی اور الشیخ محمد الصادق قمحاوی کی تعلیق و تصحیح سے مزین ہو کر ۱۳۹۲ھ میں الحمد للہ مصر میں چھپ گئی ہے۔

۵- أَبُو جَعْفَرٍ عَنْهُ ابْنُ وَرْدَانَ نَاقِلٌ ۔ كَذَاكَ ابْنُ جَمَّازٍ سُلَيْمَانُ ذُو الْعَلَا

(پہلے امام) ابوجعفر ہیں کہ اُن سے (ان کے پہلے راوی) ابن وردان روایت کرنے والے ہیں۔
اسی طرح (دوسرے راوی) سلیمان ابن جماز جو بڑے عالی شان ہوئے ہیں، روایت کرتے ہیں۔

ف: ائمہ ثلاثہ میں سے ابوجعفر یزید بن قعقاع مخزومی مدنی پہلے امام ہیں۔

ابوالحارث مخزومی کے مولیٰ ہیں، تابعی ہیں، مسجد نبوی میں اقراء کے ۶۳ھ میں سب سے بڑے شیخ، امام نافع کے استاذ عظیم۔

ان کے شیوخ میں عبداللہ بن عیاش مخزومی، عبداللہ بن عباس ہاشمی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم ہیں، جو مشہور صحابی سید القراء ابوالمنذر ابی بن کعب کے تلامذہ میں سے ہیں۔

ابوجعفر کی وفات ۱۲۸ھ میں مدینہ میں ہوئی۔ ان کے پہلے راوی عیسیٰ ابن وردان مدنی، متوفی ۱۶۰ھ جو قراءت میں محقق و ضابط تھے۔ دوسرے راوی ابن جماز سلیمان بن مسلم زہری مدنی ہیں جن کی وفات ۱۷۰ھ میں ہوئی اور قراءت میں بڑے عالی مقام ہوئے۔ [1]

---

[1] شرح السمنودی

۶۔ وَيَعْقُوبُ قُلْ عَنْهُ رُوَيْسٌ وَرَوْحُهُمْ وَاِسْحَاقُ مَعْ اِدْرِيْسَ عَنْ خَلَفٍ تَلَا

ترجمہ: اور (دوسرے امام) یعقوب ہیں کہ رویس اور روح ان کے راوی ہیں اور تیسرے امام خلف سے، اسحاق اور ادریس نے پڑھا ہے۔

ف: امام ثانی یعقوب بن اسحاق حضرمی۔ جو بصرہ ہیں، امام ابوعمرو بصری کے بعد سب سے بڑے شیخ قرارت ہوئے ابو منذر، سلام ابن سلیمان مدنی، شہاب بن شرنفر۔ مہدی بن میمون اور ابو عمرو بصری، ان سکے شیوخ میں سے ہیں۔ وفات ۲۰۵ھ میں ہے ان کے راوی اول محمد بن متوکل لؤلؤی رویس ہیں متوفی ۲۳۸ھ دوسرے راوی ابوالحسن روح بن عبدالمومن ہیں۔ متوفی ۲۳۴ھ یا ۲۳۵ھ

امام ثالث، خلف بن ہشام بزار بغدادی (راوی حمزہ) ہیں۔ وفات ۲۲۹ھ۔ ان کے پہلے راوی اسحاق مروزی وراق ہیں متوفی ۲۸۶ھ دوسرے راوی ادریس بن عبدالکریم حداد ہیں وفات ۲۹۲ھ۔

ف: امام ثالث، خلف کی قرارت کہیں بھی کوفیین کی قرارت سے باہر نہیں ہے۔
یہ بات خود علامہ جزری نے تتبع کے بعد فرمائی ہے۔

۷۔ لِثَانٍ اَبُوْعَمْرٍو وَّالْاَوَّلِ نَافِعٌ وَثَالِثُهُمْ مَعْ حَمْزَةٍ قَدْ تَاَصَّلَا

دوسرے امام (یعقوب) کے لئے ابو عمرو، اور پہلے امام (ابو جعفر) کے لئے نافع اصل ہیں اور تیسرے امام (خلف) نے امام حمزہ کے ساتھ اپنی قرارت کو اصل ٹھہرایا ہے۔

ف: یعنی دوسرے امام یعقوب کی قرارت مثل ابو عمرو کے ہے کیونکہ یعقوب نے شیخ ابوالمنذر سے پڑھا، اور وہ ابوعمرو بصری کے شاگرد ہیں۔ اور پہلے امام ابو جعفر کی قرارت مثل قرارت نافع کے ہے کیونکہ نافع بذات خود ابو جعفر کے تلمیذ ہیں اور تیسرے قاری امام خلف کی قرارت کا مدار حمزہ کی قرارت پر ہے کیونکہ خلف نے سُلَیم سے پڑھا اور سُلَیم نے امام حمزہ سے۔

۸۔ وَرَمْزُهُمْ ثُمَّ الرُّوَاةُ كَاَصْلِهِمْ فَاِنْ خَالَفُوْا اَذْكُرْ وَاِلَّا فَاُهْمِلَا

ان ائمہ کی اور راویوں کی رموز ان کے اصل کی طرح ہیں۔ پس اگر یہ اصل سے تخلف کریں گے تو میں اس کو ذکر کروں گا۔ ورنہ چھوڑ دوں گا۔

ف: ان آئمہ وروات کے لئے، شاطبیہ کی طرح رموز اختیار کی جائیں گی، لہٰذا اَبْجَد میں سے الف

ابوجعفر کے لئے ۔ ؔبا ابن وردان، اور جیم ابن جماز کی رمز ہو گا۔

حطی میں سے حؔ یعقوب، طؔ رویس اور یؔ روح کی رمز ہو گی۔

فضق میں سے فاؔ خلف، ضؔ اسحاق اور قؔ ادریس کی رمز ہو گی۔ ان آئمہ ثلاث کو شاطبی کے شیوخ کی فرع قرار دینے کا مقصد کتاب درّہ کو طوالت سے بچانا ہے اگر یہ آئمہ ثلاث کسی اختلاف میں بعینہ مثل اصل کے ہوں گے تو میں اس کو یہاں بیان نہ کروں گا۔ البتہ اگر اصل سے کلی یا جزوی تخلف ہو گا تو میں بیان کروں گا کیونکہ طالب علم کے لئے قراءات ثلاثہ میں یہ کتاب مستقل نہیں بلکہ اس کو شاطبیہ پڑھنے کے بعد ہی پڑھا جا سکتا ہے اور درّہ، شاطبیہ کے لئے ایک تکملہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

۹ - وَاِنْ كِلْمَةٌ اَطْلَقْتُ فَالشُّهْرَةُ اعْتَمِدْ ‏ ‏ كَذٰلِكَ تَعْرِيْفًا وَتَنْكِيْرًا اُسْجِلَا

اور اگر کوئی کلمہ، میں مطلق بولوں تو تو شہرت پر اعتماد کر اسی طرح تعریف و تنکیر میں تو اطلاق سے کام لے۔

ف: یعنی اکثر کلمہ قرآنی مختلف فیہ کو ذکر کر کے اس کا حکم قاری یا راوی کے لئے ذکر کریں گے۔ حالانکہ قرآن میں اس کلمہ کے اور نظائر بھی ہوں گے، اور قاری یا راوی تمام نظائر میں اصل سے اختلاف کر رہے ہوں گے لیکن ایسے موقعہ پر ناظم ایسا اشارہ نہیں دیں گے جس سے تمام نظائر کی شمولیت اور تعمیم کا پتہ چلتا ہو، ایسے موقعہ پر اختلاف کا دائرہ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے تعمیم کی صورت میں تمہیں خود سمجھنا ہو گا۔

اور کبھی اس کے برعکس اختلاف صرف ایک جگہ محدود ہو گا، اور تعمیماً تمام قرآن میں اس کے نظائر مراد نہ ہوں گے، یہاں بھی شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے میں کوئی تخصیص پر دلالت کرنے والا لفظ نہ لاؤں گا آپ کو خود سمجھنا ہو گا۔

كَذٰلِكَ تَعْرِيْفًا وَتَنْكِيْرًا اُسْجِلَا - یعنی میں کبھی کلمہ معرف باللام یا صرف نکرہ بولوں گا۔ اور میری مراد معرفہ نکرہ دونوں کلمات ہوں گے وہاں بھی آپ شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے معرفہ نکرہ دو نوں قسم کے کلمات مراد لیں۔

باب البسملۃ وام القرآن

۱/۱ وَبَسْمَلَ بَیْنَ السُّوْرَتَیْنِ اَئِمَّۃٌ وَمَالِكِ حُزْ فُزْ وَالصِّرَاطَ فَاْسْجُلَا

ت: اور بین السورتین ائمہ نے بسم اللہ پڑھی ہے اور حُز فُز کے لئے مَالِكِ ہے اور فَاْسْجُلَا کے لئے الصراط ہے۔

ف: مطلب یہ کہ لفظ ائمہ کے مرموز ابو جعفر نے بین السورتین بسم اللہ پڑھی ہے۔
حالانکہ نافع کے راوی ورش کے لئے بسم اللہ یا وصل یا سکتہ میں خلف تھا۔ گویا امام ابو جعفر بسم اللہ پڑھنے میں مثل قالون کے ہیں۔
اور یعقوب و خلف کو ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ دونوں اصل کے مطابق ہیں۔ یعقوب کے لئے ابو عمرو بصری کی طرح بسم اللہ اور وصل اور سکتہ میں مختلف ہے، اور خلف کے لئے مثل حمزہ کے صرف وصل بلا بسم اللہ ہے۔ باقی تمام مسائل میں شاطبیہ کے بیان کے مطابق ہیں۔
وَمَالِكِ حُزْ فُزْ۔ یعنی یعقوب اور خلف نے اصل کے خلاف مَالِكِ باثبات الالف پڑھا ہے۔
اور ابو جعفر سے خاموش ہونے کا مطلب ہوا کہ وہ اصل کے مطابق بحذف الف پڑھتے ہیں۔
والصراط فاسجلا یعنی مرموز فا خلف نے لفظ صراط کو تمام قرآن میں خالص صاد سے پڑھا ہے، خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو، جیسا کہ فَاُسْجُلَا سے تعمیم کا اشارہ کیا ہے۔

۲/۱۱ وَبِالسِّیْنِ طِبْ۔ وَاکْسِرْ عَلَیْهِمْ اِلَیْهِمْ لَدَیْهِمْ فَتًی وَالضَّمُّ فِی الْهَاءِ حُلِّلَا

ت: اور سین کے ساتھ طِبْ کے لئے ہے۔ اور فتی کے لئے عَلَیْهِمْ اِلَیْهِمْ لَدَیْهِمْ کو کسرہ پڑھو۔ اور حُلِّلَا کے لئے ھا میں ضمہ ہے۔

۳/۱۲ عَنِ الْیَاءِ اِنْ تَسْکُنْ سِوَی الْفَرْدِ وَاضْمُمْ اِنْ
تَزُلْ طَابَ اِلَّا مَنْ یُوَلِّهِمْ فَلَا

ت: بعد یاء کے اگر وہ ساکن ہو، سوائے مفرد کے اور ضمہ پڑھ اگر یاء حذف ہو گئی ہو طاب کے لئے۔ مگر
مَن یُوَلِّهِمْ کی ھاء کا ضمہ نہ پڑھ۔

ف: وَبِالسِّيْنِ طِبْ، یعنی رویس نے صِرَاط کو جہاں بھی آئے اور جس طرح بھی آئے سین کے ساتھ پڑھا ہے۔

اور عدم ذکر سے معلوم ہوا کہ روح اور ابوجعفر اصل کے مطابق صاد ہی کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

وَاكْسِرْ عَلَيْهِمْ إِلَيْهِمْ لَدَيْهِمْ فَتًى یعنی خلف مذکورہ تینوں ضمائر کو بکسر ھا پڑھتے ہیں، اور اصل کی طرح ضمہ نہیں پڑھتے۔

اور واضح ہو کہ یہ جب ہے کہ ان الفاظ کے بعد متحرک واقع ہو اور اگر ساکن واقع ہو تو اس کا حکم آخر باب میں آتا ہے۔

وَالضَّمُّ فِي الْهَاءِ حُلًا عَنِ الْيَاءِ إِنْ تَسْكُنْ سِوَى الْفَرْدِ۔ یعنی حا کے رموز یعقوب نے ہر ہائے ضمیر جمع مذکر کو بالضم پڑھا ہے جب کہ وہ یاءِ ساکنہ کے بعد واقع ہو مثلاً عَلَيْهُمْ إِلَيْهُمْ لَدَيْهُمْ۔ فِيهُمْ، وَيُزَكِّيهُمْ، مِثْلَيْهُمْ، صَيَاصِيهُمْ، جَنَّتَيْهُمْ۔

اور ہر ہائے ضمیر جمع مونث کو بالضم پڑھا ہے جب کہ وہ یاء ساکنہ کے بعد واقع ہو مثلاً عَلَيْهُنَّ، إِلَيْهُنَّ۔ فِيهُنَّ۔ أَيْدِيهُنَّ۔

اسی طرح ہر ہائے ضمیر تثنیہ جب وہ بعد یائے ساکنہ کے ہو بالضم پڑھی جائے گی مثلاً فِيهُمَا عَلَيْهُمَا۔

غرض ضمیر مفرد (عَلَيْهِ) کے سوا، جمع مذکر، جمع مونث اور تثنیہ کی تمام ضمائر یعقوب کے لئے بالضم پڑھی جاتی ہیں جب کہ وہ یاء ساکنہ کے بعد ہوں۔

وَاضْمُمْ اِن تَزُلْ طَابَ یعنی اگر حالت جزمی کی وجہ سے یہ یاء حذف ہو گئی ہو تو صرف رُویس ایسی حالت میں بھی ہائے ضمیر جمع کو وصلاً و وقفاً بالضم پڑھتے ہیں۔

واضح ہو کہ یہ صورت قرآن میں پندرہ کلمات میں واقع ہوئی ہے، جو حسب ذیل ہیں۔

فَآتِهِمْ عَذَابًا۔ وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ۔ وَإِذَا لَمْ تَأْتِهِمْ بِآيَةٍ (تینوں اعراف میں)، وَيُخْزِهِمْ۔ أَلَمْ يَأْتِهِمْ (دونوں توبہ میں)

وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ (یونس)، وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ (حجر)، أَوَلَمْ تَأْتِهِمْ (طٰہٰ)

يُغْنِهِمُ اللَّهُ (نور)، أَوَلَمْ يَكْفِهِمْ (عنکبوت)، رَبَّنَا آتِهِمْ (احزاب)، فَاسْتَفْتِهِمْ (دو جگہ صافات میں)، وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ۔ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ (دونوں غافر میں)

الا مَنْ يُوَلِّهِمْ فَلَا یعنی سورۃ انفال میں وَمَنْ يُوَلِّهِمْ کو رُویس نے بھی بکسر ہا ہی پڑھا ہے
خلاصہ یہ ہوا کہ یاء ساکنہ کے بعد ہاء ضمیر (ماسوا مفرد) کو امام یعقوب نے بالضم پڑھا ہے، اور اگر یہ یاء ساکنہ محذوف ہو تو پھر ہاء ضمیر کو رُویس بالضم اور روح بالکسر پڑھتے ہیں۔ جبکہ ابو جعفر اور خلف بکسر ہا ہی پڑھتے ہیں۔

فَلَا ای فَلَا تَضْمُمْ یعنی مَنْ يُوَلِّهِمْ کو کسی کے لئے بھی ضمہ نہ پڑھو۔
معلوم ہوا کہ فاء رمز نہیں ہے۔

۴/۱۳ وَصِلْ ضَمَّ مِيمِ الْجَمْعِ أَصْلٌ وَقَبْلَ سَا ... كِنٍ أَتْبِعَا حُزْ غَيْرُهُ أَصْلَهُ تَلَا

ت: اور مرموز اصل کے لئے میم جمع کو صلہ کے ساتھ ضمہ پڑھ۔ اور ساکن سے پہلے مرموز حُز کے لئے میم جمع کی حرکت کو ھاء کی حرکت کے تابع رکھ۔
اور غیر یعقوب نے میم جمع کو اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے۔

ف: یعنی میم جمع کو ابو جعفر نے وصل میں مثل ابن کثیر کے صلہ اور ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے، مراد ناظم کی یہ ہے کہ بشرطیکہ یہ میم جمع قبل از متحرک ہو۔ جیسے عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ، ءَانتم اشدّ، عَلَيْكُمْ انفسكم، على قلوبهم وعلى ابصارهم غشاوة
اور یعقوب اور خلف کے لئے سکوت سے یہ بات نکلی کہ دونوں اپنی اپنی اصل کے موافق ہیں اور صلہ نہیں کرتے۔

وَقَبْلَ سَاكِنٍ أَتْبِعَا حُزْ اور اگر میم جمع ساکن سے پہلے واقع ہو تو یعقوب نے میم جمع کی حرکت کو ھاء کی حرکت کے تابع کیا ہے۔ اور گذشتہ بیان سے ہمیں ھاء کی حرکت کا حال معلوم ہو چکا ہے پس اگر ھاء مضموم ہو گی تو میم جمع بھی مضموم ہو گی مثلاً عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ، يُرِيهِمُ اللهُ اور اگر ہاء مکسور ہو گی تو میم جمع بھی مکسور ہو گی مثلاً فی قلوبهم العجل، بهم الاسباب
غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ یعقوب نے ماقبل ہاء کسرہ کی صورت میں ابو عمرو بصری سے موافقت ہی کی ہے صرف مخالفت اس وقت نکلتی ہے جب ہاء سے پہلے یاء ساکنہ ثابت یا محذوف ہو غَيْرُهُ أَصْلَهُ تَلَا یعنی یعقوب کے علاوہ باقی دو اماموں ابو جعفر اور خلف نے میم جمع قبل ساکن کو اپنی اپنی اصل کے موافق پڑھا ہے پس دونوں میم جمع کو تو ضمہ ہی پڑھتے ہیں، اور اس سے پہلے جو ھاء ہے اس کو بھی اپنی اپنی اصل کے موافق

پڑھتے ہیں یعنی ابو جعفر ھار کو مطلقاً مکسور اور خلف مطلقاً ضمہ پڑھتے ہیں، عام اس سے کہ ھار سے پہلے یار ساکنہ ہو جیسے علیہم القتال، یریہم اللہ یا کسرہ ہو جیسے من یومہم الذی۔ پس ابو جعفر کے لئے کسرہ ہار و ضمہ میم ہوگا اور خلف کے لئے دونوں کا ضمہ

یہ سب وصل میں ہے اور وقف میں میم ساکن ہوگی اور دونوں کے لئے ھار مکسور ہوگی۔

خلاصہ یہ کہ بعد یار ساکنہ ثابتہ کے لیعقوب کے لئے ان کے دونوں راویوں کی روایت میں ھا اور میم کا ضمہ ہوگا جیسے یریہم اللہ اور بعد یار ساکنہ محذوفہ کے رویس کے لئے ھار اور میم دونوں کا ضمہ ہوگا جیسے یخزہم اللہ اور روح کے لئے دونوں کا کسرہ، اور کسرہ کے بعد دونوں راویوں کے لئے ھا اور میم مکسور ہوں گے۔

واللہ تعالیٰ أعلم

الادغامُ الکبیر

۱۴ وَبِالصَّاحِبِ ادْغِمْ حُطْ وَاَنْسَابَ طِبْ نُسَبْ
بِحَكَ نَذْكُرَكَ اِنَّكَ جَعَلْ خَلْفَ ذَا وِلَا

ت: اور رمز حُطْ کے لئے والصاحب بالجنب میں ادغام کر اور ادغام کر رمز طِبْ کے لئے فلا انساب بینہم اور نسبحک کثیرا اور نذکرک کثیرا اور انک کنت میں۔ اور جَعَلَ لکم میں خُلْفُ اس کا تسلسل والا ہے۔

ف: وبالصاحب ادغم حُط یعنی والصاحب بالجنب (نسار) میں یعقوب کے لئے ادغام کبیر ہے۔

واَنْسَابَ طِبْ، الخ اور صرف رُویس ذیل کے چار کلمات میں ادغام کبیر کرتے ہیں۔ فلا انساب بینہم (مومنین) اور نسبحک کثیرا اور نذکرک کثیرا اور انک کنت (تینوں طٰہٰ میں)، جَعَلَ خُلْفَ ذَا وِلَا یعنی رویس نے حسب ذیل آنے والے جَعَلَ کے کلمات میں ادغام

کبیر بالخلف کیا ہے۔ پس ادغام واظہار دونوں وجہیں ہیں، اور یہ جَعَلَ کے کلمات سورت نحل میں ہیں۔ ناظم نے جَعَلَ مطلق ذکر کیا۔ لہذا اطلاق سے سورت کے تمام (آٹھوں) لفظ شامل ہو گئے۔ (جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ۔ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ۔ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ۔ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ جَعَلَ لَكُمْ مِنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ۔ جَعَلَ لَكُمْ مِمَّا خَلَقَ ظِلَالًا۔ جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْجِبَالِ أَكْنَانًا جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيلَ۔)

۲/۱۵ ؛ بِنَحْلٍ قَبْلَ مَعْ أَنَّهُ النَّجْمِ مَعْ ذَهَبْ كِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ وَبِالْحَقِّ أَوَّلَا

ت ؛ اور سورۂ نحل میں قَبْلَ ساتھ ہی أَنَّهُ نجم میں اور ساتھ ہی لَذَهَبَ اور كِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ۔ اور وہ كِتَابَ بِالْحَقِّ جو قرآن میں سب سے پہلا ہے۔

ف ؛ بِنَحْلٍ قَبْلَ (الخ) یعنی رُویس نے ادغام کبیر بالخلف کیا لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا (نحل) میں، اور سورۂ نجم والے أَنَّهُ میں۔ اطلاق سے چاروں مواقع مراد ہیں یعنی أَنَّهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى۔ وَأَنَّهُ هُوَ أَمَاتَ وَأَحْيَا۔ وَأَنَّهُ هُوَ أَغْنَى وَأَقْنَى وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّ الشِّعْرَى

مع ذهب یعنی رُویس نے بالخلف ادغام کیا ہے۔ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ (بقرہ) میں اور الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ (البقرۃ) میں۔

قولہ وبالحق اولا یعنی رویس نے ادغام بالخلف الْكِتَابَ بِالْحَقِّ میں بھی کیا ہے۔ مگر ہر جگہ نہیں بلکہ صرف اس لفظ میں جو قرآن میں پہلی مرتبہ ہے، یعنی ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ (البقرۃ) میں۔ مطلب یہ ہوا کہ باقی ہر جگہ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ میں پورے یعقوب کے لئے اظہار ہی ہے۔

خلاصہ یہ کہ ادغام کبیر کے باب میں چند محدود کلمات میں ادغام ہوتا ہے۔ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ میں تو پورے یعقوب کے لئے ادغام ہے اور آگے آنے والے کلمات میں صرف رُویس کے لئے ادغام ہے اور یہ کلمات دو طرح کے ہیں سب پہلے چار میں بلا خلف ادغام ہے اور ان کے بعد والے کلمات میں بھی صرف رویس ہی کے لئے ادغام ہے مگر بالخلف باقی ہر جگہ پورے یعقوب کے لئے اظہار ہے۔

۳/۱۶ وَادُّ مَحْضٍ تَأْمَنَّا تَمَارَى حُلِيِّ تَمَلَّكَ كَرُوا طِبْ تُمِدُّونَنِ حَوَى اَظْهِرَنْ فُلَهٗ

لغات ؛ ادُّ نقل کر مَحْضٍ خالص حُلِي جمع حِلْيَة زیب وزینت
حَوَى اس نے محفوظ کیا، جمع کیا فُلَهٗ بضم فا، منادیٰ ہے حرف ندا یا

محذوف ہے اور منادیٰ مرخم ہے یعنی یا فُلانُ ۔

ت : اور مرموز اُدْ کے لئے مَتَّامَنَّا میں خالص ادغام کرے ۔ اور مرموز حُلِیٰ کے لئے تَمَارِیٰ میں ادغام کرے اور مرموز طِب کے لئے تَفَکَّرُوا میں ادغام کرے ۔ اور مرموز حوی کے لئے تُمِدُّوْنَنِ میں ادغام کرے ۔ اور تُمِدُّوْنَنِ ہی میں مرموز فُلا کے لئے اظہار کرے ۔

ف : یعنی مرموز ہمزہ ابوجعفر لَا تَأْمَنَّا (یوسف) کے نون کو خالص تشدید سے پڑھتے ہیں اور ادغام کے ساتھ روم یا اشمام نہیں کرتے ۔ جبکہ یعقوب اور خلف اصل کے مطابق ادغام مع الاشمام یا اظہار مع الروم کرتے ہیں ۔

تَمَارِیٰ حلی یعنی یعقوب نے فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكَ تَتَمَارَىٰ (نجم) میں پہلی تا کا دوسری تا میں ادغام کیا ہے ۔ اور ابوجعفر اور خلف کے لئے اصل کے مطابق اظہار ہے ۔

یاد رہے کہ یہ ادغام حالت وصل میں ہوگا ۔ ابتداکی حالت میں نہ ہوگا ۔ ناظم نے اعتماداً علی الشہرت وصل کی قید لگانے کی ضرورت نہیں سمجھی ۔

تَفَکَّرُوا طب یعنی رویس نے ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا (سبا) میں تا اولی کا ثانی میں ادغام کیا ہے اور ابوجعفر، خلف اور روح نے اظہار کیا ہے ۔

یہاں بھی سمجھنا چاہیئے کہ ادغام وصل میں ہے ابتدا میں نہیں (نیز یاد رہے کہ یہ ادغام تاءات بزی والا نہیں کیونکہ وہ تاءات، بشکل تاء واحدہ مرسوم ہیں)

تُمِدُّوْنَنِ حلا یعنی یعقوب نے أَتُمِدُّونَنِ (نمل) کے پہلے نون کا دوسرے میں ادغام کیا ہے جیسا کہ شاطبیہ میں امام حمزہ کے لئے ادغام بیان ہوا ہے ۔

اَظْهِرَنْ فَلا یعنی خلف اپنی اصل کے خلاف أَتُمِدُّونَنِ کو اظہار سے پڑھتے ہیں اور ابوجعفر کو بیان نہیں کیا کیونکہ وہ اپنی اصل کے مطابق اظہار ہی کرتے ہیں ۔

۱۷/۴ كَذَا التَّاءُ فِي صَفًّا وَزَجْرًا وَتِلْوِهِ ۔ وَذَرْوًا وَصُبْحًا عَنْهُ بَيِّتَ فِي حُلَا

ت : اسی طرح خلف کے لئے تا کا اظہار ہوگا صَفًّا اور زَجْرًا اور اس کے بعد والے لفظ میں، اور ذَرْوًا اور صُبْحًا میں بھی خلف سے اظہار ہی نقل ہوا ہے ۔ اور فِي حُلا کے مرموزین کے لئے بَيَّتَ میں اظہار ہے ۔

ف : مثلین کے بیان سے فارغ ہوئے تو متقاربین کا بیان شروع کیا فرمایا کَذَا التَّاءُ الخ مطلب یہ کہ آنے والے کلمات بھی تُمِدُّوْنَنِ کے اظہار سے مشابہ ہیں عَنْهُ میں ضمیر خلف کے لئے ہے یعنی

خلف نے تاء کو صاد، زای اور ذال کے ساتھ والصافات صفا فالزاجرات زجرا اور فالتالیات ذکرا میں اظہار کے ساتھ پڑھا ہے۔ وبتلوہ سے یہی آخری تیسرا کلمہ مراد ہے۔

اسی طرح خلف نے تاء کو والذاریات ذروا اور فالمغیرات صبحا میں اظہار سے پڑھا ہے۔ اصل کے خلاف لہ۔

بیت فی حلا یعنی خلف اور یعقوب نے بیت طائفۃ (نساء) میں اظہار کیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ تینوں آئمہ اظہار ہی کرتے ہیں، کیونکہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق اظہار ہی ہے۔

هاء الکنایۃ

۱۸ وَسَکِّنْ یُؤَدِّهْ مَعْ نُوَلِّهْ وَنُصْلِهْ ‏ وَنُؤْتِهْ وَاَلْقِهْ اُلْ وَالْقَصْرُ حُمِّلَهْ

ت: اور مرموز اُلْ کے لئے ساکن پڑھ یُؤَدِّہْ کو، ساتھ ہی نُوَلِّہْ اور نُصْلِہْ اور نُؤْتِہْ اور اَلْقِہْ کو۔ اور قصر ہے حُمِّلَہْ کے لئے۔

ف: یعنی مرموز اُلْ ابوجعفر کے لئے حسب ذیل کلمات کی هاء کنایہ کو ساکن پڑھ۔ یُؤَدِّہٖ آل عمران کے دونوں لفظ، اور نُوَلِّہٖ، نُصْلِہٖ نساء میں اور نُؤْتِہٖ آل عمران میں دونوں اور ایک شوریٰ میں، اور فَاَلْقِہٖ نمل میں۔ گویا ابوجعفر نے ان کلمات میں هاء ضمیر کو ساکن پڑھا اور اصل کی مخالفت کی وَالْقَصْرُ حُملا اور یعقوب نے ان هاءات کو خلافِ اصل کسرۂ مقصورہ سے پڑھا ہے۔

لہ علامہ جزری کی عادت یہ ہے کہ خلف (قاری) جب خلف (راوی) کے موافق ہوں تو اس کو بیان نہیں کرتے گو خلاد کے خلاف ہوں لہذا فالمغیرات صبحا کے اظہار کو بیان نہیں کرنا چاہتے کیونکہ خلف راوی اظہار کرتے ہیں البتہ خلاد بالخلف ادغام کرتے ہیں۔ قال الشاطبی ؎ وخلادھم بالخلف فالملقیات فالـ ‏ مغیرات فی ذکرا وصبحا فحصلا

١٩/٢ كَيَتَّقْهِ وَامْدُدْ جُدْ وَسَكِّنْ بِهِ وَيَرْ ... ضَهْ حِجَا وَقْصُرْ حُجُو وَالْإِشْبَاعُ بُجِّلَا

ت: جیساکہ یَتَّقْہِ اور صلہ کر جُدْ کے لئے۔ اور مرموز بِہٖ کے لئے ساکن کر اور مرموز حِجَا کے لئے یَرْضَہُ میں سکون ہے اور قصر ہے مرموز حُجُو کے لئے اور بُجِّلَا کے مرموز کے لئے اشباع ہے۔

ف: کَیَتَّقْہِ مطلب یہ کہ یعقوب نے جیساکہ کلمات مذکورہ کو قصر کے ساتھ پڑھا ہے اسی طرح یَتَّقْہِ (نور) کو بھی قصر کے ساتھ پڑھا ہے۔ وَامْدُدْ جُدْ یعنی مرموز جیم ابن جماز نے ھاء کو اشباع سے پڑھا ہے۔ وَسَکِّنْ بِہٖ یعنی باء کے مرموز ابن وردان نے ویتقہ کی ھاء کو ساکن پڑھا ہے۔ آگے اسکان پر عطف کرتے ہوئے فرمایا۔

وَیَرْضَہُ حِجَا یعنی ابن جماز نے یرضہ میں ھا کو ساکن پڑھا ہے وَ اِنْ تَشْکُرُوْا یَرْضَہُ لَکُمْ (زمر) میں۔

وَقْصُرْ حُجُو یعنی حا کے مرموز یعقوب نے یَرْضَہُ میں ھا کو قصر سے پڑھا ہے۔

وَالْإِشْبَاعُ بُجِّلَا یعنی با کے مرموز ابن وردان نے یَرْضَہُ میں ضمہ موصولہ پڑھا ہے۔ اشباع سے مراد صلہ ہے۔

٢٠/٢ وَیَاْتِہٖ اُتِیْ یُسْرٌ وَبِالْقَصْرِ طِفْ وَاَرْ ... جِہٖ بِنْ وَاَشْبِعْ جُدْ وَفِی الْکُلِّ فَانْقُلَا

ت: اور اُتِیْ یُسْرٌ کے مرموزین کے لئے یَاْتِہٖ میں بھی اشباع ہے، اور طِفْ کے مرموز کے لئے قصر کے ساتھ ہے۔ اور بِنْ کے مرموز کے لئے اَرْجِہٖ میں بھی قصر ہے اور مرموز جُدْ کے لئے اشباع کر، اور تمام کلمات میں فَانْقُلَا کے مرموز کے لئے اشباع کو نقل کر۔

ف: وَیَاْتِہٖ اُتِیْ یُسْرٌ گذشتہ شعر میں الْإِشْبَاعُ کے ذیل میں ہے۔ مطلب یہ کہ اُتِیْ اور یُسْرٌ کے مرموزین ابوجعفر اور روح نے ومن یاتہ مومنا (طٰہٰ) میں ھاء ضمیر کو اشباع سے پڑھا ہے وبالقصر طف یعنی طاء کے مرموز رویس نے ومن یاتہ کی ھاء کو قصر سے یعنی بغیر صلہ پڑھا ہے۔ آگے قصر پر عطف کرتے ہوئے فرمایا:

وارجبہ بن یعنی یا کے مرموز ابن وردان نے اُرْجِبہ (اعراف وشعراء) میں ھاء کو قصر سے پڑھا ہے مثل قالون کے۔

وَاَشْبِعْ حُبِّدٌ اور مرموز جیم ابن جمّاز نے ارجہ کی ھا میں اشباع کیا ہے، مثل ورش کے۔

اور ناظم یعقوب سے خاموش ہیں تو مطلب ہوگا کہ وہ اپنی اصل، بصری سے متفق ہیں یعنی اُرْجِئْہُ ہمزہ، ضم ھاء اور قصر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

وفی الکل فانقلا اشباع پر عطف ہے یعنی فاء کے مرموز خلف نے ان تمام کلمات مذکورہ میں (یُؤَدِّہٖ سے اُرْجِہٖ تک) اشباع یعنی صلہ کیا ہے۔

۲۱ - وَفِي يَدِهِ اقْصُرْ طُلْ وَبِنْ تُرْزَقَانِهِ ۔ وَهَا أَهْلِهِ قَبْلَ امْكُثُوا الْكَسْرُ فُصِّلَا

ت: اور بِيَدِہٖ میں طُل کے لئے قصر کر۔ اور مرموز بن کے لئے لفظ تُرْزَقَانِہٖ میں قصر کر۔ اور اُمْكُثُوا سے پہلے اَھْلِہٖ کی ھاء ضمیر میں فُصِّلَا کے مرموز کا کسرہ ہے۔

ف: وفی یدہ اقصر طل یعنی طا کے مرموز رویس کے لئے لفظ بِيَدِہٖ میں ہائے ضمیر میں قصر کر۔ لفظ مطلق ہے، اس لئے قرآن میں واقع چاروں لفظوں کو شامل ہے۔ بیدہ عقدۃ النکاح۔ غرفۃ بیدہ (بقرہ) بیدہ ملکوت کل شیء (مومنین ویٰسین)

رویس کے اس انفراد سے معلوم ہو گیا کہ ابوجعفر، روح اور خلف اپنے اصول کے موافق اس ھاء ضمیر کو اشباع سے پڑھتے ہیں۔

وَبِنْ تُرْزَقَانِهٖ یعنی مرموز با ابن وردان نے تُرْزَقَانِہٖ (یوسف) میں ھاء ضمیر میں قصر کیا ہے اور ابن وردان کے اس انفراد سے معلوم ہوا کہ ابن جماز، یعقوب اور خلف نے اصول کے موافق اشباع کیا ہے۔

وھا اَھْلِہٖ قبل امکثوا الکسر فصلا مطلب یہ کہ فُصِّلَا کے مرموز خَلَف نے اس اَھْلِہٖ کی ھاء ضمیر میں جو طٰہٰ اور قصص میں لفظ اُمْكُثُوا سے پہلے آتا ہے، کسرہ پڑھا ہے جب کہ ان کی اصل حمزہ کے لئے ضمہ تھا۔

معلوم ہوا کہ ابوجعفر اور یعقوب دونوں اپنی اصل کے موافق کسرہ ہی پڑھتے ہیں۔ اس طرح تینوں ائمہ کسرہ پر متفق ہوئے۔

(ناظم نے قَبْلَ امْكُثُوا کی قید لگائی تاکہ اِذْ قَالَ مُوسٰی لِاَھْلِہٖ اور سَارَ بِاَھْلِہٖ نکل جائے۔

کیونکہ اس میں تو کسرۂ ضمیر میں کوئی اختلاف ہی نہیں۔)

اَلْمَدُّ وَالْقَصْرُ

۲۲ وَمُدَّهُمُ وَسِّطْ وَمَا انْفَصَلَ اقْصُرَنْ ۔۔۔ اِلَا حُزْ وَبَعْدَ الْهَمْزِ وَاللِّيْنَ اُصِّلَا

ت: اور ان تینوں کے لئے مد میں توسط کر۔ اور جو مد منفصل ہو اس میں اَلِا، حُز کے لئے قصر کر اور ہمزہ کے بعد حرفِ مد میں، اور مد لین میں اُصِّلَا کے لئے وہ قصر ہی اصل قرار دیا گیا ہے۔

ف: ومدھم وسط مد سے مد متصل ومنفصل مطلقاً مراد ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ تینوں آئمہ کے لئے مد میں توسط کر۔ کیونکہ طول کسی کے لئے بھی نہیں۔ آگے منفصل میں استثناء کرتے ہیں۔

وما انفصل اقصرن الاحز یعنی ہمزہ اور حا کے مرموزین ابوجعفر ویعقوب کے لئے مد منفصل میں قصر کر۔

مطلب یہ ہوا کہ اولاً اطلاقی انداز میں مد میں توسط کا حکم دیا پھر استثنائی انداز میں ابوجعفر اور یعقوب کے لئے مد منفصل میں قصر کا حکم کیا تو مطلب یہ نکلا کہ مد متصل میں تو تینوں اماموں کے لئے توسط کی مقدار ہے اور مد منفصل میں ابوجعفر ویعقوب کے لئے قصر ہے اور خلف کے لئے توسط ہے۔

شروع کی عبارت ومدھم وسط سے صرف مد متصل مراد نہیں لینا چاہئے، ورنہ مطلب یہ ہوگا کہ متصل میں تو تینوں آئمہ توسط کرتے ہیں اور منفصل میں ابوجعفر ویعقوب قصر کرتے ہیں اور خلف سے خاموشی کا مطلب ہوگا کہ وہ اپنی اصل پر ہیں یعنی طول کرتے ہیں، حالانکہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ خلف متصل میں توسط کریں اور منفصل میں طول، کیونکہ متصل قوی اور منفصل ضعیف ہوتا ہے۔

وبعد الھمز واللین اصلا اور ہمزہ کے بعد والے حرف مد میں کہ جس کو بدل کہتے ہیں مثلاً اٰمَنَ (اور ورش کے لئے اس میں قصر توسط طول تینوں تھے) اور مد لین میں (مثلاً شَیْءٍ سَوْءَۃ) مرموز ہمزہ ابوجعفر کے لئے قصر ہی اصل قرار دیا گیا ہے اور مثل ورش کے توسط اور طول نہ ہوگا۔

الهمزتان من کلمۃ

۲۲/۱ لِثَانِيْهِمَا حَقِّقْ يَمِيْنٌ وَسَهِّلَنْ   بِمَدٍّ إِذْ وَالْقَصْرُ فِي الْبَابِ حُلِّلا

ت: ہمزتین من کلمۃ کے دوسرے ہمزہ کو مرموز یمین کے لئے تحقیق سے پڑھ۔ اور اس میں ضرور تسہیل کر مع ادخال الف کے مرموز اِذْ کے لئے۔ اور پورے باب میں مرموز حُلِّلا کے لئے قصر (عدم ادخال) ہی ہے۔

ف: لِثَانِيْهِمَا حَقِّقْ يَمِيْنٌ یعنی دو ہمزہ جب ایک کلمہ میں جمع ہوں تو مرموز یا روح کے لئے ہمزۂ ثانیہ میں تحقیق کر، خواہ وہ ہمزتین متفق الحرکت ہوں مثلاً ءَاَشْفَقْتُمْ، یا مختلف الحرکت مثلاً اَئِنَّا اور اطلاق سے معلوم ہوا کہ روح پورے باب میں تحقیق کرتے ہیں حتی کہ ءَاٰمَنْتُمْ کے تینوں مواقع میں اور اَئِمَّۃَ کے پانچوں مواقع میں اور ءَاٰلِهَتُنَا میں مطلقاً

پس معلوم ہوا کہ رُویس اصل کے موافق ھمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔

وَسَهِّلَنْ بِمَدٍّ اِذْ اور ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل مع ادخال الف کر مرموز اِذْ ابوجعفر کے لئے۔ یعنی تسہیل مع الادخال ہمزتین کی تینوں انواع میں۔ اور اسی میں لفظ اَئِمَّۃَ بھی داخل ہے۔ یعنی اَئِمَّۃَ میں ثانی میں ابدال بالیاء نہیں ہے۔ لہٰذا روایت ورش کے اعتبار سے نافع کے مخالف ہوئے۔

وَالْقَصْرُ فِي الْبَابِ حُلِّلا یعنی حا کے مرموز یعقوب نے ہمزتین فی کلمۃ کا باب بالقصر یعنی بعدم ادخال الف پڑھا ہے۔ ہمزتین متفق الحرکت ہوں یا مختلف الحرکت۔

خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر ہمزۂ ثانیہ میں مطلقاً تسہیل مع الادخال کرتے ہیں۔ اور یعقوب، بروایت رُویس تو تسہیل بغیر ادخال کرتے ہیں اور بروایت روح تحقیق بغیر ادخال کرتے ہیں اور خلف کے عدم بیان سے سمجھا جائے گا کہ وہ بھی اصل کے موافق مثل روح کے تحقیق بلا ادخال پڑھتے ہیں۔

۲۴/۲ ءَاٰمَنْتُمْ اَخْبِرْ طِبْ اَئِنَّكَ لَاَنْتَ اِذْ   ءَاَنْ كَانَ فِدْ وَاسْاَلْ مَعَ اَذْهَبْتُمْ اِذْ حَلا

ت: ءَاٰمَنْتُمْ کو مرموز طِبْ کے لئے اخبار پڑھ۔ اور اِذْ کے مرموز کے لئے ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ کو بھی اخبار پڑھ۔ اور ءَاَنْ كَانَ کو بھی مرموز فِدْ کے لئے اخبار پڑھ۔ اور اِذْ۔ حَلا کے مرموزین کے لئے ءَاَنْ كَانَ اور ساتھ ہی اَذْهَبْتُمْ کو استفہام پڑھ۔

ف: ءَاٰمَنتُمْ اَذْهَبْتُمْ یعنی ءَاٰمَنتُمْ (اعراف طہٰ، شعراء) کو رویس کے لئے اخبار پڑھو
ہمزۂ استفہام نہیں ہے۔
باقین، ابوجعفر روح اور خلف کا ذکر نہیں کیونکہ وہ اپنے اصول پر ہیں، پس ابوجعفر ہمزۂ استفہام اور ہمزۂ ثانیہ میں
تسہیل کے ساتھ پڑھتے ہیں، اور بین الہمزتین ادخال الف نہیں کریں گے کیونکہ کسی بھی قاری کے لئے
اس کلمۂ ءامنتم میں اور ءالھتنا (زخرف) میں ادخال الف نہیں ہوتا۔
اور روح اور خلف اثبات ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھتے ہیں اور دوسرے ہمزہ میں تحقیق کرتے ہیں جیسا کہ گذرا۔

ءانک لانت اُدْ اخبار پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمزہ کے مرموز ابوجعفر کے لئے انک
لانت یوسف ہمزۂ واحدہ کے ساتھ ہے۔ جیسا کہ ابن کثیر مکی پڑھتے ہیں۔
ءانک لانت فرمایا حالانکہ یہ لفظ دو جگہ ہے ایک سورۂ ہود میں انک لانت الحلیم الرشید
اور دوسرا یوسف میں انک لانت یوسف، لیکن چونکہ قراء میں مشہور ہے کہ ہود والا کلمہ باتفاق قراء اخبار
ہی پڑھا گیا ہے۔ اور سورۂ یوسف والا مختلف فیہ ہے اس لئے ناظم نے اطلاق سے کام لیا۔ جیسا کہ فرما چکے ہیں
وَاِنْ كِلْمَةٌ اَطْلَقْتُ فَالشُّهْرَةُ اعْتَمِدْ
اور یعقوب اور خلف سے خاموش ہیں کیونکہ وہ اپنے اصول پر قائم ہیں یعنی استفہام سے پڑھتے ہیں
پس رویس کے لئے ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل بلا ادخال ہوگی اور روح و خلف کے لئے تحقیق بلا ادخال۔
ءان کان فند اخبار پر ہی عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مرموز خلف کے لئے ان کان
ذامال وبنین (قلم) بغیر ہمزۂ استفہام کے یعنی خبر ہے گویا خلف اپنی اصل حمزہ کی مخالفت کرتے ہیں۔
واسال مع اذہبتم اذحلا یعنی مرموزین ہمزہ وحا ابوجعفر ویعقوب نے ان کان ذامال اور اذ
ہبتم طیباتکم (احقاف)
دونوں کو استفہام کے ساتھ دو ہمزوں سے پڑھا ہے۔
پھر اپنے اپنے قاعدوں پر ہمزتین کو پڑھتے ہیں، ابوجعفر ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل مع الادخال اور رویس
تسہیل بلا ادخال اور روح تحقیق بلا ادخال سے پڑھتے ہیں۔
جبکہ خلف نے دونوں کو خبر پڑھا ہے۔ ان کان ذامال میں اخبار خلافاً لاصلہ ہے اور
اَذْهَبْتُمْ میں موافقاً لاصلہ ہے۔

۲۵ وَأَخْبِرْ فِي الأُولَىٰ إِنْ تَكَرَّرْ إِذَا سِوَىٰ إِذَا وَقَعَتْ مَعْ أَوَّلِ الذِّبْحِ فَاسْأَلَا

ت : اور اگر استفہام مکرر ہو تو مرموز اذا کے لئے موضع اول میں اخبار پڑھو۔ سوائے إِذَا وَقَعَتْ اور ساتھ ہی سورۂ ذبح (صافات) کے پہلے مقام کے کہ ان کو استفہام سے پڑھ۔

ف : یعنی اذا کے مرموز ابوجعفر نے اخبار کے ساتھ پڑھا ہے اُس پہلے کلمہ کو جو استفہام مکرر میں واقع ہو رہا ہے سوائے اس موقعہ کے کہ جس کا استثناء ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ استفہام مکرر میں اگر ایک جگہ اخبار ہوگا تو لازماً دوسری جگہ استفہام ضرور ہوگا، دونوں جگہ اخبار نہیں ہو سکتا تو ناظم فرماتے ہیں کہ تمام قرآن میں استفہام مکرر کے مواقع میں ابوجعفر نے پہلی جگہ خبر پڑھا ہے۔

سوی اذا وقعت مع اول الذبح فاسئلا سوائے سورۂ واقعہ کے، یعنی ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون (واقعہ) میں وہ مع ہمزۂ استفہام ءاذا پڑھتے ہیں۔ اسی طرح سورۂ ذبح یعنی والصافات کے پہلے استفہام مکرر کے موقعہ میں موضع اول کو استفہام سے پڑھتے ہیں یاد رہے کہ سورۂ والصافات میں استفہام مکرر دو مرتبہ واقع ہوا ہے۔ پہلا ہے ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون تو ابوجعفر نے اس کو بھی پہلے کلمہ میں استفہام کے ساتھ یعنی ءاذا ہی پڑھا ہے۔ اور یہ بات بھی سمجھنی چاہئے کہ ابوجعفر نے جب پہلے کلمہ کو استفہام سے پڑھا ہے تو دوسرے کو کیسے پڑھا ہے؟ جواب یہ ہے کہ دوسرے کلمہ کو واقعہ میں اور یہاں اخبار سے پڑھا ہے اور اخبار سے پڑھنا ناظم کے عدم بیانی کے باعث موافقت اصل سے معلوم ہوتا ہے۔

ناظم نے اول الذبح کی قید سے یہ بتلانا چاہا ہے کہ سورۂ ذبح کے دوسرے استفہام مکرر یعنی ءاذا متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمدینون میں ابوجعفر نے پہلے کلمہ کو اخبار یعنی اذا پڑھا ہے۔

خلاصہ یہ کہ استفہام مکرر کے گیارہ مواقع میں سے نو میں ابوجعفر نے کلمۂ اولیٰ کو اخبار سے پڑھا ہے اور دو میں استفہام سے پڑھا ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ جب نو مواقع میں پہلے کلمہ کو اخبار سے پڑھا ہے تو دوسرے کلمہ میں استفہام ہونا لازمی ہے کیونکہ دونوں کلموں میں اخبار کسی بھی قاری کے لئے نہیں۔ البتہ دونوں کلموں میں استفہام ہو سکتا ہے مگر معلوم ہو چکا ہے کہ واقعہ اور اول ذبح میں ابوجعفر پہلے کلمہ کو استفہام اور دوسرے کو اخبار سے پڑھتے ہیں۔

(ہمزتین فی کلمۃ میں ابوجعفر کا مذہب آپ کو معلوم ہے یعنی وہ تسہیل مع الادخال کرتے ہیں لہذا استفہام پڑھنے میں ان کے اس اصول کی پابندی ضرور کرنا ہوگی۔

نیز واضح ہو کہ ابو جعفر نے استفہام مکرر کے پورے باب میں اصل کے خلاف کیا ہے البتہ صافات کے پہلے استفہام مکرر میں وہ اصل کے موافق رہے ہیں۔

۲/۲۶ وَفِي الثَّانِ أَخْبِرْ حُطْ سِوَى الْعَنْكَبِ اعْكِسَا
وَفِي النَّمْلِ الِاسْتِفْهَامُ حُمْ فِيهِمَا كِلَا

ت: اور حُطّ کے لئے (استفہام مکرر کے باب میں) موضع ثانی میں اخبار پڑھ سوائے سورۂ عنکبوت کے کہ اس میں اس کا الٹ کر دے اور مرموز حُم کے لئے سورۂ نمل میں دونوں کلموں میں استفہام ہی پڑھ۔

ف: یعنی یعقوب نے استفہام مکرر کے باب میں ماسوی مستثنیٰ کے کلمۂ ثانی کو اخبار سے پڑھا ہے۔ لازم آیا کہ کلمۂ اول میں استفہام ہوگا اور یہ بات ہمیں اصل کے ساتھ وفاق سے بھی معلوم ہوتی ہے، اور اس اصول سے بھی کہ کلمۂ اول و ثانی میں اخبار نہیں ہوسکتا۔

سوی العنکب اعکسا مطلب یہ کہ یعقوب نے موضع عنکبوت میں کلمۂ اول کو اخبار سے اور ثانی کو استفہام سے پڑھا ہے، استفہام مکرر کے باب میں اپنے عام مذہب کے برعکس۔ عنکبوت میں استفہام مکرر والی آیت اس طرح ہے۔ ائنکم لتاتون الفاحشۃ ما سبقکم بہا من احد من العالمین ءانکم لتاتون الرجال۔

وفی النمل الاستفہام حم فیہما کلا یعقوب ہی کے لئے ان کے عام مذہب سے دوسرا استثنائی موقعہ بیان کرتے ہیں مطلب یہ کہ سورۂ نمل میں ءاذا کنا ترابا وآباءنا ءانا لمخرجون کو یعقوب نے دونوں کلموں میں استفہام ہی کے ساتھ پڑھا ہے۔

اور معلوم ہے کہ ہمزتین فی کلمۃ میں رویس کے تسہیل بلا ادخال اور روح کے لئے تحقیق بلا ادخال ہے۔

دونوں شعروں کا خلاصہ یہ کہ ابو جعفر کلمۂ اول کو اخبار سے اور کلمۂ ثانی کو استفہام سے نو جگہ پڑھتے ہیں۔ رعد، اسراء کے دونوں مواضع، مؤمنین، سجدہ اور موضع ثانی صافات میں اور نمل میں اور عنکبوت اور نازعات میں۔

اور دو جگہ اس کے برعکس یعنی اول میں استفہام اور ثانی میں اخبار پڑھا ہے۔ صافات کا پہلا موقع اور سورۂ واقعہ میں۔

اور یعقوب نے نو مواقع میں اول میں استفہام اور ثانی میں اخبار پڑھا ہے، وہ نو حسب ذیل ہیں:۔

رعد۔ اسراء کے دونوں مواقع، مومنین، سجدہ، صافات کے دونوں مواقع، سورۂ واقعہ، اور نازعات، اور

عنکبوت میں اول میں اخبار اور ثانی میں استفہام ہے، اور نمل میں دونوں ہی میں استفہام ہے۔
ناظم خلف سے خاموش ہیں کیونکہ وہ پورے باب استفہام سکمہ رمیں اصل کے موافق ہیں۔

اَلْهَمْزَتَانِ مِنْ كَلِمَتَيْنِ

۲۷ وَحَالَ اتِّفَاقٍ سَهِّلِ الثَّانِ اِذْ طَرَا وَحَقِّقْهُمَا كَالْاِخْتِلَافِ يَحِيْ وِلَا

ت، اور ہمزتین کے متفق الحرکت ہونے کی حالت میں اِذْ، طرا کے لئے ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرو اور تحقیق سے پڑھ متفقتین کو مانند مختلفین کے مرموز یحیٰ کے لئے اتباع کرتے ہوئے۔

ف، ہمزتین فی کلمتین کی دو قسمیں ہیں۔ متفقتین جیسے جَآءَ اَجَلُهُمْ، هٰٓؤُلَآءِ اِنْ۔ اولیآءُ اُولٰٓئِكَ اور مختلفین، جنکی تشریح آتی ہے وحال اتفاق سہل الثان اذ طرا یعنی اِذْ، طرا کے مرموزین ابو جعفر اور رُویس کے لئے ہمزتین متفقتین میں ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرو اور ظاہر ہے کہ یہ تسہیل وصل میں ہوگی اگر پہلے ہمزہ پر وقف اور دوسرے سے ابتدا ہوگی تو تسہیل نہ ہوگی۔

وحققہما کالاختلاف یحی ولا یعنی یحی کے مرموز رَوح کے لئے متفقتین کے دونوں ہمزوں میں تحقیق ہوگی۔ جیسا کہ مختلفتین میں بھی تحقیق ہی ہوگی۔ عبارت میں متفقتین کو مختلفین کے ساتھ تحقیق کے ساتھ پڑھنے میں روح کے لئے تشبیہہ دی گئی ہے۔

یاد رہے کہ ہمزتین مختلفتین فی الحرکت کی پانچ قسمیں ہیں۔
اول: پہلا مفتوح دوسرا مکسور جیسے تَفِيْٓءَ اِلٰٓى ۔ ثانی، پہلا مفتوح دوسرا مضموم مثلاً جَآءَ اُمَّةً، ثالث پہلا مضموم دوسرا مفتوح جیسے الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ رابع، پہلا مکسور، دوسرا مفتوح جیسے مِنَ السَّمَآءِ اٰيَةً خامس۔ پہلا مضموم دوسرا مکسور مثلاً يَشَآءُ اِلٰى

پس روح ہمزتین فی کلمتین کو اتفاق واختلاف دونوں حالتوں میں تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ ناظم نے ابو جعفر اور رُویس کے لئے مختلفتین میں کوئی حال بیان نہیں کیا کیونکہ وہ دونوں مختلفتین کی اقسام خمسہ میں اصل کے ساتھ متفق ہیں یعنی قسم اول وثانی میں ہمزۂ ثانیہ میں تسہیل کرتے ہیں۔

قسم ثالث میں ہمزۂ ثانیہ میں ابدال بالواو، اور قسم رابع میں ابدال بالیاء سے پڑھتے ہیں جبکہ قسم خامس میں ہمزہ ثانیہ میں تسہیل اور ابدال بالواو دونوں جائز ہیں۔

نوٹ: یاد رہے کہ قرآن میں قسم سادس مکسورہ کے بعد مضموم جیسے فی السماءِ اُمّۃٌ نہیں پائی جاتی۔

نیز ناظم نے خلفٌ کے لئے بھی کچھ بیان نہیں کیا، کیونکہ وہ بھی اپنی اصل کے موافق پورے باب ہمزتین فی کلمتین میں تحقیق کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اَلْھَمْزُ الْمُفْرَدُ

۲۸/۱ وَسَاكِنَهُ حَقِّقْ حِمَاهُ وَأَبْدِلَنْ إِذَا غَيْرَ أَنْبِئْهُمْ وَنَبِّئْهُمْ فَلَا

ت: اور مرموز حما کے لئے ہمزۂ ساکنہ کو تحقیق سے پڑھ۔ اور مرموز اذا کے لئے ضرور ابدال کر، سوائے انبئهم اور نبئهم کے، کہ ان میں ابدال نہ کر۔

ف: ہمزۂ مفرد کی دو قسمیں ہیں۔ متحرک، ساکن اور ساکن یا فا کلمہ میں ہوگا جیسے یأتی یا عین کلمہ میں جیسے بئس یا لام کلمہ میں جیسے اقرأ نبأ تکما وساکنه حقق حماد یعنی یعقوب کے لئے مطلقاً ہمزۂ ساکنہ میں تحقیق ہوگی۔ فا کلمہ ہو یا عین کلمہ یا لام کلمہ۔ جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہو رہا ہے۔ پس یعقوب کے لئے کہیں بھی ہمزۂ ساکنہ میں ابدال نہیں (البتہ یاجوج وماجوج میں ابدال ہے) چنانچہ شاطبی نے ابو عمرو بصری کے لئے فرش میں ان دونوں میں ابدال بیان کیا ہے، اور ناظم نے اس ابدال کو یعقوب کے لئے بیان نہیں کیا، کیونکہ وہ اپنی اصل۔ بصری۔ سے ابدال میں موافق ہیں۔

وابدلن اذا فرماتے ہیں کہ ابوجعفر کے لئے ہمزۂ ساکنہ میں مطلقاً ابدال ہوگا فا کلمہ ہو یا عین یا لام۔ اس ابدال کے لئے یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ سکون اصلی ہونا ضروری ہے۔ عارضی سکون میں ابدال نہیں مثلاً قال الملأُ وقف میں۔ الملأ

غیر انبئهم ونبئهم فلا ابوجعفر کے لئے ہمزۂ ساکنہ میں ابدال سے استثناء کو بیان کرتے ہیں کہ انبئهم بقرہ میں اور نبئهم سورۂ حجر وقمر میں ابوجعفر ابدال نہیں کرتے ہیں۔ لیکن واضح ہو کہ نبئنا اور نبأ تکما (دونوں یوسف میں) میں ابوجعفر کے لئے ابدال ہوگا۔

۲۹/۲ وَرِئْيًا فَأَدْغِمْهُ كَرُؤْيَا جَمِيعِهِ وَأَبْدِلْ يُؤَيِّدْ جُدْ وَنَحْوُ مُؤَجَّلَا

ت: اور رئیا میں (ابوجعفر کے لئے) ابدال و ادغام کر جیسا کہ رؤیا کے تمام لفظوں میں ابدال و ادغام

کرہ۔ اور ابدال کرہ یُؤَیِّدُ میں مرموز جُد کے لئے۔ اور (ابوجعفر کے لئے) موجلا جیسے لفظوں میں۔

ف : یعنی ابوجعفر کے لئے رِئْیًا (مریم) میں ہمزہ ساکنہ کو یاء سے بدل کر یا میں ادغام کرہ۔ اسی طرح الرؤیا میں ہمزہ کو واؤ سے بدل کر پھر واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کرہ۔

جمیعه کا مطلب یہ ہے کہ لفظ الرؤیا خواہ معرف باللام ہو یا نہ ہو تمام لفظوں میں یہ ادغام وابدال ہوگا۔" (لہٰذا رُؤیاكَ، رؤیای سب داخل ہوئے اور ادغام کے ساتھ الرؤیا اور رئیا کی تخصیص بیانی سے اشارہ ہے کہ لفظ تُؤوِی (احزاب) اور تُؤوِیه (معارج) میں ہمزہ کا ابدال بالواؤ تو ہے مگر ادغام نہیں ہے بلکہ دونوں واؤ بالاظہار پڑھی جائیں گی[1])

وَأَبْدِلْ یُؤَیِّدُ جُدْ یہاں سے ابوجعفر کے لئے ہمزۂ متحرکہ کا بیان شروع ہے۔ فرماتے ہیں کہ وَاللهُ یُؤَیِّدُ بِنَصْرِهِ (آل عمران) کے لفظ یُؤَیِّدُ میں ابوجعفر کے راوی ابن جماز کے لئے ابدال بالواؤ ہے، مگر ابن وردان ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔

وَنَحْوُ مُؤَجَّلًا یہ ماقبل پر عطف نہیں، بلکہ یہاں سے نیا کلام شروع ہے اس کی تشریح آئندہ شعر کے الفاظ سے ملا کر پڑھیں۔

۳۔ كَذٰلِكَ قُرِىْ اسْتُهْزِئْ وَنَاشِئَةٌ رِيَا نُبَوِّئْ يُبَطِّئْ شَانِئَكْ خَاسِئًا اِلَا

ت : (اور موجلا جیسے لفظ میں) اسی طرح قُرِیٔ ۔ اُسْتُهْزِئَ ۔ نَاشِئَةً، رِئَاءَ، نُبَوِّئُ یُبَطِّئَ، شَانِئَكَ، خَاسِئًا میں مرموز الا کے لئے ابدال کرہ۔

ف : یعنی مرموز الا ابوجعفر کے لئے ہمزہ واؤ سے بدل جائے گا اگر مفتوح بعد الضم ہو اور فا کلمہ میں واقع ہو مثلاً مُؤَجَّلًا۔ مُؤَذِّنٌ۔ الْمُؤَلَّفَةِ۔ يُؤَلِّفُ۔ يُؤَاخِذُ، يُؤَخِّرُ وغیرہ۔ پس اَلْفُؤَادُ، سُؤَالِ وغیرہ نکل گئے کیونکہ ہمزہ فا کلمہ نہیں۔ ان میں ابوجعفر کا ابدال نہ ہوگا۔

سوائے یُؤَیِّدُ کے کہ اس میں باوجودیکہ ہمزہ مفتوح بعد الضم فا کلمہ میں ہے مگر ابدال صرف ابن جماز کے لئے ہے۔ ابن وردان کے لئے نہیں۔

پس اس شعر میں مذکور کلمات میں اور گذشتہ شعر کے مؤجلا میں پورے ابوجعفر کے لئے ابدال ہے۔ یعنی ہمزہ مفتوحہ بعد الکسر کو بھی یاء سے بدل کر پڑھتے ہیں جیسے قُرِئَ (اعراف وانشقاق)، استهزئ (انعام، رعد، انبیاء)

---

[1] الایضاح ص ۳۲

نَاشِئَةً (مزمل) رِئَاءَ النَّاسِ (بقرہ نساء انفال) لَنُبَوِّئَنَّهُمْ (نحل عنکبوت) لِيُبَطِّئَنَّ (نساء)
شَانِئَكَ (کوثر) خَاسِئًا (ملک)

۳۱ كَذَا مُلِئَتْ وَالْخَاطِئَه وَمِائَه فِئَه   فَاطْلِقْ لَهُ وَالْخُلْفُ فِي مَوْطِئًا اِلَا

ت: اسی طرح مُلِئَتْ اور الخاطئه اور مِائَة فِئَة میں، پس مطلق رکھ ابوجعفر کے لئے اور مَوْطِئًا میں اِلَا کے لئے خلف ہے۔

ف: یعنی مُلِئَتْ (جن) میں اور الخاطئة مائة فئة کو مطلق رکھو، یعنی ابوجعفر نے ان تینوں لفظوں میں ہمزہ کو خالص یاء سے بدل کر پڑھا ہے اور یہ لفظ حسب ذیل ہیں۔ الخاطئه خواہ معرف باللام ہو یا نکرہ جیسے المؤتفکات بالخاطئه (حاقہ) یا نکرہ ہو جیسے نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ (علق) اور مائه مفرد ہو جیسے وان یکن مائة یا مثنی جیسے یغلبوا مائتین اسی طرح فئة مفرد ہو جیسے فِئَةٌ تُقَاتِلُ یا مثنی جیسے تراءت الفئتان۔ والخلف فی موطئا الا یعنی ابوجعفر کے لئے لفظ مَوْطِئًا میں خلف ہے۔ پس ابدال اور تحقیق دونوں مروی ہیں۔

۳۲ وَيَحْذِفُ مُسْتَهْزِءُونَ وَالْبَابَ مَعْ تَطَوْ

يَطَوْا مُتَّكَا خَاطِينَ مُتَّكِيْنَ اِلَا

ت: اور ابوجعفر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ مُسْتَهْزِءُونَ اور اس کے باب میں، ساتھ ہی تطؤن، یطؤن متکأ میں۔ اور خاطئین اور مُتَّكِئِينَ میں بھی مرموز اِلَا کے لئے حذف ہے۔

ف: یعنی ابوجعفر مُسْتَهْزِءُونَ اور اس باب کے تمام لفظوں میں ہمزہ کو حذف کرتے ہیں۔ باب سے وہ الفاظ مراد ہیں جن میں ہمزہ مضمومہ بعد الکسرہ ہو اور اس کے بعد واؤ ساکنہ مدیہ ہو جیسے مُتَّكِئُونَ، فَمَالِئُونَ، الخَاطِئُونَ، الصابئون (اس لفظ میں نافع بھی ہمزہ حذف کرتے ہیں)، اَنْبِئُونِي لِيُوَاطِئُوا اَنْ يُطْفِئُوا، قل استهزءوا وغیرہ پس ان لفظوں میں ابوجعفر ہمزہ کو حذف کرتے ہیں اور ہمزہ کے ماقبل کو ضمہ پڑھتے ہیں تاکہ واو جو اس کے بعد ہے، سے مناسبت ہو جائے، اور ناظم نے ماقبل ہمزہ کو ضمہ دینے کا حکم نہیں کیا، اعتمادا علی الشہرۃ۔

مَعْ تطوا یطوا یعنی ابوجعفر نے تین لفظوں کو حذف ہمزہ مضمومہ بعد الفتح مع ابقاء الفتح کے پڑھا ہے -

(وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا (توبہ) اَنْ تَطَئُوهُمْ (فتح) لَمْ تَطَئُوهَا (احزاب) پس يَطَوْنَ کو بروزن يَرَوْنَ اور تَطَوْهُمْ کو مثل تروهم اور تطوها کو مثل تروها پڑھا ہے۔ متكا یعنی ابوجعفر نے سورہ یوسف میں مُتَّكَأً کو بحذف ہمزہ مفتوحہ بعد الفتح، مُتَّكًا پڑھا ہے۔

خاطين متكئي الا اسی طرح خاطئين اور متكئين کو بحذف ہمزہ پڑھا ہے۔ جن میں ہمزہ مکسور بعد الکسر ہے اور ہمزہ کے بعد یاء مدہ ہے۔

۳۲ كَمُسْتَهْزِئِي مُنْشُوْنَ خُلْفٌ بِدًا وَجُزْ ... أَدْغِمْ كَهَيْئَةٍ وَالنَّسِيءُ وَسَهِّلَا

ت: جیسے مُسْتَهْزِءِيْنَ اور مُنْشُوْنَ میں مرموز بدا کے لئے خُلف ہے، اور جُزْءًا میں ادغام کر اسی طرح کَهَيْئَةِ میں اور النسیءُ میں۔ اور تسہیل کر...

ف: کمستهزی سے اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ مراد ہے، اس کے علاوہ کہیں اور جگہ یہ لفظ نہیں آیا۔ اور ناظم کا لفظ کو نکرہ بولنا ضرورۃً ہے۔ حاصل یہ کہ ابوجعفر نے حذف ہمزہ کے ساتھ تین لفظ پڑھے ہیں۔ خاطئين، متكئين، المستهزئين۔ پس خاسئين میں حذف نہیں ہے، البتہ صابئين میں موافقۃً للاصل حذف ہے۔

منشون خلف بدا یعنی ابن وردان کے لئے المنشئون (واقعہ) میں خلف ہے۔ پس ان سے اس میں دو وجہیں ہیں حذف ہمزہ، اور اثبات۔ اور ابن جماز کے لئے بلاخلف حذفِ ہمزہ اور ماقبل میں ضمّہ ایک ہی وجہ ہے۔ گویا ماقبل کے عام قیاس میں یہ ایک طرح کی استثنائی وجہ ہوئی۔

وَجُزْءًا اَدْغِمْ یعنی مرموز اُذْ ابوجعفر نے جُزْءًا کو حذف ہمزہ اور تشدید زای کے ساتھ پڑھا ہے۔ یہ لفظ تین جگہ ہے۔ مِنْهُنَّ جُزْءًا (بقرہ) جُزْءٌ مَقْسُومٌ (حجر) مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا (زخرف)

(توجیہ میں بعض تو فرماتے ہیں کہ اس میں نقل حرکت ہے پھر زای کے ضعف کی وجہ سے اسے مشدد کیا گیا اور یہ ادغام نہیں ہے جبکہ بعض نے کہا کہ ہمزہ کا زای میں ادغام ہوا ہے یعنی ہمزہ کو زای کیا گیا پھر زای کا زای میں ادغام ہوا، اور یہ ادغام سماعی ہے اور غالباً یہی قول ناظم کو پسند ہے اسی لئے اَدْغِمْ فرمایا۔

(کهیئه والنسیء ابوجعفر نے کَهَيْئَةِ (آل عمران ومائدہ) میں ہمزہ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کیا اور كَهَيَّةِ پڑھا۔ اسی طرح النَّسِيءُ (توبہ) میں ابدال وادغام کیا ہے۔

یہ ابدال وادغام ناظم نے دو لفظوں میں بیان کیا ہے لہٰذا هَنِيْئًا، مَرِيْئًا، بَرِيْءٌ، بَرِيْئُوْنَ میں ابوجعفر کے لئے جندی کے طریق میں ابدال وادغام نہیں۔

۴۴ اَرَیْتَ وَاِسْرَائِیْلَ کَائِنْ وَمُدَّ اُدْ مَعَ الّٰٓئِ ھَاَنْتُمْ وَحَقِّقْھُمَا حَلَا

ت : اور تسہیل کر اَرَأَیْتَ میں اور اِسْرَائِیْلَ میں اور کَائِنْ میں اور اُدْ کے لئے مد کے ساتھ پڑھ ساتھ ہی الّٰٓئِ میں اور ھَاَنْتُمْ میں۔ اور مرموز حَلَا کے لئے ان دونوں میں تحقیق کر۔

ف : ناظم فرماتے ہیں کہ ابوجعفر کے لئے پانچ کلمات میں تسہیل کرو۔ اول اَرَأَیْتَ میں اسی طرح اَرَأَیْتَکُمْ اَرَأَیْتَکَ، اَفَرَأَیْتُمْ، اَفَرَأَیْتَ سب مراد ہیں۔ دوسرے اسرائیل میں کہ ہمزہ ثانیہ میں تسہیل ہوگی اور ہمزہ میں تسہیل کی وجہ سے مد کرنا اور قصر کرنا دونوں جائز ہیں۔

تیسرے کَائِنْ میں مع التوسط والقصر۔ کیونکہ اس لفظ کو ابوجعفر مثل ابن کثیر کے مد کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا وَمُدَّ اُدْ۔

چوتھے اَلّٰٓئِ میں جو احزاب، مجادلہ اور طلاق میں دو مرتبہ آیا ہے۔ اور تسہیل کے ساتھ مد اور قصر دونوں جائز ہیں۔

اَلّٰٓئِ پر وقف کی صورت میں تین وجوہ ہیں۔ ہمزہ کا یاء ساکنہ سے ابدال، مع مد طویل۔ تسہیل بالروم مع التوسط والقصر۔

پانچویں ھَاَنْتُمْ یہ لفظ آل عمران، نساء اور قتال میں آیا ہے۔ ابوجعفر اس کو تسہیل ہمزہ مع اثبات الفِ ھَا پڑھتے ہیں۔ اور الف کا اثبات وزن بیت یا اعتماد علی الشہرۃ سے ہوتا ہے۔

وَحَقِّقْھُمَا حَلَا ناظم نے یعقوب کے لئے اللّٰٓئِ اور ھَاَنْتُمْ میں ہمزوں کو تحقیق کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا، اور اللّٰٓئِ میں یعقوب کے لئے ہمزہ کے بعد یاء کا حذف اصل کے مطابق ہوگا۔ اسی طرح ھَاَنْتُمْ میں ھَا میں اثبات الف ہوگا۔ گویا اصل سے مخالفت صرف تحقیق ہمزہ میں ہے۔

۴۵ لِئَلَّا اَجِدْ بَابَ النُّبُوْءَةِ وَالنَّبِیْءِ اَبْدِلْ لَہٗ وَالذِّئْبَ اَبْدِلْ فَیْجَمَلَا

ت : اور ابوجعفر کے لئے تحقیق کر لِئَلَّا میں۔ اور النُّبُوْءَةِ اور النَّبِیْءِ کے باب میں ابوجعفر کے لئے ابدال کر۔ اور فَیْجَمَلَا کے مرموز کے لئے الذِّئْبَ میں ابدال کر۔

ف : یعنی ابوجعفر نے لِئَلَّا کے ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے۔ یاد رہے کہ لفظ لِئَلَّا بقرہ، نساء، حدید تین سورتوں میں آیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا ہے کہ ابوجعفر کے لئے النُّبُوْءَةِ میں ہمزہ کا واؤ سے ابدال ہوگا اور واؤ کا واؤ میں ادغام

ہوگا۔ اسی طرح النبیٓء النبیون میں ہمزہ کا یا سے ابدال اور یاء میں ادغام ہوگا۔

اور اخیر میں فرماتے ہیں کہ لفظ الذئب کے ہمزہ کو خلف کے لئے یاء سے بدلا جائیگا۔ باقی تمام الفاظ میں خلف، اپنی اصل کے موافق ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

النقل والسکت والوقف علی الھمز

۳۶ وَلَا نَقْلَ اِلَّا الْاٰنَ مَعْ یُوْنُسٍ بَدَا   وَرِدْءًا وَاَبْدِلْ اِذْ حِمًی ءِبِهٖ انْقُلَا

ت: اور نقل نہیں ہے مگر آلْاٰنَ میں، مع سورۂ یونس والے آلْاٰنَ کے مرموز بدا کے لئے۔ اور ردءًا میں نقل ہے اور تنوین کو الف سے بدل مرموز اُمّ کے لئے اور مِلْءُ میں بِهٖ کے مرموز کے لئے نقل کر۔

ف: فرمایا کہ ورش کے نقل والے تمام کلمات میں نقل نہ ہوگی مگر ابن وردان کے لئے آلْاٰنَ خبریہ میں اور آلْاٰنَ استفہامیہ میں جو سورۂ یونس میں دو جگہ ہے۔ نقل ہوگی۔

آلْاٰنَ خبریہ جیسے قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ۔ اَلْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ۔ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ اور ءَآلْـٰٔنَ استفہامیہ، یونس میں دو جگہ ہے، ءَآلْـٰٔنَ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ۔ اور ءَآلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ

ابن وردان کہنے سے معلوم ہوا کہ ابن جماز نقل نہیں کرتے بلکہ تحقیق سے پڑھتے ہیں اور یعقوب و خلف بھی ابن جماز کی طرح اصل کے موافق تحقیق ہی پڑھتے ہیں۔

وَرِدْءًا وَاَبْدِلْ اُمْ یعنی اُمّ کے مرموز ابوجعفر نے رِدْءًا یُّصَدِّقُنِیْٓ (قصص) میں رِدْءًا کے ہمزہ کی حرکت نقل کرکے دال کو دی ہے اور پھر تنوین کو الف سے بدل کر پڑھا ہے۔

نقل تو اس میں نافع کے لئے بھی ہے مگر ابوجعفر نے نقل بھی کی ہے اور اِجْرَاءً للوصل مجری الوقف کے اصول

سے تنوین کو الف سے بدل کر بھی پڑھا ہے اور معلوم ہوا کہ یعقوب اور خلف اصل کے موافق ہمزہ محققہ پڑھتے ہیں مِلْءُ بِہٖ افتدٰی یعنی مِلْءُ بِہٖ کے مرموز ابن وردان لفظ مِلْءُ میں نقل کرتے ہیں یعنی مِلُ الْاَرْضِ آل عمران میں۔ اور ابن جماز، یعقوب اور خلف تحقیق ہی پڑھتے ہیں۔

۲۷ مِنِ اسْتَبْرَقٍ طِبْ وَسَلْ مَعْ فَسَلْ فَشَا
وَحَقَّقَ ھَمْزَ الْوَقْفِ وَالسَّكْتَ اَھْمَلَا

ت: مِنِ اسْتَبْرَقٍ میں طِبْ کے لئے نقل ہے اور فَشَا کے لئے وَسَلْ اور فَسَلْ میں نقل ہے اور مرموز فشا نے وقف میں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھا ہے اور سکتہ کو ترک کیا ہے۔

ف: یعنی مرموز طا رویس ہمزہ کی حرکت نون پر نقل کرتے ہیں اور ہمزہ حذف کرتے ہیں مِنِ اسْتَبْرَقٍ سورۂ رحمٰن میں ہے۔ پس وِفاقاً للاصل روح، ابوجعفر اور خلف کے لئے ترک نقل ہے۔ وَسَلْ مَعْ فَسَلْ فَشَا فا کے مرموز خلف نے وَسْئَلْ، فَسْئَلْ میں نقل حرکت کیا ہے۔ یعنی سوال کے صیغہ امر سے پہلے جب واو یا فاء ہو تو خلف کے لئے نقل ہوگی مثلاً وَسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ، وسل القریۃ وسل من ارسلنا۔ فسلوا اھل الذکر، فسل الذین یقرءون، فسلوھن من وراء حجاب اور ابوجعفر و یعقوب کے لئے اصل کے موافق ترک نقل ہے۔

وحقق ھمز الوقف والسکت اھملا حقق اور اھملا میں ضمیر فاعل کا مرجع فشا کی فا کا مرموز خلف ہے۔ یعنی خلف، وقف میں جمیع انواع میں ہمزہ کو تحقیق سے پڑھتے ہیں۔ اسی طرح حرف ساکن قبل الہمز میں مطلقاً ترک سکتہ کرتے ہیں، اور ابوجعفر و یعقوب بھی اسی طرح ہیں۔

نوٹ: عَادًا الْاُولٰی (نجم) میں ابوجعفر اور یعقوب دونوں اپنی اپنی اصل کے موافق ہیں، اسی لئے ناظم نے اس کو اُن کے لئے بیان نہیں کیا ہے[1]

---

[1] ولا نقل الا الآن مع یونس بدا سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابوجعفر یا اُن کے راوی کے لئے نقل تمام قرآن میں نہیں سوائے الآن وغیرہ چند کلمات کے جن کو ناظم نے شمار کیا ہے مگر سورۂ نجم کے عَادًا الْاُولٰی میں ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق نقل ہے۔ اس کا استثناء ہونا چاہئے تھا۔ جو نہ تو اس باب میں ہے اور نہ نجم میں۔ جواب ایک تو عام قسم کا ہے کہ اعتماداً علی الشہرت بیان نہیں کیا دوسرا جواب جو زیادہ ٹھوس ہے یہ ہے (علی ما سمعتُ

الادغام الصغیر

۳۸ وَأَظْهَرَ إِذْ مَعْ قَدْ وَتَاءِ مُؤَنَّثٍ ۔ اَلَا حُجُّ وَعِنْدَ الثَّاءِ لِلتَّاءِ فُصِّلَا

ت : اور الاحجُ نے اذ اور قد اور تاء تانیث کو ظاہر کرکے پڑھا ہے اور فُصِّلا کے لئے تاء کا ثاء میں اظہار ہوا ہے۔

ف : ذال اذ کا جن حرفوں میں ادغام یا اظہار ہوتا ہے چھ ہیں۔

تاء جیسے اذ تبرأ ۔ زای جیسے واذ زین صاد جیسے واذ صرفنا دال جیسے اذ دخلوا ۔ سین جیسے اذ سمعتموہ ۔ جیم جیسے واذ جعلنا

اسی طرح دال قد کے حروف اظہار یا ادغام آٹھ ہیں۔ سین جیسے قد سمع ذال جیسے ولقد ذرانا ضاد جیسے فقد ضل ظاء جیسے فقد ظلم ۔ زای جیسے ولقد زینا ۔ جیم جیسے ولقد جاءکم صاد جیسے ولقد صرفنا شین جیسے قد شغفها حبا

اور تاء تانیث کے چھ ہیں۔ سین جیسے انزلت سورۃ ثاء جیسے کما بعدت ثمود صاد جیسے حصرت صدورهم زای جیسے کلما خبت زدناهم ۔ ظاء جیسے کانت ظالمة جیم جیسے نضجت جلودهم۔

عن الشیخ زهران) کہ دراصل یہاں ولا نقل کہہ کر اس نقل کی نفی مقصود ہے جو ورش ہی کے لئے خاص ہے اور اس میں اور کوئی شریک نہیں جس کو شاطبی نے وحرک لورش کل ساکن اٰخرہ کہہ کر بیان کیا ہے اور عادا الاولیٰ کی نقل میں ورش کے علاوہ اور بھی شریک ہیں لہٰذا وہ نقل جس میں اور بھی شریک ہیں مختصات ورش میں سے نہ ہوا ورنہ اس کی ولا نقل میں نفی مقصود ہے پس وہ بدستور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق باقی رہا اور اس کو بیان نہیں کیا کیونکہ اس میں اصل سے تخالف ہوا تھا لہٰذا فان خالفوا اذکر والا فاهملا کے مطابق وہ نقل اصل کے مطابق باقی رہی اور ولا نقل سے اسکی نفی نہیں ہوئی۔ شارح اظہار احمد تھانوی غفرلہ ۱۱/۸۹ ء

ناظم فرماتے ہیں کہ ابوجعفر اور یعقوب ذال اذ کا اس کے تمام چھ حرفوں میں ۔ اور دال قد کا اس کے تمام آٹھوں حرفوں میں اور تائے تانیث کا اس کے تمام چھ حرفوں میں اظہار کرتے ہیں ۔

ابوجعفر نے ذال اذ کے اظہار میں اپنی اصل سے موافقت کی ہے ، پس ناظم کا ان کو ذال اذ کے اظہار میں ذکر کرنا اپنی اصطلاح سے خروج ہے اور دال قد و تائے تانیث میں ابوجعفر نے اپنی اصل سے باعتبار ورش کے مخالفت کی ہے ۔ ورنہ قالون کے اعتبار سے اصل سے موافق ہیں ۔

اور ناظم نے ذال اذ اور دال قد میں خلف کے بیان سے سکوت کیا ہے کیونکہ وہ اصل کے موافق ۔ ذال اذ کا تاء اور دال میں ادغام کرتے ہیں اور باقی حروف میں اظہار کرتے ہیں اسی طرح اصل کے موافق دال قد کا اس کے تمام حروف میں ادغام کرتے ہیں ۔

وعند الثاء للتاء فصلا یعنی خلف تائے تانیث کا صرف ثاء میں اظہار کرتے ہیں پس موافقت للاصل سے معلوم ہوا کہ باقی پانچ حرفوں میں ادغام کرتے ہیں ۔ آگے اظہار پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

۳۹ وَهَلْ بَلْ فَتًى هَلْ مَعْ تَرَى وَلِبَا بِفَا نَبَذْتُ وَكَاغْفِرْلِي يُرِدْ صَادَ حُوِّلَا

ت : اور ھل و بل کو مرموز فتی نے اظہار کر کے پڑھا ۔ اور مرموز حُوِّلا نے ھَلْ کا ترٰی کے ساتھ اظہار کیا اور باء کا فاء میں اور نبذت میں اور اغفرلی جیسے کلمات میں اور یُرِد میں اور کٓھٰیٰعٓصٓ کا ذکر کے ذال میں ۔

ف : وھل بل فتی یعنی فتی کے مرموز خلف نے لام ھَلْ اور بَلْ کا ان حرفوں میں اظہار کیا کہ جن میں حمزہ کے راوی خلف نے ادغام کیا ہے یعنی تاء ، ثاء اور سین میں ، اس طرح اصل سے مخالف ہوئے ۔ آگے اظہار ہی پر عطف کرتے ہوئے کہتے ہیں ۔

ھل مع ترٰی یعنی مرموز حاء حُوِّلا یعقوب نے ھَلْ کے لام کو ترٰی کی تاء میں اظہار کے ساتھ پڑھا ہے ۔ یعنی ھَلْ تَرٰی میں اظہار کیا ہے ، جو کہ قرآن میں دو جگہ ہے جبکہ ابوعمرو بصری اس میں ادغام کرتے ہیں ، وہ دو جگہ یہ ہیں ۔ ھَلْ تَرٰی مِنْ فُطُوْرٍ (ملک) ، فَهَلْ تَرٰی لَهُمْ مِّنْ بَاقِيَةٍ (حاقہ)

اور معلوم ہے کہ ابوجعفر نے بھی ھَلْ اور بَلْ کے لاموں کا ان کے تمام حرفوں میں اظہار ہی کیا ہے ۔ لہٰذا تینوں آئمہ کے لئے تمام حرفوں میں اظہار ہی ہوا ۔

ولبا ب فا یعنی یعقوب نے باء مجزومہ کا فا میں اپنے مواضع خمسہ میں اظہار کیا ہے ۔

مواضع خمسہ یہ ہیں :۔ اویغلب فسوف (نساء) وان تعجب فعجب (رعد) قال اذھب فمن تبعك (اسراء) قال اذھب فان لك فی الحیاۃ (طہ) ومن لم یتب فاولئك (حجرات)

پس یعقوب نے اظہار کرکے اصل سے مخالفت کی۔ اور ناظم ابوجعفر اور خلف سے ساکت ہیں کیونکہ وہ اصل سے موافقت میں اظہار ہی کرتے ہیں۔

قولہ نَبَذْتُ نیز یعقوب نے ذال ساکنہ کا تاء میں فنبذتھا (طہ) میں اظہار کیا ہے۔ اور ابوجعفر نے بھی وفاقاً للاصل اظہار کیا ہے۔ جبکہ خلف نے وفاقاً للاصل ادغام کیا ہے۔

قولہ وکاغفرلی یعنی یعقوب نے راء ساکنہ کو لام کے ساتھ اظہار سے پڑھا ہے جیسے واصبر لحکم ربك، ان اشکرلی، واغفرلنا وغیرہ۔ کاغفرلی میں کاف تشبیہ سے عموم کی طرف اشارہ ہے۔ نیز ابوجعفر و خلف بھی اظہار کرتے ہیں تو تینوں اظہار پہ متفق ہوئے۔

قولہ یُرِدْ ایسے ہی یعقوب نے دال ساکنہ کو ثاء کے ساتھ اظہار کے ساتھ پڑھا ہے یعنی ومن یرد ثواب الدنیا نؤتہ منھا ومن یرد ثواب الاخرۃ نؤتہ منھا میں، یہ دونوں آل عمران میں ہیں۔

اور ابوجعفر نے اپنی اصل کی موافقت میں اظہار ہی کیا ہے جبکہ خَلَف نے موافقت اصل میں ادغام کیا ہے۔

قولہ صَادَ اسی طرح یعقوب نے دال ساکنہ کا ذال میں کٓھٰیٰعٓصٓ ذِکْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ اول مریم میں اظہار کیا ہے۔

اور موافقت اصل میں ابوجعفر نے اظہار اور خَلَف نے ادغام کیا ہے

آگے اظہار پہ عطف کرتے ہوئے فرمایا :۔

۳۴ اَخَذْتُ طُلْ اُورِثْتُمْ حِمًی فِدْ لَبِثْتُ عَذْ ۔ ۔ ۔ بُھَا وَادَّغِمْ مَعْ عُذْتُ اِبْ ذَا الْعَکْسُ حَلَا

ت : اَخَذْتُ میں طُلْ کے لئے اظہار ہے۔ اُورِثْتُمْ میں حِمًی اور فِدْ کے لئے اور لَبِثْتُ میں بھی ان دونوں سے اظہار مروی ہے۔ اور ادغام کر اس لَبِثْتُ میں ساتھ ہی عُذْتُ میں اِبْ کے لئے۔ اور اس عُذْتُ میں ادغام کا عکس کر (یعنی اظہار کر) حَلَا کے لئے۔

ف یعنی طُلْ کے رموز رویس نے اَخَذْتُ میں اظہار کیا ہے (یاد رہے کہ اظہار اوپر کے شعر میں اظہار پہ عطف سے نکلتا ہے) مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جہاں بھی ہو اور جس طرح بھی ہو، عام اس سے کہ ضمیر مفرد کے ساتھ ہو مثلاً ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ۔ فَاَخَذْتُھُمْ، یا ضمیر جمع کے ساتھ ہو مثلاً وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ

اسی طرح لفظ اِتَّخَذْتُ میں اظہار ہوگا، ضمیر مفرد ہو جیسے لَتَّخَذْتَ، لَئِنِ اتَّخَذْتَ، یا ضمیر جمع کے

ساتھ ہو مثلاً فَثُوا تخذ تمو، سب میں رویس کے لئے اظہار ہی ہوگا۔ تمام الفاظ مراد ہیں اگرچہ ناظم کے کلام سے تعمیم ظاہر نہیں ہو رہی ہے لیکن حکم سب کا ایک ہی ہے) ناظم اعتماد علی الشہرۃ کی بناء پر تعمیم پر دال کوئی لفظ نہیں لائے۔

اور باقیین یعنی ابوجعفر، روح اور خلف کے لئے اصل سے موافقت کی بناء پر ادغام ہے۔

قولہ، أُورِثْتُمُوهَا حمی فـد یہ بھی اظہار پر معطوف ہے یعنی حا اور فا کے مرموزین یعقوب اور خلف ثاء کا تاء میں خلافاً للاصل اظہار کرتے ہیں، أُورِثْتُمُوهَا (اعراف) میں۔ وتلك الجنة التى أُورِثْتُمُوهَا (زخرف) میں۔

اور ابوجعفر اپنی اصل کے موافق اظہار کرتے ہیں، تو تینوں آئمہ اظہار پر متفق ہوئے۔

قولہ، لبثت عنهما یہ بھی اظہار کے ذیل میں ہے اور عنهما کی ضمیر یعقوب اور خلف کی طرف لوٹتی ہے یعنی یہ دونوں ثاء کا تاء سے اظہار کرتے ہیں لفظ لبثت میں، جہاں بھی ہو اور جس طرح بھی ہو لہٰذا لبثتم کو بھی شامل ہے۔

قولہ، وادغموا عذت امیث یعنی مرموز ہمزہ ابوجعفر ثاء کا تاء میں ادغام کرتے ہیں لفظ لبثت اور لبثتم میں، اور اسی طرح ذال کا تاء میں ادغام کرتے ہیں لفظ عُذْتُ میں (اور یہ غافر میں ہے إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ اور دخان میں ہے وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ) اور یاد رہے کہ اس میں خلف بھی ادغام کرتے ہیں جیسا کہ اصل کی موافقت سے معلوم ہوتا ہے۔

قولہ، ذا اعكسن حلا ذا سے اشارہ ہے لفظ عذتُ کی طرف، اور عکس سے اِعْكِسَنْ، صیغہ امر بانون تاکید خفیفہ ہے، اور عکس سے ادغام کی ضد یعنی اظہار مراد ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ حلا کے مرموز یعقوب لفظ عذت میں ذال کا تاء میں اظہار کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ابوجعفر و خلف عذت میں ادغام کرتے ہیں اور یعقوب اظہار کرتے ہیں۔

۱۴ وَيَاسِينَ نُونَ اَدْغِمُوا فِدْ لِحُطْ وَسِينَ مِيْمِ سَفَرْ يَلْهَثَ اَظْهِرْ اِدْ وَبَا اَرْكَبْ فَشَا اِلَا

ت: اور یاسین اور نون کا فِدْ حُطْ کے لئے ادغام کر۔ اور سین کا میم میں فُزْ کے لئے ادغام کر۔ اور یلہث کو اُدْ کے لئے اظہار سے پڑھو، اور ارکب کی باء کو بھی فشا، الا کے لئے۔ اظہار سے پڑھ۔

ف: یعنی یٰسٓ کے نون کا والقرآن کی واؤ میں اور نٓ کے نون کا والقلم کی واؤ میں فا اور حا

کے مرموزین خلف اور یعقوب کے لئے ادغام کرو، جب کہ دونوں کی اصل کے لئے اظہار ہے اور ابوجعفر اظہار کرتے ہیں کیونکہ وہ حروف مقطعات کو سکتہ سے پڑھتے ہیں، جیساکہ بقرہ کی ابتداء میں معلوم ہوگا، انشاء اللہ

قولہ: وسین میم فق یعنی خلف نے سین کے نون کو میم میں طسم شعراء اور قصص کے مقطعات میں ادغام کے ساتھ پڑھا ہے، اور اصل کے خلاف کیا ہے اور ناظم نے ابوجعفر اور یعقوب سے سکوت کیا ہے ابوجعفر تو اظہار کریں گے کیونکہ مقطعات کو سکتہ سے پڑھتے ہیں اور سکتہ کو اظہار لازم ہے اور یعقوب اصل کے مطابق ادغام کے ساتھ پڑھیں گے۔

قولہ: یلهث اظهر اد کہتے ہیں کہ یلهث ذلك (اعراف) میں ابوجعفر کے لئے ثا اور ذال کو اظہار سے پڑھو جبکہ یعقوب اور خلف نے اصل کے مطابق ادغام کے ساتھ پڑھا ہے۔ آگے اظہار پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قولہ: وبا ارکب فشا الا یعنی فا اور ہمزہ کے مرموزین خلف و ابوجعفر ارکب معنا (ہود) میں با ر کو اظہار سے پڑھتے ہیں۔

ناظم شفقت علی الطلاب کی وجہ سے خلف کو بھی بیان کر گئے۔ ورنہ بیان کی ضرورت نہ تھی کیونکہ حمزہ کے راوی خلف بھی اظہار ہی پڑھتے ہیں۔

النون الساكنة والتنوين

۴۲ وَغُنَّةٌ يَا وَالْوَاوِ فِي وَبِخَا وَغَيْـ ـنِ الْاِخْفَا سِوَى يُنْغِضْ يَكُنْ مُنْخَنِقْ اِلَى

ت: اور یا اور واو میں فتی کے لئے غنہ ہوگا۔ اور الی کے لئے خا اور غین میں اخفا ہوگا۔ سوائے فَسَيُنْغِضُونَ اور اِنْ يَكُنْ غَنِيًّا، اور الْمُنْخَنِقَةُ کے۔

ف: مرموز فا خلف نے نون ساکنہ اور تنوین کا واو اور یا میں ادغام مع الغنہ کیا ہے مثلاً وَمَنْ يَّقُلْ، مِنْ وَّالٍ، يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ، يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ۔

یعنی اپنی اصل روایت خلف کے خلاف پڑھا۔ اور ابوجعفر و یعقوب بھی دفاً للاصل ادغام مع الغنہ ہی

کریں گے۔

قولہ: وَبِخَاءٍ وَغَیْنٍ الخ یعنی مرموز الا ابوجعفر نے اصل کے خلاف، نون ساکنہ و تنوین میں جب کہ ان کے بعد خا اور غین ہو ل اخفا کیا ہے۔ جیسے من خیر ھو لا غیر الذی، ھل من خالق غیر اللہ، من غل کم، یومئذ خاشعۃ لیکن اس اخفا سے تین لفظ مستثنیٰ ہیں ان میں ابوجعفر بھی اظہار ہی کرتے ہیں۔ فَسَيُنْغِضُونَ إِلَيْكَ (اسراء) ان یکن غنیا (نساء) اَلْمُنْخَنِقَةُ (مائدہ) بحکم یعقوب اور خلف کے لئے تمام حروف حلقیہ میں اظہار ہی ہے۔

الفتح والامالۃُ

۳۴ وَبِالْفَتْحِ قَهَّارِ الْبَوَارِ ضِعَافَ مَعْ لَهُ عَيْنُ الثُّلَاثِىِ رَانَ شَاجَاءَ مَيَّلَا

ت: اور (فــد کے لئے) فتح کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ قَھَّارِ اور الْبَوَارِ اور ضِعَافًا اور اس کے ساتھ ہی ماضی ثلاثی کا عین۔ اور رَانَ۔ شَاءَ۔ جَاءَ میں مرموز فــد نے امالہ کیا ہے۔

ف: یعنی فــد (جو آئندہ شعر میں ہے) کے مرموز خلف نے الْقَهَّارِ مجرور میں فتح پڑھا ہے جیسے وَبَرَزُوا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (ابراہیم) اور لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (غافر)، اسی طرح اَلْبَوَارِ میں فتح پڑھا ہے جو سورۃ ابراہیم میں ہے۔ اور لفظ ضِعَافًا یعنی ذُرِّيَّةً ضِعَافًا نساء میں۔ اسی طرح فتح پڑھا ہے ماضی ثلاثی کے عین کلمہ میں، جو حسب ذیل ہیں۔

خَابَ جیسے وقد خاب من افتری اور خَافَ جیسے ولمن خاف مقام ربہ اور طَابَ جیسے فانکحوا ما طاب لکم اور ضَاقَتْ جیسے وضاقت علیھم انفسھم اور حَاقَ جیسے وحاق بھم اور زَاغَ جیسے ما زاغ البصر اور زَادَ جیسے فزادھم اللہ مرضا

غرض عین الثلاثی سے یہی سات افعال ماضیہ مراد ہیں اور ظاہر ہے کہ امام خلف نے اصل سے مخالفت کی ہے

قولہ: رَانَ، شَاءَ، جَاءَ میّلا یعنی تین افعال ماضیہ میں البتہ خلف نے اصل سے موافقت کرتے ہوئے امالہ کیا ہے جو یہ ہیں۔ مثلاً رَانَ (مطففین) اور شَاءَ، جَاءَ جہاں بھی واقع ہوں اور جس طرح بھی ہوں۔

۴۴ كَالْاَبْرَارِ رُءْيَا اللَّامِ تَوْرَاةَ فِدْ وَلَا — تُمِلْ حُزْ سِوَى اَعْمٰى بِسُبْحَانَ اَوَّلَا

ت: اور فد کے لئے الابرار جیسے لفظوں میں امالہ ہوا ہے، اور الرؤیا معرف باللام میں، اور توراۃ میں۔ اور مت امالہ کر حُز کے لئے کسی لفظ میں سوائے اس پہلے اعمٰی کے جو سورۃ سبحان میں ہے۔

ف: قولہ کالابرار یعنی خلف نے اس الف میں امالہ کیا ہے جو دو راء کے درمیان ہو اور دوسری راء مجرور ہو، ناظم یہ بات کاف تشبیہ سے بتانا چاہتے ہیں، عام اس سے کہ معرف باللام ہو، جیسے الاشرار یا نکرہ ہو جیسے مالها من قرار۔

قولہ: رؤیا اللام یعنی نیز خلف نے لفظ الرؤیا معرف باللام میں امالہ کیا ہے۔ البتہ مجرد عن اللام میں امالہ نہیں کریں گے جیسے رؤیای، رؤیاك۔

قولہ: توراۃ اور خلف نے لفظ التوراۃ میں بھی امالہ کیا، خواہ قرآن میں کہیں بھی واقع ہو۔

خلاصہ یہ ہے کہ خلف نے اصل سے اختلاف کرتے ہوئے القهار، البوار، ضعافا اور سات افعال ثلاثیہ کے الفات میں فتح پڑھا ہے۔

اور صرف تین افعال ماضیہ (ران شاء جاء) میں امالہ کیا، نیز اصل سے اختلاف کرتے ہوئے توراۃ میں امالہ کیا۔ الرؤیا معرف باللام میں اور الابرار جیسے لفظوں میں امالہ کیا ہے۔

اس تفصیل کے علاوہ جو الفات منقلبہ عن الیاء یا مرسوم بالیاء ہیں۔ ان میں اصل کی موافقت کرتے ہوئے امالہ کبریٰ کرتے ہیں۔

آگے یعقوب کے مذہب کی طرف منتقل ہوتے ہیں، فرمایا:

قولہ: ولا تمل حُز الخ یعنی یعقوب امالہ کبریٰ یا صغریٰ والے الفات میں جن میں کہ ابو عمرو بصری کرتے تھے، کوئی امالہ نہیں کرتے البتہ کلمہ اعمٰی میں جو سورۃ اسراء میں پہلی مرتبہ ہے۔ امالہ کبریٰ کرتے ہیں یعنی ومن کان فی هذه اعمٰی۔

۴۵ وَطِلْ كَافِرِيْنَ الْكُلِّ وَالنَّمْلِ حُطْ وَيَا — سِيْنَ يُمِنْ وَافْتَحِ الْبَابَ اِذْ عَلَا

ت: اور رموز طِل کے لئے ہر جگہ کافرین میں امالہ کر، اور نمل میں حُط کے لئے امالہ کر اور یاسین میں یُمن کے لئے امالہ کر اور رموز اذ کے لئے پورے باب میں فتح پڑھ کر وہ فتح بلند ہے۔

ف: مرموز طا رویس نے لفظ کافرین میں جہاں بھی ہو معرف ہو یا منکر امالہ کیا ہے۔

قولہ: والنمل حط یعنی نمل میں انہا کانت من قوم کافرین میں پورے یعقوب نے امالہ کیا ہے۔

قولہ: ومایاسین یمن یا کے مرموز روح نے یٰسٓ کے الف میں امالہ کیا ہے۔

پس گویا یعقوب نے اصل کے خلاف کرتے ہوئے صرف چند مواقع میں امالہ کبریٰ کیا ہے یعنی اسرا کے پہلے اعمٰی میں، نمل کے کافرین میں۔ اور ان کے پہلے راوی رویس کے لئے کافرین میں ہر جگہ اور روح کے لئے یٰسٓ کے الف میں امالہ ہوا ہے۔

قولہ: وافتح الباب اذ علا یعنی مرموز ہمزہ ابوجعفر نے پورے باب امالہ اور تمام ان الفاظ میں کہ جو نافع کے دونوں راویوں کے لئے ممال تھے یا کسی ایک کے لئے اس میں امالہ کبریٰ یا صغریٰ تھا ان تمام الفاظ کو فتح سے پڑھا ہے گویا پورے باب میں اصل سے مخالفت ہے۔

الراءات واللامات والوقف على المرسوم

۴۶ كَقَالُوْنَ رَاءَاتٌ وَلَامَاتٌ اِتْلُهَا وَقِفْ يَاأَبَهْ بِالْهَا اَلَا حُمْ وَلِمْ حَلَا

ت: اور مرموز اُتْلُهَا کے لئے تمام راءات اور لامات مثل قالون کے ہیں اور یاابت پر الا اور حُمْ کے لئے بالہا وقف کر۔ اور لِمَ۔ حلا کے لئے ۔۔۔۔

۴۷ وَسَائِرُهَا كَالْبَزِّ مَعْ هُوَ وَهِيَ وَعَنْ لَهُ نَحْوُ عَلَيْهِنَّهْ اَلَيَّهْ رَوَى الْمَلَا

ت: اور باقی تمام الفاظ بھی مثل بزی کے ہیں، ساتھ ہی ھُوَ اور ھِیَ بھی اور مرموز حلا ہی سے عَلَیْھِنَّہْ اور اَلْمَیَّہْ جیسے الفاظ جماعت نے روایت کئے ہیں۔

ف: قولہ: کقالون راءات ولامات اتلہا یعنی مرموز اُتْلُ ابوجعفر نے تمام راءات اور لامات کو مثل قراءت قالون کے پڑھا ہے، جن راءات کو وہ مفخم پڑھتے ہیں ابوجعفر بھی مفخم پڑھتے ہیں اور جن کو وہ مرقق پڑھتے ہیں ابوجعفر بھی مرقق پڑھتے ہیں اسی طرح جن لامات کو قالون مغلظ پڑھتے ہیں اور ابوجعفر بھی مغلظ پڑھتے اور جن کو وہ باریک پڑھتے ہیں۔ ابوجعفر بھی ان کو باریک پڑھتے ہیں۔ پس ابوجعفر نے نافع سے روایت ورش کے اعتبار سے مخالفت

کی۔ اور ظاہر ہے کہ یعقوب و خلفؔ بھی اس باب میں قرأت ابو جعفر سے متفق ہیں۔ کما علم من الوفاق۔

قولہ: وَقِفْ یَا اَبَہْ بِالْھَا الْاِحْمُوْ یعنی ابو جعفر و یعقوب نے لفظ یَا اَبَتِ پر جو یوسف، مریم، قصص اور صافات میں ہے۔ بالھا وقف کیا ہے۔ گویا اصل سے تخلف کیا ہے، اور خلفؔ نے مطابق اصل بالتاء وقف کیا ہے

قولہ: وَلِمَ حَلاَ وَسَائُوْھَا کَالْبَزِّ یعنی یعقوب نے بزّی کی طرح لِمَ، عَمَّ، فِیْمَ، بِمَ اور مِمَّ پانچ لفظوں پر ھاءِ سکتہ کے ساتھ وقف کیا ہے۔ مگر بزّی کے لئے خُلف ہے یعقوب کے لئے نہیں۔

قولہ: مَعْ ھُوَ وَھِیَ یعنی یعقوب نے ضمیر منفصل مذکر و مؤنث ھُوَ اور ھِیَ پر بھی ھاءِ سکتہ کے ساتھ وقف کیا ہے، یہ ضمیریں جس شکل پر بھی ہوں، وَھُوَ، وَھِیَ، لَھُوَ، لَھِیَ وغیرہ وغیرہ۔

قولہ: وعنہ نحو علیھنہ الیہ روی الملا نیز یعقوب نے ہاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا۔ نون مشدد جمع مؤنث غائبات پر جبکہ یہ نون ھا کے بعد جس شکل میں بھی ہو فعل سے متصل ہو مثلاً عَلِمْتُمُوْھُنَّ اَنْ تَنْکِحُوْھُنَّ، لَا تُخْرِجُوْھُنَّ۔ یا حرف کے ساتھ جیسے لَھُنَّ مِنْھُنَّ یا اسم کے ساتھ ہو۔ مثلاً بُیُوْتِھِنَّ، اَبْصَارِھِنَّ۔

البتہ اگر نون مشدد کاف یا تاء کے بعد ہو تو وقف میں ہاء سکتہ کا اضافہ نہ ہوگا مثلاً مِنْکُنَّ۔ لَسْتُنَّ، اِتَّقَیْتُنَّ۔

قولہ: اِلَیَّہْ یعنی یعقوب کے لئے یاء متکلم مشدد پر وقف میں ھاء سکتہ کا اضافہ ضروری ہے، اسم کے ساتھ ہو۔ مثلاً خَلَقْتُ بِیَدَیَّ، بِمُصْرِخِیَّ۔

یا حرف کے ساتھ جیسے یُوْحٰٓی اِلَیَّ۔ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ

۴۸ وَذُوْ نُدْبَۃٍ مَعْ ثَمَّ طِبْ وَلْھَا احْذِفَنْ بِسُلْطَانِیَہْ مَالِیْ وَمَاھِیَ مُوْصِلَا

ت: اور نُدْبَۃٍ والے کلمات پر، ساتھ ہی ثَمَّ پر طِبْ کے لئے ہاء سکتہ کے ساتھ وقف کر اور حماہُ (جیسا کہ اگلے شعر میں ہے) کے لئے سُلْطَانِیَہْ، مَالِیَہْ اور مَاھِیَہْ کی ہاءات سکتہ کو وصل کرتے ہوئے ضرور حذف کر۔

ف: قولہ وذو ندبۃ مع ثم طب یعنی رویس نے تین کلمات ندبہ پر ھاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا۔ یٰوَیْلَتٰی، یٰاَسَفٰی، یٰحَسْرَتٰی اور ھاء سکتہ پڑھی جائے گی تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے مد لازم بقدر چہ حرکت بھی ضروری ہوگا۔

نیز رویس نے ثَمَّ مفتوحہ ظرفیہ پر ھاء سکتہ کے ساتھ وقف کیا ہے۔ ثَمَّ قرآن میں چار جگہ ہے۔ فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰه (بقرہ)، وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ (شعراء)، وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ (انسان)، مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (تکویر)

قولہ: وَلَهَا احْذِفَنْ اھ۔ یعنی مرموز حا یعقوب ھاء سکتہ کو وصل میں مثل امام حمزہ کے تین کلمات میں حذف کرتے ہیں۔ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطَانِيَهْ۔ مَا اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ (دونوں حاقہ میں) اور وَمَا اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ (قارعہ)

وصل میں حذف کا مطلب یہ ہوا کہ وقف میں حذف نہیں کریں گے بلکہ ھاء سکتہ کو باقی رکھتے ہوئے وقف کریں گے۔

۴۹ حِمَاهُ وَاَثْبِتْ فُزْ كَذَا احْذِفْ كِتَابِيَهْ ... حِسَابِيْ تَسَنَّ اقْتَدِهْ لَدَى الْوَصْلِ حُفَّلَا

ت: مرموز حِمَا کے لئے۔ اور فُزْ کے لئے باقی رکھ، اسی طرح كِتَابِيَهْ، حِسَابِيَهْ، لَمْ يَتَسَنَّهْ، اِقْتَدِهْ میں وصل میں حُفَّلَا کے لئے ھاء سکتہ کو حذف کر۔

ف: قولہ: وَاَثْبِتْ فُزْ یعنی مرموز فا خلف اصل کے خلاف مذکورہ تینوں کلمات میں ھاء سکتہ کو وصل میں حذف نہیں کرتے بلکہ وصل و وقف دونوں میں باقی رکھتے ہیں۔

قولہ: كَذَا احْذِفْ كِتَابِيَهْ الخ یعنی یعقوب مزید چار کلمات میں بھی وصل میں ھاء سکتہ کو حذف کرتے ہیں كِتَابِيَهْ (حاقہ میں دو جگہ) (حِسَابِيَهْ حاقہ میں دو جگہ) لَمْ يَتَسَنَّهْ (بقرہ)، فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ (انعام)

۵۰ وَاَيًّا بِاَيًّا مَّا طَوَى وَبِمَا فِدًا ... وَبِالْيَاءِ اِنْ تُحْذَفْ لِسَاكِنِهٖ حَلَا

ت: اور اَيًّا مَّا میں طوی نے اَيًّا پر اور فِدًا نے مَا پر وقف کیا ہے، اور حَلَا نے یاء کے ساتھ وقف کیا ہے اگر وہ یاء اجتماع ساکنین کی وجہ سے وصل میں حذف ہو گئی ہے۔

ف: یعنی طاء کے مرموز رویس نے اَيًّا مَّا تَدْعُوْا (اسراء) میں اَيًّا پہ وقف کو جائز قرار دیا، اور اصل کے خلاف کیا، جبکہ فِدًا کے مرموز خلف نے بھی اپنی اصل کے خلاف کرتے ہوئے مَا پہ وقف کیا ہے اور اَيًّا پر جائز نہیں ٹھہرایا، اور یاد رہے کہ روح اور ابو جعفر نے بھی مثل خلف کے مَا پہ وقف کیا اور اصل کی موافقت کی ہے۔

قولہ: وبالیاء ان تحذف الخ مطلب یہ کہ مرموز حا یعقوب نے اس کلمہ پر اثبات یاء کے ساتھ وقف کیا ہے جس کے آخر میں یاء مرسوم نہ ہو اور وصل میں التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہو گئی ہے۔

۵۱ کتغن النذر من یؤت واکسر ولام ما   ل مع ویکأنه ویکأن کذا تلا

ت: جیسے تغن النذر، من یؤت اور تاء کو مکسور پڑھ۔ اور وقف کر (مال کے لام پر ساتھ ہی ویکأنه اور ویکأن پر، کیونکہ یعقوب نے اسی طرح پڑھا ہے۔

ف: علماء نے ان کلمات کو، کہ جن کے آخر سے یاء، اجتماع ساکنین کی وجہ سے تلفظ میں حذف ہوتی ہو اور مرسوم بھی نہ ہو، جمع کیا ہے جن کی تفصیل اس طرح ہے:۔

(ومن یؤت الحکمۃ (البقرہ) یاد رہے کہ یعقوب نے بکسر تاء پڑھا ہے، اسی لئے ناظم نے فرمایا۔ واکسر
وسوف یؤت اللہ (النساء) واخشون الیوم (مائدہ) یقض الحق (انعام) ننج المؤمنین
(یونس)، وان اللہ لهاد الذین امنوا (حج)
الواد چار جگہ، بالواد المقدس (طہ و نازعات)، واد النمل (نمل)
الواد الایمن (قصص)
بهاد العمی (روم)، ان یردن الرحمن (یٰسٓ)، صال الجحیم (صافات)، ینادِ (ق)
فما تغن النذر (قمر)، وله الجوار المنشآت (رحمن)، الجوار الکنس (تکویر)

تنبیہ: قل یا عباد الذین امنوا (زمر)، باتفاق قراء عشرہ یا حالین میں حذف ہو گئی اور فبشر عباد (زمر) کی یاء کا بیان عنقریب یاءات زوائد میں آتا ہے۔

قولہ: ولام مال یعنی فمال هؤلاء (النساء)، مال هذا الکتاب (کہف)، مال هذا الرسول (فرقان)، فمال الذین کفروا (معارج)، چاروں میں یعقوب مال کے لام پر وقف کرتے ہیں۔ ما پر نہیں۔

قولہ: مع ویکأنه ویکأن کذا تلا مطلب یہ کہ یعقوب نے ویکأنه لا یفلح (قصص) میں ویکأنه ها پر وقف کیا ہے۔ اسی طرح ویکأن اللہ یبسط (قصص) میں ویکأن نون مشدد پر وقف کیا ہے۔ (دونوں جگہ اصل سے مخالفت کی ہے اور ابوجعفر و خلف نے بھی وفاقاً للاصل مذکورہ دونوں کلموں کے آخر پر ہی وقف کیا ہے۔ گویا تینوں آئمہ میں کوئی اختلاف نہیں۔

یاءات الاضافۃ

۵۲ کَقَالُوْنَ اُدْ لِیْ دِیْنِ سَکِّنْ وَاِخْوَتِیْ   وَرَبِّیْ افْتَحْ اِصْلاً وَاَسْکِنِ الْبَابَ حُمْلِہٖ

ت: مثل قالون کے مرموز اُد ہے۔ اور مرموز اُصلاً کے لئے وَلِیَ دِیْنِ کو ساکن کر۔ اور اخوتی اور ربی کو فتح پڑھ۔ اور حُملہ کے لئے پورے باب کی یاءات کو ساکن پڑھ۔

ف: قولہ: کقالون اُد یعنی ہمزہ کے مرموز ابوجعفر نے تمام یاءات اضافت کو (اقسام ستہ میں) مثل قالون کے فتح پڑھا ہے۔ پس جہاں قالون کے لئے فتح ہے ابوجعفر بھی فتحہ پڑھتے ہیں اور جہاں قالون نے ساکن پڑھا ہے ابوجعفر بھی ساکن پڑھتے ہیں۔ پس ابوجعفر کی اصل سے اگر مخالفت ہے تو باعتبار روایت ورش کے ہے، نہ کہ باعتبار قالون کے۔

نوٹ: یاد رہے کہ شاطبیہ میں یاءات اضافت کے باب میں " یاءات اضافت کی چھ قسمیں بیان ہوئی ہیں ایک وہ کہ ان کے بعد ہمزہ قطعیہ مفتوحہ ہے، دوسری وہ کہ ان کے بعد ہمزہ قطعیہ مکسورہ ہے تیسری وہ کہ ان کے بعد ہمزہ قطعیہ مضمومہ ہے۔ چوتھی وہ کہ ان کے بعد ہمزہ وصلیہ مع لام تعریف کے ہے، پانچویں وہ کہ ان کے بعد ہمزہ وصلیہ منفردہ ہے، چھٹی وہ کہ ان کے بعد ہمزہ کے علاوہ کوئی اور حرف ہے۔

قولہ: لی دین سکن، واخوتی وربی افتح اصلا۔ یعنی ابوجعفر نے تمام باب میں اگرچہ مثل قالون کے یاءات اضافت کو مفتوح یا ساکن پڑھا ہے مگر تین یاءات میں قالون سے اختلاف کیا ہے۔

پہلی جگہ وَلِیَ دِیْنِ سورۃ کافرون میں کہ وَلِیَ کی یاء کو ابوجعفر نے ساکن پڑھا ہے، حالانکہ قالون نے (اور ورش نے بھی) یاء کو مفتوح کر پڑھا ہے، پس ابوجعفر نے اپنی اصل نافع سے دونوں ہی روایتوں کے اعتبار سے مخالفت کی۔

دوسری جگہ وَاِخْوَتِیْ اِنَّ سورۃ یوسف میں یاء کا فتحہ پڑھا ہے، حالانکہ قالون کے لئے اسکان تھا۔

تیسری جگہ وَلَئِنْ رُجِعْتُ اِلٰی رَبِّیْ اِنَّ، فُصِّلَتْ میں کہ ابوجعفر نے یاء کو مفتوح پڑھا ہے۔ حالانکہ قالون کے لئے اس میں فتح واسکان دونوں وجہیں تھیں۔

ابوجعفر کے بعد اب یعقوب کو بیان کرتے ہیں۔

قولہ: واسکن الباب حُملہ یعنی حاءِ حُملہ کے مرموز یعقوب نے یاءِ اضافت کو مطلقاً یاءِ اضافت کی اقسام ستہ مذکورہ میں ساکن پڑھا ہے۔ پس یعقوب نے اپنی اصل کی مخالفت کی ہے۔ آگے استثناء آتا ہے

۵۳ سوى عند لام العرف الا التدا وغيب — مع محياى من بعدى اسمه واحذفن ولا

۵۴ عبادى لا يسمو وقومى افتحا لـه — وقل لعبادى طب فشا ولـه ولا

۵۵ لدى لام عرف نحو ربى عبادى لا الذ — ين أمسنى أتان أهلكنى مـلا

ت: سوائے ان یاءات کے جو لام تعریف کے ساتھ ہیں مگر وہ جو منادی میں ہیں۔ اور سوائے محیای اور من بعدی اسمه کے۔

اور ضرور حذف کر اتباع کرتے ہوئے یعبادی لا کی یاء اضافت کو مرموز یسمو کے لئے اور قومی کو فتح پڑھ۔ یسمو کے لئے۔ نیز فتح پڑھ قل لعبادی کو طب، فشا کے لئے۔

اور فشا کے لئے فتح ہے۔ (از روئے نصرت کے) لام تعریف کے نزدیک جیسے ربی الذی اور عبادی الصالحون: نہ وہ عباد (قبل معرف باللام) جو ندا میں آئے ہیں: اور جیسے مسنی الضر۔ اتانی الکتاب اهلکنی الله۔ حالانکہ یہ سب دلائل قویہ ہیں۔

حل لغات: شعر اول کے شروع ولا بکسر واؤ، ولی بمعنی تبع کا مصدر ہے۔ پس ولا کے معنی ہوں گے۔ متابعة اور دوسرے شعر کے آخر میں ولا بفتح واؤ بمعنی نصرت ہے اور تیسرے شعر کے آخر میں ملا جمع ملاءة ہے بمعنی بڑی سفید چادر، مجازاً دلائل قویہ مراد ہیں۔

ف

قولہ: سوی عند لام العرف یعنی یعقوب نے یاء اضافت کو ساکن پڑھا ہے مگر جو یاء لام تعریف کے ساتھ واقع ہوگی اس کو ساکن نہیں بلکہ مفتوح پڑھیں گے جیسے عہدی الظالمین۔ ربی الذی یحیی و یمیت پس اس قسم میں اصل کے موافق ہیں۔

قولہ: الا التدا یعنی یہی یاء اضافت قبل از لام تعریف اگر منادی میں ہو تو یعقوب اس کو مفتوح نہیں پڑھیں گے بلکہ ساکن ہی پڑھیں گے، اور ایسی یاء اضافت دو جگہ ہے، ایک یا عبادی الذین امنوا ان ارضی واسعة (عنکبوت) دوسری یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم (زمر)

ظاہر ہے کہ اس استثناء کا ذکر ناضروری تھا ورنہ سوی عند لام العرف کے عموم میں یہ دو منادی والی یائیں

بھی داخل ہوکر مفتوح ہوتی ہیں۔

قولہ: وغیر محیای۔ من بعدی اسمہٗ ، عطف ہے ۔ سوی عند لامر العرف پر ، اور اصل قاعدہ واسکن الیاب حملاً سے استثناء ہے ، یعنی یعقوب نے تمام یاءات اضافت کو ساکن پڑھا ہے ، مگر دو جگہ اصل سے اتفاق کرتے ہوئے ساکن نہیں بلکہ فتح پڑھا ہے ایک ومحیای (انعام) ، دوسری من بعدی اسمہ احمد (صف) پس اصل کے موافق ان دونوں کو مفتوح پڑھتے ہیں۔

قولہ: واحذفن ولا عبادی لا یسمو مطلب یہ کہ سرمز یسمو روح کے لئے یا عباد لا خوف علیکم (زخرف) ، کی یاء کو حالین میں حذف کرو۔ عبادی کے ساتھ لفظ لا کا اضافہ تعیین مقام کے لئے ہے تاکہ دوسرے عبادی کے الفاظ مراد نہ لئے جائیں۔ اور روح کے لئے حذف کا حالین میں مراد ہونا ، اطلاق سے ماخوذ ہے۔

رویس کے لیئے کیا ہے ؟ اُن کے لئے اصل کے موافق ، نیز ناظم کے قول واسکن الباب حملا کے مطابق یاء ساکنہ کا حالین میں اثبات ہے ۔

قولہ: وقومی اتخذوا لہ یعنی اسی روح کے لئے ، ان قومی اتخذوا (فرقان) ، کی یاء اضافت کو مفتوح پڑھو۔ اور یہ فتح ابو عمرو بصری کے موافق ہے ، لہٰذا اصل کی موافقت ہوئی مگر اس لئے ذکر کیا کہ اس کو واسکن الباب حملا کے عموم میں داخل نہ سمجھ لیا جائے ۔ البتہ رویس کے لئے یہ مستثنیٰ نہیں بلکہ ساکن ہے ۔ آگے فتح پر عطف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

قولہ: وقل لعبادی طب فتا یعنی طِبْ اور فتا کے سرموزین رُویس اور خلف کے لئے قل لعبادی الذین امنوا یقیموا الصلوٰۃ (ابراہیم) ، کی یاء اضافت کو فتح پڑھو۔ جب کہ روح کے لئے اسکان ہے۔

اور اصل یعنی ابو عمرو بصری نے اس یاء اضافت کو فتح پڑھا ہے ۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ ناظم نے رویس کے لئے فتح کیوں بیان کیا ، جب کہ فتح اصل کے بھی موافق ہے ، اور سوی عند لامر العرف سے فتح مفہوم تھا لہٰذا رویس کے لئے فتح بیان کرنا ایک غیر ضروری بات ہے ۔

بعض شارحین نے اس اعتراض کا یہ جواب دیا کہ رویس کے لئے فتح بیان کرنے سے غرض دراصل مفہوم مخالف بیان کرنا ہے کہ رویس نے فتح پڑھا اور روح نے فتح نہیں پڑھا ، اس طرح روح کے لئے یاء کا اسکان نکل آیا ۔

مگر جواب کمزور ہی ہے ، گفتہ آید در حدیث دیگراں کے بجائے صاف بات یہ ہے کہ ناظم کو روح کی قراءت یعنی اسکان یاء کو بصراحت بیان کرنا ضروری تھا کیونکہ استثناء سے خروج روح نے ہی کیا ہے اور رویس اصل کے مطابق ہیں ان سے تعرض کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ (عبدالفتاح القاضی رحمۃ اللہ)

قولہ: وَلَہٗ وَلِہٖ لدیٰ بِھِمْ عُرِفْ الخ مطلب یہ کہ لہٗ کی ضمیر کے مرجع خلفؔ نے اُن یاءات اضافت کو اپنی اصل کے خلاف فتح کے ساتھ پڑھا ہے جن کے بعد لام تعریف ہو۔ ایسی یاءات قرآن مجید میں کل چودہ ہیں جیسا کہ ہم عنقریب اُن کی تفصیل بیان کریں گے۔

یاءِ اضافت قبل لام تعریف کی ناظم نے پانچ مثالیں دی ہیں۔ اوّل رَبِّیَ دوسری عِبَادِیَ اور پھر عبادی کے ساتھ بطور جملہ معترضہ لا الندا کہا مطلب یہ کہ جو عبادی قبل از لام تعریف، منادی ہے وہ خلفؔ کے لئے مفتوح نہیں بلکہ اصل کے مطابق ساکن ہی ہے، اور یہ عِبَادِیْ جو منادی ہے قرآن میں دو جگہ ہے۔ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (عنکبوت) اور یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا (زمر) تیسری مثال مَسَّنِیَ چوتھی اٰتٰنِیَ پانچویں اَھْلَکَنِیَ۔

یاءات جو قبل از لام تعریف قرآن مجید میں آئی ہیں کل چودہ ہیں جن میں سے بارہ پر خلفؔ نے فتح پڑھا ہے اور دو عبادی جو منادی واقع ہوئے ہیں، خلفؔ کے لئے اصل کے موافق ساکن ہی ہیں۔ جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہے

(چودہ یاءاتِ اضافت قبل از لام تعریف :- عھدی الظالمین، ربی الذی یحیی ویمیت۔ (دونوں بقرہ میں)، حرم ربی الفواحش، ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون (دونوں اعراف میں)، قل لعبادی الذین امنوا (ابراہیم) اٰتانی الکتاب (مریم) مسنی الضر۔ عبادی الصالحون (دونوں انبیاء میں)، یاعبادی الذین امنوا (عنکبوت)، عبادی الشکور (سبا)، مسنی الشیطن (ص)، ان ارادنی اللہ بضر، یاعبادی الذین اسرفوا (دونوں زمر میں)، ان اھلکنی اللہ (ملک)،

شارح سمنودی فرماتے ہیں کہ ناظم نے جو مثال اٰتٰنِ دی ہے، اس سے اٰتانی الکتاب (مریم) مراد ہے، اور اٰتٰنِ یَ اللہ (نمل) مراد نہیں ہو سکتا، کیونکہ یہ یاء غیر مرسوم ہے اس کا ذکر آئندہ باب الزوائد میں آرہا ہے

ایسے ہی قل یاعباد الذین امنو (زمر) کی یاء بالاتفاق وصلاً وقفاً محذوف ہے۔ اور عباد الذین یستمعون القول (زمر) میں بھی حالتین میں یاء محذوف ہے، کیونکہ مرسوم نہیں، البتہ یعقوب اس کو وقف میں ثابت رکھتے ہیں۔ یاءات زوائد میں انشاء اللہ اس کا ذکر آرہا ہے۔

اَلْيَاءَاتُ الزَّوَائِد

علمارِ قرآءت کے نزدیک وہ یارات زوائد کہلاتی ہیں جو مصاحفِ عثمانی میں مرسوم نہیں ہوئیں مگر تلاوت میں کسی نہ کسی امام کے لئے باقی ہیں۔ زائد عن الرسم ہونے کے باعث ان کو زوائد کہا جاتا ہے۔

یارِ اضافت اور یارِ زائدہ میں چار فرق ہیں۔

اول یہ کہ یارِ زائدہ اسمار میں ہوتی ہے جیسے الداعِ ، الجوار اور افعال میں بھی ہوتی ہے جیسے یومَ یاءتِ ، واللیل اذا یسرِ مگر حروف میں نہیں ہوتی۔ اور یارِ اضافت اسمار ، افعال اور حروف تینوں میں ہوتی ہے۔

دوسرے یہ کہ یارِ زائد مرسوم فی المصاحف نہیں ہوتی ، بخلاف یارِ اضافت کے کہ وہ مرسوم ہوتی ہے۔

تیسرے یہ کہ یاراتِ زوائد میں قرار کا اختلاف بین الحذف والاثبات دائر ہوتا ہے ، اور یاراتِ اضافت میں اُن کا اختلاف بین الفتح والاسکان دائر ہوتا ہے۔

چوتھے یہ کہ یاراتِ زائدہ حروف اصلیہ کے اعتبار سے کبھی اصلی ہوتی ہے جیسے الداعِ اور کبھی زائد جیسے وَعِیدِ بخلاف یاراتِ اضافت کے کہ وہ ہمیشہ زائد ہی ہوتی ہیں۔

اصولی بات یہ ہے کہ جو یاراتِ زوائد ابو جعفر کے لئے ثابت ہوں گی ان کو وہ صرف حالت وصل میں پڑھیں گے وقف میں نہیں۔ اور یعقوب اپنی یاراتِ زائدہ کو دونوں حالتوں میں باقی رکھیں گے۔ اور خَلَفْ حالین میں حذف کریں گے مگر کہیں کہیں اس کے خلاف بھی ہوگا۔

اور یاراتِ زوائد کبھی وسطِ آیت میں ہوتی ہیں اور کبھی رؤس آیات میں ، جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا۔

(شیخ عبدالفتاح القاضی رحمہ اللہ)

۵۶ وَتُثْبَتُ فِی الْحَالَیْنِ لَا یَتَّقِیْ بِیُوْ ... سُفِ حُزْ کَرُؤُسِ الْاٰیِ وَالْحُبْرُ مُوصِلَا

ت : اور یاراتِ زوائد حالین میں مرموز حُزْ کے لئے ثابت رکھی جائیں گی مگر لفظ یتقی میں نہیں جو یوسف میں ہے۔ جیسا کہ رؤس آیات میں یاراتِ زوائد کو ان (یعنی مرموز حُزْ) کے لئے ثابت رکھا جائے گا اور مرموز الْحُبْر ثابت رکھتے ہیں یاراتِ زوائد کو صرف وصل کرتے ہوئے۔

٥٧ ۲ يُوَافِقُ مَا فِي الْحِرْزِ فِي الدَّاعِ وَاتَّقُوْ نِ تَسْأَلْنِ تُؤْتُوْنِ كَذَا اخْشَوْنِ مَعْ وَلَا

ت: اَلْجَحْ موافق ہیں (یعقوب کے ساتھ) ان تمام یاءات زوائد کو ثابت رکھنے میں جو حرز الامانی میں داؤن کی اصل ابوعمرو بصری کے لئے) بیان کی گئی ہیں۔ یعنی الدّاع اور اِتّقونِ ، تَسْأَلْنِ تُؤْتُوْنِ اسی طرح اِخْشَوْنِ میں جو لفظ وَلَا کے ساتھ ہے۔

٥٨ ۳ وَاَشْرَكْتُمُوْنِ الْبَادِ تُخْزُوْنِ قَدْ هَدَا نِ وَاتَّبِعُوْنِي ثُمَّ كِيدُوْنِ وُصِّلَا

ت: اور اَشْرَكْتُمُوْنِ ، اور اَلْبَادِ ، تُخْزُوْنِ ، قَدْ هَدَانِ وَاتَّبِعُوْنِي اور ثُمَّ كِيدُوْنِ (کہ یہ تمام ابوجعفر کے لئے) وصل میں پڑھی گئی ہیں۔

٥٩ ۴ دَعَانِي وَخَافُوْنِي وَقَدْ زَادَ فَاتِحًا يُرِدْنِ بِحَالَيْهِ وَتَتَّبِعَنْ اِلَى

ت: دَعَانِيْ اور خَافُوْنِيْ اور مرموز اَلَا نے ان مذکورہ یاءات پر (دو یاء کا) اضافہ کیا ہے، اور یہ دونوں یاءات حالین میں پڑھتے ہیں کہ وصل میں فتحہ (اور وقف میں ساکن) پڑھتے ہیں۔ اِنْ يُرِدْنِ اور تَتَّبِعَنِ

ف: قولہ وَتَثْبُتُ فِي الْحَالَيْنِ الخ مطلب یہ ہے مرموز حا یعقوب نے ان تمام یاءات زوائد کو پڑھا ہے جو حرز الامانی میں ہیں، عام اس سے کہ ان کو اہل سما نے پڑھا ہو جیسے الا تتبعن یا ان کو نافع اور بصری نے باقی رکھا ہو جیسے وَمَنِ اتَّبَعَنِ یا کسی اور قاری و راوی نے پڑھا ہو جیسے وَتَقَبَّل دعاء یا اس کو ثابت رکھنے میں صرف کوئی ایک قاری منفرد ہو جیسے المتعال یا کوئی ایک راوی منفرد ہوا ہو جیسے فَحَقَّ وَعِيْدِ۔)

اور عام اس سے کہ یہ یاءات وسط آیات میں واقع ہوئی ہوں جیسے اوپر کچھ مثالیں آئیں یا رؤس آیات میں ہوں جیسے اَكْرَمَنِ ، اَهَانَنِ۔

پس یعقوب حالین میں ان تمام یاءات کو پڑھتے ہیں جن کو امام شاطبی باب یاءات الزوائد میں لائے ہیں۔

قولہ: لا يتقي بيوسف حُسن یعنی امام شاطبی کی بیان کی ہوئی یاءات زوائد میں سے یعقوب کے لئے مَنْ يَتَّقِي : یوسف، کی یاء زائدہ وقف و وصل میں کسی وقت بھی نہیں پڑھی جاتی ہے۔ یعنی لا يُثْبِتُ

یٰٓاءُ یتقی لمرموز حُز لہذا سمجھنا چاہیئے کہ یَتّقی کی یاء کو صرف قنبل پڑھتے ہیں۔

(اور شارح عبدالفتاح قاضی نے اس استثناء کے ذیل میں کہا کہ یعقوب کے لئے حرز الامانی کی بیان کردہ باسٹھ یاءات زوائد میں سے چار مستثنیٰ ہیں۔

ایک یتقی (یوسف) دوسرے فَمَآ اٰتٰنِ اللّٰہ حین" (نمل) جس کا استثناء خود ناظم اس باب کے پچھلے شعر میں واٰتٰنِ فمل یُسر وصل میں بیان کریں گے تیسرے مَن نّعْ (یوسف) کہ اس کو یعقوب بسکون عین پڑھتے ہیں۔ یَرْتَعْ نہیں پڑھتے ہیں۔ چوتھے فَبَشِّرْ عِبَادِ (زمر) پس اس عِبَادِ کی یاء زائدکو یعقوب وصل میں التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے نہیں پڑھتے، اگرچہ وقف میں باعتبار رأس الآیت ہونے کے پڑھتے ہیں۔)

قولہ: کَسَرُوسِ الْاٰیِ یعنی یعقوب نے حرز الامانی میں مذکور تمام یاءات زوائد کو تو پڑھا ہی ہے خواہ وہ اثناء آیات میں ہوں یا رؤس آیات میں، لیکن قرآن مجید کی دیگر تمام رؤس آیات کی یاءات زائدہ کو بھی حالین میں پڑھا ہے اگرچہ ان کو شاطبی نے بیان نہیں کیا کیونکہ وہ سبعہ قراءات میں کسی کے لئے پڑھی نہیں گئی۔ حاصل یہ کہ ناظم کرؤس الآیِ وسیع معنی میں بول رہے ہیں۔[1]

---

[1] علماء قراءت نے حسب ذیل کلمات میں ان یاءات زوائد کا شمار کیا ہے۔ تین سورۃ البقرہ میں فارھبون فاتقون، ولا تکفرون۔ آل عمران میں واطیعون۔

اعراف میں فلا تنظرونِ، یونس میں فلا تنظرونِ ہود میں ثم لا تنظرونِ۔ یوسف میں تین جگہ فَاَرسلونِ، ولا تقربون، اَنْ تُفَنِّدُوْنِ۔ رعد میں چار جگہ المتعالِ۔ والیہ متابِ فکیف کان عقابِ، والیہ مآبِ، ابراھیم میں دو وخاف وعید وتقبل دعاءِ۔ حجر میں دو فلا تفضحونِ، ولا تخزونِ، نحل میں دو فاتقون، فارھبون۔ انبیاء میں تین فاعبدونِ دو جگہ اور فلا تستعجلونِ، حج میں فکیف کان نکیر، مومنون میں چھ بما کذبونِ دو جگہ، فاتقونِ، اَن یحضرونِ، ربِّ ارجعون، ولا تکلمونِ، شعراء میں سولہ، ان یکذبونِ، ان یقتلون، سیھدینِ، فھو یھدینِ، ویسقینِ، ویشفینِ ثم یحیینِ، واطیعون آٹھ جگہ، ان قومی کذبونِ، نمل میں حتی تشھدون قصص میں دو اَن یقتلون ان یکذبونِ عنکبوت میں فاعبدونِ۔ سبا میں نکیر کان نکیرِ۔ فاطر میں بھی فکیف کان نکیرِ، یٰسٓ میں دو ولا ینقذونِ۔)

قولہ وَالْجَرُ مُوْصِلاً يُوَافِقُ مَا فِي الْحِرْزِ الخ یعنی ابوجعفر سوائے الجَوَ لیعقوب کی موافقت کرتے ہیں۔ ان یاءاتِ زائدہ کو وصل میں ثابت رکھنے پر جن کو یعقوب، اپنی اصل ابوعمرو بصری کی موافقت میں وصل و وقف میں ثابت رکھتے ہیں اور جن کو حرز الامانی میں ابوعمرو بصری کے لئے شمار کیا گیا ہے

(فاسمعونِ۔ صافات میں ۲ دو لتردینِ۔ سیھدینِ۔ ص میں ۲ دو لما یذوقوا عذابِ۔ فحق عقابِ زمر میں فاتقونِ۔ غافر میں تین یوم التلاقِ۔ یوم التنادِ، فکیف کان عقابِ۔ زخرف میں ۲ دو سیھدینِ واطیعونِ۔ دخان میں دو ۲ اَن ترجمونِ، فاعتزلونِ، قٓ میں وعیدِ ۲ دو جگہ۔ ذاریات میں تین، لیعبدونِ ان یُطعِمُونِ، فلا تستعجلونِ۔ قمر میں ونذرِ ۶ چھ جگہ۔ ملک میں ۲ دو کیف نذیرِ۔ فکیف کان نکیرِ نوح میں وَاَطیعونِ۔ المرسلات میں فکیدونِ۔ فجر میں ۴ چار اذا یَسْرِ، جابوا الصخر بالوادِ، فیقول ربی اکرمنِ، فیقول ربی اھاننِ کافرون میں وَلِیَ دینِ)

شرح الایضاح

عبدالفتاح قاضیؒ

(اور وہ یہ ہیں :- اجیب دعوۃ الداعِ (بقرہ) یوم یدع الداعِ (قمر) واتقونِ یا اولی الالباب (بقرہ)، فلا تسئلنِ ما لیس لک بہ علم (ہود) حتی تؤتونِ موثقا (یوسف) واخشونِ ولا تشتروا[1] (مائدہ) بما اشرکتمونِ من قبل (ابراہیم) سواء ن العاکف فیہ والبادِ (حج)، ولا تخزونِ فی[2] ضیفی (ہود) وقد ھدانِ[3] (انعام) فلا تمترنّ بہا واتبعونِ[4] (زخرف)، ثم کیدونِ (اعراف) دعوۃ الداعِ اذا دعانِ (بقرہ)، وخافونِ ان کنتم مومنین (آل عمران)

پس ابوجعفر، ان یارات کو فقط وصل میں ثابت رکھتے ہیں اور یعقوب وصل و وقف دونوں حالتوں میں۔

قولہ: وقد زاد فاتحنا یردن بمالیہ وتتبعن الا یعنی مذکورہ یارات تو وہ تھیں جن کو ابوجعفر نے یعقوب کے ساتھ موافقت کرتے ہوئے بحالتِ وصل پڑھا ہے اور دو یا زائدہ ایسی ہیں کہ مرموز الا ابوجعفر نے یعقوب پر ایک قسم کے اضافہ (یا با الفاظ دیگر قدرے مخالفت) کے ساتھ پڑھا ہے۔ ایک اِن یُرِدْنِ الرحمن (یٰس) میں دوسرے اَلّا تَتَّبِعَنِ (طٰہٰ) میں کہ ان دونوں میں یار زائدہ کو حالین میں پڑھا ہے۔ مفتوح وصل میں، اور ساکن وقف میں۔ جبکہ یعقوب دونوں میں سے پہلی یار کو وصل میں ساکن ہونے کے باعث التقاءِ ساکنین کی وجہ سے حذف کرتے ہیں اور وقف میں ساکن پڑھتے ہیں اور دوسری یار کو وصل و وقف میں ساکن پڑھتے ہیں۔

(البدور الزاہرہ، للقاضی)

---

[1] واخشونِ کو وَلا کے ساتھ اس لئے مقید کیا تاکہ واخشونی ولأتم نعمتی (بقرہ) نکل جائے کیونکہ یہ یا حالین میں تمام قرار کے لئے پڑھی جاتی ہے۔ نیز تاکہ واخشونِ الیوم (مائدہ) بھی نکل جائے، جو حالین میں تمام قرار کے لئے محذوف ہوتی ہے سوائے یعقوب کے کہ وہ اسکو وقف میں ثابت رکھتے ہیں۔

[2] اور فاتقوا اللہ ولا تخزونِ (حجر) کی یار تمام قرار کے لئے حالین میں محذوف ہوتی ہے سوائے یعقوب کے کہ وہ اس کو حالین میں پڑھتے ہیں۔

[3] اس میں قد قید احترازی ہے، تاکہ قل اننی ھدانی ربی (انعام) نکل جائے۔ ایسے ہی او تقول لو أن اللہ ھدانی (زمر) نکل جائے کیونکہ یہ دونوں یار تمام قرار کیلئے وصلاً و وقفاً پڑھی جاتی ہیں اور مرسوم ہیں۔

[4] اور فاتبعونی یحببکم اللہ (آل عمران) کی یار تمام قرار کیلئے بوجہ مرسوم ہونے کے حالین میں پڑھی جاتی ہے۔

۳۶ تَلَاقِ التَّنَادِ ئ بِن عِبَادِ اتَّقُوا طُمَى — دُعَاءِ اِثْلُ وَاحْذِفْ مَعَ تُمِدُّونَنِي فُلَا

ت: اور اضافہ کیا ہے یاء زائدہ کا مِنْ نے اَلتَّلَاقِ اور اَلتَّنَادِ میں ۔ اور اضافہ کیا ہے ۔ طُمَى نے یا عِبَادِ فَاتَّقُونِ میں اور اضافہ کیا ہے ۔ اُثْلُ نے دُعَاءِ میں اور فُلَا کے لئے دُعَاءِ اور ساتھ ہی تُمِدُّونَنِ میں حذف کر یاء زائدہ کو ۔

ف: یعنی مرموز مِنْ ابن وردان نے یاء زائدہ کو لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ، اور اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ (دونوں غافر میں) میں مثل ورش بحالت وصل ثابت رکھا ہے ۔ یاد رہے کہ یہ مفہوم وَقَدْ زَادَ کے تحت میں ہونے کی وجہ سے نکلا ہے ، جو اوپر کے شعر میں گذرا ہے ۔

ابن وردان کی تخصیص سے یہ نکلا کہ ابن جماز دونوں لفظوں میں یاء زائدہ کو مثل قالون وصل و وقف میں حذف کرتے ہیں اور اسی طرح خلف بھی ۔ اور یعقوب اپنے اصل کے مطابق دونوں جگہ حالین میں اثبات کرتے ہیں ، کیونکہ دونوں رأس الآیت ہیں ۔

قولہ: عِبَادِ اتَّقُوا طُمَى یعنی مرموز طا رویس نے لفظ عباد کی یاء کو یا عِبَادِ فَاتَّقُونِ (زمر) میں حالین میں ثابت رکھا ہے ۔ اور رویس کے لئے جو اثبات فی الحالین کہا گیا ہے وہ ان کے شیخ یعقوب کے اصول کی وجہ سے ہے کہ وہ اثبات فی الحالین کرتے ہیں ۔

جبکہ یٰعِبَادِ کی یاء کو روح ابوجعفر اور خلف حالین میں حذف کرتے ہیں ۔

قولہ: دُعَاءِ اِثْلُ یعنی مرموز ہمزہ ابوجعفر نے رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ (ابراہیم) میں دُعَاءِ کی یاء زائدہ کو مثل ورش وصل میں ثابت رکھا ہے گویا ابوجعفر نے اپنی اصل سے باعتبار روایت قالون تخلف کیا ہے یہاں بھی وَقَدْ زَادَ کے تحت ہونے کی وجہ سے ابوجعفر کے لئے اثباتِ یاء زائدہ کا مفہوم لیا گیا ہے ۔

قولہ: وَاحْذِفْ مَعَ تُمِدُّونَنِي فُلَا یعنی مرموز فا خلف کے لئے وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ میں اور ساتھ ہی تُمِدُّونَنِ (نمل) میں دونوں جگہ یاء زائدہ کو حالین میں حذف کرو ۔ اس طرح خلف نے دونوں جگہ اصل کے خلاف کیا ہے ۔

نوٹ: اور ادغام کبیر کے باب میں گذر چکا ہے کہ خلف اَتُمِدُّونَنِ کے نون کو اظہار سے پڑھتے ہیں ۔ قولہ فُلَا یعنی یا فلان ترخیم اور حرفِ ندا کے حذف کے ساتھ ۔

۱۸۱ وَاٰتٰانِ نَمْلِ يُسْرُ وَصْلِ ، وَتَمَّتِ الْاُصُوْلُ بِعَوْنِ اللّٰهِ دُرًّا مُفَصَّلاً

ت : اور نمل والے اٰتٰانِ میں یُسْ کے لیے وصل میں حذفِ یاء ہے۔
اور اصول پورے ہو گئے اللہ کی مدد سے جو الگ الگ پروئے ہوئے موتیوں کی طرح ہیں۔

ف : وَاٰتٰانِ نَمْلِ يُسْرُ وَصْلِ ، یعنی مرموز یُسْ روح ، فَمَا اٰتٰانِ اللّٰهُ جو نمل میں ہے ۔میں یاء زائدہ کو وصل میں حذف کرتے ہیں کیونکہ ان کی روایت میں یاء زائدہ ساکن ہے لہذا وصل میں اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گی البتہ وقف میں ان کے شیخ یعقوب کے اصول کے مطابق ضرور باقی رہے گی اور رُویس کی راویت میں اصل کے مطابق چونکہ مفتوح ہے لہذا وصل و وقف دونوں میں باقی رہے گی ، یعنی وصل میں مفتوح اور وقف میں ساکن
اور ابو جعفر نے وصل میں اپنی اصل کے مطابق مفتوح پڑھا ہے اور وقف میں یاء کو حذف کیا ہے جبکہ خلف اپنی اصل کے مطابق دونوں حالوں میں حذف کرتے ہیں

اور فبشر عباد الذین (زمر) میں ابو جعفر اور خلف وصل و وقف میں یاء کو حذف کرتے ہیں۔
جبکہ یعقوب اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے وصل میں تو حذف ہی کرتے ہیں مگر وقف میں باقی رکھتے ہیں۔
اور اس پورے باب میں یہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے کہ خلف نے ہر جگہ اپنی اصل کے خلاف کرتے ہوئے یاء زائدہ کو وصلاً وقفاً حذف ہی کیا ہے۔

تمت الاصول ، وللہ الحمد

سورۃ البقرۃ

١/٦٢ حُرُوفُ التَّهَجِّیْ افْصِلْ بِسَکْتٍ کَمَا أَلِفْ   أَلَا یَخْدَعُوْنَ اعْلَمُوْ حِجِّیْ وَاِشْمَامًا طِلَا

٢/٦٣ بِقِیْلَ وَمَا مَعَهُ وَیُرْجِعُ کَیْفَ جَا   اِذَا کَانَ لِلْاُخْرٰی فَسَمِّ حُلًی حَلَا

ت: حروفِ تہجی کو الگ الگ پڑھ سکتے کے ساتھ۔ جیسے حا، ء، الف الٓمٓ کے لئے۔ اور یَخْدَعُوْنَ پڑھ اِعْلَمُوْ اور حِجِّیْ کے لئے اور اشمام کر طِلَا کے لئے قِیْلَ اور ان تمام لفظوں میں جو اس کے ساتھ آئے ہیں اور لفظ یُرْجِعُ جس طرح بھی آئے، جب وہ آخرت کے لئے ہو تو اس کو معروف پڑھ حُلًی کے لئے۔

ف: قولہ حُرُوْفُ التَّهَجِّیْ افْصِلْ بِسَکْتٍ کَمَا الف الٓمٓ یعنی مرموز اَلَا ابوجعفر کے لئے سورتوں کے اوائل میں واقع حروف مقطعات کو سکتے کے ساتھ علیحدہ علیحدہ پڑھو، خواہ ایک حرف ہو، جیسے قٓ، صٓ، یا زیادہ ہوں جیسے الٓمٓ، الٓمٓصٓ، کٓھٰیٰعٓصٓ، اور اس سے یہ لازم آیا کہ تمام حروف کا مابعد میں ادغام یا اخفاء ختم ہو جائے گا مثلاً طٰسٓمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔

میتر یاد رہے کہ چونکہ حروفِ مقطعات اور کلمۂ قرآنی میں بھی سکتہ کیا جائے گا تو طٰسٓ تِلْکَ میں اخفا نہ ہوگا، اور الٓمٓ اللّٰہُ میں نہ میم پر حرکت پڑھی جائے گی اور نہ لفظ اللہ کا ہمزۂ وصل حذف ہوگا۔

قولہ: یَخْدَعُوْنَ اعْلَمُوْ حِجِّیْ مطلب یہ کہ ابوجعفر اور یعقوب نے وَمَا یَخْدَعُوْنَ کو یا اور دال کے فتحہ اور دونوں کے درمیان خاء ساکنہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ جیسا کہ وزنِ بیت سے ظاہر ہے۔

آیت ہے: یُخَادِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اول کو تمام قراء نے یخادعون پڑھا ہے۔ دوسرے میں اختلاف ہوا ہے۔ علامہ شاطبی نے وَمَا

کی قید کے ساتھ اختلاف بتایا ہے کہ سما نے یخادعون اور کوفیین وشامی نے یخدعون پڑھا ہے مگر علامہ جزری نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے تعیین لفظ پر کسی اشارے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

حاصل یہ کہ ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوئے اور خلف نے اصل کی موافقت کرتے ہوئے تینوں نے وَمَا یَخْدَعُونَ پڑھا ہے۔

قولہ : واشمم طِلْ بقِیلَ وَمَا معه یعنی رویس نے قِیلَ کو جہاں کہیں ہو کسرہ میں ضمہ کے اشمام کے ساتھ روایت کیا ہے اور یہی صورت ان باقی افعال میں بھی روایت کی ہے جن کو شاطبی نے قیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور وَمَا معه کا یہی مطلب ہے وہ افعال یہ ہیں غِیضَ، جِیءَ، حِیلَ، سِیقَ، سِیءَ، سِیئَتْ

رویس کے علاوہ باقی دو اماموں اور روح نے اپنے اصول کی موافقت کی ہے۔ پس پہلے پانچ میں تو سب نے کسرۂ خالصہ پڑھا ہے اور چھٹے (سِیءَ، سِیئَتْ) میں ابوجعفر نے رویس کے مثل اشمام کیا ہے اور خلف و روح نے خالص کسرہ ہی پڑھا ہے۔

یہ اشمام قیس اور اسد کی لغت ہے جبکہ باقی قبائل عرب میں کسرۂ خالص بولا گیا۔ (ایضاح ص ۶۳)

قولہ : وَیُرْجِعُ کَیْفَ جاء الخ مطلب یہ کہ یعقوب نے لفظ یُرْجِعُ میں علامت مضارع کو مفتوح اور جیم کو مکسور بصیغۂ معروف پڑھا ہے۔ خواہ علامت مضارع یا ہو یا تا ہو جیسے وَإِلَیْهِ یَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ اور جیسے وَإِلَى اللَّهِ تَرْجِعُ الْأُمُورُ، اور خواہ اسم ظاہر کی طرف مسند ہو جیسا کہ مثالیں گذریں یا ضمیر کی طرف اسناد ہو مثلاً ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ۔ مگر شرط یہ ہے کہ مضمون رجوع الی اللہ تعالیٰ فی الآخرۃ کا ہو، جیسا کہ گذشتہ مثالوں میں ہے۔ یہی مطلب ہے ناظم کے قول إذا كان۔ لِلْأُخْرَى کا۔ لہٰذا اگر یہ مضمون نہ ہو تو تمام قراء بلا اختلاف صیغۂ معروف ہی پڑھتے ہیں مثلاً وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ اور أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّنَ الْقُرُونِ أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ اسی طرح صُمٌّ بُكْمٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ وغیرہ۔

نوٹ : اور اس کی سادہ سی پہچان یہ ہے کہ جس جگہ حفص کے لئے یُرْجَعُونَ یا یُرْجَع بالضم ہے وہاں یعقوب کے لئے بالفتح معروف ہے اور جس جگہ حفص کے لئے بالفتح ہے وہاں سب کے لئے بالفتح معروف ہی ہے۔ جیسا کہ مثالوں سے واضح ہے۔

۶۴ وَالْاَمْرَ اتْلُ وَاعْكِسْ اَوَّلَ الْقَصَصِ وَهُوَ هِيْ
يُمِلَّ هُوَ ثُمَّ هُوَ اسْكِنَا اُدْ وَحِمْلَهُ

۶۵ فَحَرِّكْ وَاَيْنَ اضْمُمْ مَلٰٓئِكَةُ اسْجُدُوا
اَزَلَّ فَشَا لَاخَوْفَ بِالْفَتْحِ حُوِّلَا

ت: اور اُتْلُ کے لئے اَلْاَمْرُ والے يَرْجِعُ کو اسی طرح پڑھ اور اس کا اُلٹ کہا اول قصص میں اور هُوَ اور هِيَ اور يُمِلَّ هُوَ اور ثُمَّ هُوَ کو اُدْ کے لئے باسکان ھا پڑھ اور حِمْلَهُ کے لئے ھا متحرک ہی پڑھ اور اَيْنَ کے لئے (ہر جگہ) مَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا کو بضم تا پڑھ۔ اور فَشَا کے لئے اَزَلَّ ہے اور حُوِّلَا کے لئے لَاخَوْفَ (ہر جگہ) بالفتح فا میں تبدیل کیا گیا ہے۔

ف: قولہ وَالْاَمْرَ اتْلُ یعنی ابوجعفر نے والیہ یرجع الامر کلہ (ہود) کو بفتح یا و کسر جیم معروف پڑھا ہے، یعقوب کی قراءت کے مثل۔

قولہ واعکس اول القصص یعنی سورۂ قصص کے اول میں وظنوا انهم الینا لا یرجعون کو ابوجعفر ہی کے لئے اُلٹ کر و یعنی مجہول پڑھو۔ بضم یا و فتح جیم۔ مطلب یہ ہے کہ ہود اور قصص میں ابوجعفر نے اصل کے خلاف پڑھا ہے۔ اور ان دو کے علاوہ ہر جگہ اصل کے موافق ہی پڑھا ہے۔

ناظم نے خلف کے لئے کچھ نہیں فرمایا کیونکہ وہ ہر جگہ اصل کے موافق ہیں۔

قولہ: وھو وھی الخ ابوجعفر نے ضمیر مفرد مذکر اور مفرد مؤنث میں ھا کو ساکن پڑھا ہے، پہلے واؤ ہو مثلاً وهو الله وهي تجري بهم یا فا ہو مثلاً فهو وليهم۔ فهي كالحجارة یا لام ہو جیسے لهو الغني لهي الحيوان۔

ان يمل هو (البقرہ) میں بھی هو کو سکون ھا سے پڑھا ہے اور قصص میں ثم هو يوم القيمة میں بھی سکون ہی پڑھا ہے۔

قولہ وحملہ فحرك یعنی حملہ کے مرموز یعقوب نے ضمیر کی ھا کو حرکت ضمہ (ھُو میں)

اور کسرہ (یعنی ہیں) کے ساتھ پڑھا ہے۔

حاصل یہ کہ ابوجعفر اور یعقوب دونوں اپنی اصل کے خلاف پڑھتے ہیں۔

نوٹ : ناظم نے مطلق حرکت کہا، ضمہ اور کسرہ کی بات کو اعتماداً علی الشہرت بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

قولہ وایت اضمم ملائکۃ اسجدوا امر اَیْت کے مرموز ابوجعفر کے لئے مَلٰئِکَۃ کی تا، کو مضموم پڑھو جب یہ اُسْجُدُوا سے پہلے واقع ہو قرآن میں یہ صورت پانچ جگہ ہے، بقرہ، اعراف اسراء، کہف، طٰہٰ، پانچوں میں تا مضموم ہوگی۔

قولہ اَزَلَّ فَتًا خلف نے فَاَزَالَهُمَا الشَّيْطٰنُ عنها پڑھا جبکہ اصل[1] میں فَاَزَلَّهُمَا تھا

قولہ لاخوف بالفتح حولا یعنی مرموز حا یعقوب نے لاخوفَ عَلَيْهِمْ بفتح فا پڑھا ہے اور تنوین کے ساتھ نہیں پڑھا۔ قرآن میں جہاں بھی واقع ہو۔

٥
٦٦ وَعَدْنَا اقْتُلْ بَارِئُ بَابِ يَامُرُاَتِمْ حُمُ

اُسَارٰى فِدَاتُخِفَتُ الْاَمَانِيُّ مُسْجَلَا

٦
٦٧ اَلَا يَعْبُدُوا خَاطِبْ فِشَا يَعْمَلُوْنَ قُلْ

حَوٰى قَبْلَهُ اَصْلٌ وَبِالْغَيْبِ فُقْ حَلَا

ت : وَعَدْنَا پڑھ اُتْلُ کے لئے۔ حُمُ کے لئے بَارِئُ اور يَامُرُ کے باب میں اتمام حرکت کر۔ فِدا کے لئے اُسَارٰى ہے۔ اَلَا کے لئے اَلْاَمَانِيّ میں مطلقاً تخفیف ہے۔ فَشَا کے لئے لا یعبدون میں خطاب پڑھ، حوٰی کے لئے يَعْمَلُوْنَ قُلْ میں خطاب پڑھ اور اس سے پہلے یعملون میں اصل کے لئے خطاب پڑھ اور فُقْ حَلَا کے لئے اسکو غیب کے ساتھ پڑھ۔

ف : قولہ، وَعَدْنَا اُتْلُ یعنی ابوجعفر نے وَاِذْ وٰعَدْنَا (البقرہ) وواعدنا موسی ثلاثین (اعراف) وواعدناکم جانب الطور الایمن (طٰہٰ) کو تینوں جگہ وَعَدْنَا بغیر الف پڑھا ہے۔

---

[1] یعنی امام حمزہ کے لیے۔

نوٹ: واضح ہو کہ لفظ قُلْ رمز نہیں بلکہ یَعْمَلُوْنَ کی تعیین کے لیے لایا گیا ہے۔
قولہ: قبلہ اصل یعنی ابو جعفر نے مذکورہ یعملون سے پہلے یعملون کو تا خطاب سے پڑھا ہے یعنی وما اللہ بغافل عما تعملون اُولٰئِكَ
قولہ: وبالغیب فوق حلا یعنی خلف اور یعقوب نے اس دوسرے یعملون کو یا غیب سے پڑھا ہے، گویا اس لفظ میں تینوں آئمہ نے اصل سے خلاف کیا ہے۔

۶۸ وَقُلْ حَسَنًا مَعْهُ تُفَادُوا وَنُنْسِهَا

وَتَسْأَلُ حَوَى وَالضَّمُّ وَالرَّفْعُ اُصِّلَا

ت: اور کہو حَسَنًا۔ اُس کے ساتھ ہی تُفَادُوهُمْ اور نُنْسِهَا اور وَلَا تَسْئَلُ (پیسب) حَوَى کے لئے ہے اور ضمہ اور رفع اُصِّلَا کے لئے ہے۔

ف: قولہ وقل حسنا الخ حَوَى کے مرموز یعقوب نے وقولوا للناس حَسَنًا بفتح الحاء والسین اور تُفَادُوهُمْ کو بضم تا و فتح فا و الف بعد فا پڑھا ہے۔ اور نُنْسِهَا بضم نون اوّل، وکسر سین، بغیر ہمزہ، اسی طرح وَلَا تَسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِيْمِ، میں صیغہ نہی، جیسا کہ نافع نے پڑھا ہے۔

ناظم نے یہ چار قراءتیں بغیر قید کے بیان کیں۔ گویا
وباللفظ استغنی عن القید ان جلا
پر عمل کیا ہے۔

قولہ والضم والرفع اصلا یعنی ابو جعفر اصل کے خلاف وَلَا تُسْئَلُ پڑھتے ہیں۔ بضم تاء و رفع لام۔

۶۹ وَكَسْرَ اتَّخِذُ اِذْ سَكِّنَ اَرِنَا وَاَرِنْ حُزْ

خِطَابَ يَقُوْلُوْا طِبْ وَقَبْلَ وَمِنْ حَلَا

اور یعقوب نے بھی یہی پڑھا ہے جیسا کہ اصل سے معلوم ہوا، اور خلف ۔ اصل کے موافق وَاعَدْنَا باثبات الف پڑھتے ہیں ۔

نوٹ، یاد رہے کہ محل اختلاف وہی تین آیتیں ہیں جن کا ذکر ہوا۔ افمن وعدناہ (قصص) اَوْ نُرِيَنَّكَ الذی وعدناهم (زخرف) کو قراء عشرہ نے بغیر الف ہی پڑھا ہے۔ ناظم نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے توضیح کی ضرورت نہیں سمجھی۔

قولہ : بارئ باب یامر اتوحم یعنی یعقوب نے حرکت کامل پڑھی ہے لفظ بَارِئِكُمْ کے ہمزہ میں بقرہ کے دونوں لفظوں میں۔ ایسے ہی يَأْمُرُكُمْ ، يَأْمُرُهُمْ ، تَأْمُرُهُمْ يَنْصُرُكُمْ ، يُشْعِرُكُمْ میں راء کی حرکت کو اتمام کے ساتھ پڑھا ہے۔

بَابَ يَأْمُرُ سے یہ تمام الفاظ مراد ہیں جن کو علامہ شاطبی نے حرز میں ذکر کیا ہے۔

قولہ اُسٰرٰی فِدا یعنی خلف وَاِنْ يَأْتُوكُمْ اُسٰرٰی میں لفظ اُسٰرٰی کو بضم ہمزہ بفتح سین مع الالف پڑھا جبکہ امام حمزہ نے اَسْرٰی پڑھا ہے۔

قولہ : خِفُّ الْاَمَانِی مُسجلا اَدّ یعنی ابوجعفر نے لفظ اَمَانِیُّ کی یاء کو تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے۔ خواہ مفتوح ہو یا مضموم ہو یا مکسور ہو۔

مفتوح جیسے لا یعلمون الکتاب الا امانیَّ (البقرہ)
القی الشیطن فی اُمْنِيَّتِهٖ (حج)

مضموم، جیسے تلک امانیهم (البقرہ)
وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِیُّ (حدید)

مکسور، جیسے لیس بامانیکم ولا امانیِّ اھل الکتاب (نساء)

یاد رہے کہ مفتوحہ تخفیف کے بعد علی حالہ مفتوح رہے گا جبکہ مضمومہ اور مکسورہ میں یاء ساکن ہوگی اور اس کے بعد ہاءِ ضمیر مکسور پڑھی جائے گی۔ تِلْكَ اَمَانِيْهِمْ ۔

قولہ : یعبدوا خاطب فنشا یعنی خلف نے پڑھا لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ تاء خطاب کے ساتھ۔

قولہ : یعملون قل حوی خطاب پہ عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یعقوب نے يَعْمَلُوْنَ کے اس لفظ میں جو قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا سے پہلے واقع ہے تاء خطاب پڑھی ہے۔

۹۰ وَقَبْلُ يَبْغِي اِذْ غِبْ فِىْ وَيَرَى اِتْلُ خَا
طِبًا حُزْ وَاَنَّ اكْسِرْ مَعًا حَامِزُ الْعُلَا

ت اور وَاتَّخِذُوْا میں اُدْ کے لئے کسرہ ہے اور حُسْن نے اَرِنَا اور اَرِنِی کو ساکن پڑھا ہے اور طِبْ کے لئے اَمْ تَقُوْلُوْنَ میں خطاب ہے اور خطاب ہی حَلا کے لئے وَمِنْ حَيْثُ سے پہلے يَعْمَلُوْنَ میں ہے۔

اور اس سے بھی پہلے والے يَعْمَلُوْنَ میں يَبْغِي اور اِذْ کے لئے خطاب ہے۔ اور فِىْ کے لئے غائب پڑھ۔ اور يَرَى کو حُسْن کے لئے خطاب کے ساتھ پڑھ۔ اور اَنَّ کو دونوں جگہ حَامِز اور اَلْعُلا کے لئے ہمزہ کے کسرہ کے ساتھ پڑھ۔

ف: قولہ وکسر اتخذ اُدْ یعنی اُدْ کے مرموز ابوجعفر واتخذوا من مقام میں خا کو کسرہ کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

قولہ: سکن ارنا وارنی حُزْ یعقوب نے لفظ اَرِنَا اور اَرِنِی کو جہاں بھی ہوں۔ اسکان را سے پڑھا ہے جیسے وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا ۔ اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً ۔ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا ۔ اَرِنِی كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى ۔ اَرِنِی اَنْظُرْ اِلَيْكَ ۔

قولہ: خطاب یقولوا طب یعنی رویس نے اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ کو تاء خطاب سے پڑھا اور اصل سے مخالفت کی۔

اور ابوجعفر روح اور خلف نے اصل کے موافق پڑھا ہے، پس ابوجعفر اور روح بالیا اور خلف بالتاء پڑھتے ہیں۔

قولہ: وقبل ومن حلا یعنی یعقوب نے وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ سے پہلے لفظ تعملون کو تاء خطاب سے پڑھا اور اصل سے مخالف ہوئے۔

قولہ: وقبل یبغی اذ یعنی روح اور ابوجعفر نے اس لفظ تعملون کو جو اس زیر بحث تعملون ومن حیث خرجت سے بھی پہلے ہے، اور جس کے بعد ولئن اتیت ہے۔ کو خطاب پڑھا ہے اور اصل کے خلاف گئے ہیں۔

قولہ: غب فتی یعنی خلف نے اس آخر الذکر یعملون کو اصل کے خلاف غیب سے پڑھا ہے

رُوَیس کا ذکر نہیں آیا جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ اصل کے موافق بیاء الغیب پڑھتے ہیں۔

قولہ: وَمَیَرَی اٰتـل یعنی ابوجعفر نے وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوا میں یَرَی بیاء الغیب پڑھا ہے۔

نوٹ: ماقبل پہ عطف سے یا تلفظ سے نائب کی قید نکلتی ہے۔

قولہ: خاطِب اٰحُز اور یعقوب کے لئے اسکو خطاب پڑھ یعنی ولو ترٰی غرض ابوجعفر اور یعقوب دونوں نے اپنے اصول کے خلاف پڑھا ہے۔

قولہ: وَاَنَّ اکسِر معًا حَائِزُ العُلا مطلب یہ کہ ابوجعفر اور یعقوب دونوں نے لفظ اَنَّ کو دونوں جگہ بکسرِ ہمزہ پڑھا ہے۔ اَنَّ القوۃ للہ جمیعا واَنَّ اللہ شدید العذاب یاد رہے کہ ان دونوں جگہ قراء عشرہ میں سے صرف ابوجعفر اور یعقوب نے کسرہ پڑھا ہے۔

۱۷۱ وَاَوَّلَ یَطَّوَّعْ حَلَا الْمَیْتَةَ اشْدُدُنْ

وَمَیْتَةً وَمَیْتًا اُدْ وَالْاَنْعَامُ حُلِّلَا

۱۷۲ وَفِی حُجُرَاتٍ طُلْ وَفِی الْمَیْتِ حُزْ وَاُوْ

وَلِ السَّاکِنَیْنِ اضْمُمْ فَتًی وَبِقُلْ حَلَا

۱۷۳ بِکَسْرٍ وَطَاءَ اضْطُرَّ فَاکْسِرْ اِمْنَا

.. ..

ت: اور پہلا یَطَّوَّعْ حَلَا کے لئے ہے۔ اور اَلْمَیْتَةَ اور مَیْتَةً اور مَیْتًا کو اُدْ کے لئے مشدّد پڑھ۔ اور انعام میں حُلِّلَا کے لئے مشدّد ہے اور حجرات میں طُلْ کے لئے تشدید ہے، اور اَلْمَیِّت میں حُزْ کے لئے تشدید ہے اور فَتًی کے لئے ساکنین میں پہلے ساکن کو ضمہ پڑھ اور قُلْ کے ساتھ حَلَا کے لئے پہلا ساکن کسرہ کے ساتھ ہے اور اُمْنَا کے لئے اُضْطُرَّ کی طاء کو کسرہ پڑھ

بھی ہوں۔

اور المیت معرف، منصوب ہو یا مجرور اسی طرح میت منکر کو ابوجعفر اصل کے موافق مشدد پڑھتے ہیں۔ اسی لئے ناظم نے ان دونوں کو ابوجعفر کے لئے ذکر نہیں کیا۔

اور یعقوب المیتۃ اور میتۃ کو ہر جگہ تخفیف کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

اور لفظ مَیْتًا کو فرقان، زخرف اور قٓ میں مخفف پڑھتے ہیں مگر انعام میں مشدد پڑھتے ہیں، اور حجرات میں مَیْتًا کو ان کے پہلے راوی رویس نے مخفف پڑھا ہے اور روح کے لئے مشدد ہے اور المیت معرف باللام کو یعقوب نے ہر جگہ اپنی اصل کے خلاف مشدد پڑھا ہے اور ناظم نے میت منکر کو یعقوب کے لئے بیان نہیں کیا، کیونکہ وہ اپنی اصل کے موافق بالتخفیف پڑھتے ہیں اور خلف ان تمام زیر بحث لفظوں کو اپنی اصل کے موافق مخفف یا مشدد پڑھتے ہیں اسی لئے ان کا ذکر کسی لفظ میں بھی نہیں ہوا۔

نوٹ: علامہ شاطبی نے کہا ع وما لم یمت للکل جاء مثقلا
یہ حکم قراء ثلاثہ کے لئے بھی سمجھنا چاہئے۔ جیسے وما هو بمیت - انک میت وانهم میتون۔

قولہ، واول الساکنین اضمم ولقل حلا بکسر شاطبیہ میں تفصیل آچکی ہے، کہ جب اجتماع ساکنین ہو اور پہلا ساکن لتنود کا حرف ہو جیسا کہ مثالوں سے معلوم ہوگا اور دوسرے ساکن کے بعد تیسرا حرف ضمہ لازمی کے ساتھ مضموم ہو تو پہلے ساکن کو فی ندحلا (حمزہ، عاصم، بصری) کسرہ دیتے ہیں اور باقین ضمہ پڑھتے ہیں سوی أو وقل لابن العلا کہ بصری أو اور قل کو ضمہ دیتے ہیں باقی حرفوں میں کسرہ پڑھتے ہیں۔ مثلاً قل ادعوا اللہ، قالت اخرج فمن اضطر محظورا انظر او ادعوا الرحمن ولقد استهزئ۔

ناظم کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ فتی کے مرموز خلف نے اصل کے خلاف ہر جگہ ساکن اوّل کو ضمہ پڑھا اور ابوجعفر کا ذکر نہ ہونے سے ثابت ہوا کہ وہ اصل کے موافق ہیں اور مثل نافع ہر جگہ ضمہ ہی پڑھتے ہیں لہٰذا خلف اور ابوجعفر دونوں ساکن اول کو ضمہ پڑھیں گے۔

اور یعقوب کے لئے فرماتے ہیں کہ وہ تمام جگہ اصل کے موافق ہیں البتہ ساکن اوّل لام میں اصل کے خلاف کسرہ پڑھتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ لتنود کے بجز واؤ کے تمام حرفوں میں کسرہ، اور واؤ میں اصل کے موافق ضمہ پڑھیں گے گویا لام میں اصل کے خلاف ہوئے ہیں۔ باقی تمام جگہ اصل کے موافق ہیں۔

ف : قولہ واول یطوع حلا یعنی یعقوب نے ومن یطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم پہلی جگہ میں یار غیب، تشدید طار اور جزم عین کے ساتھ پڑھا ہے۔ یَطَّوَّعْ۔ گویا فعل مضارع مجزوم ہے اور جزم مَن شرطیہ کی وجہ سے ہے اصل میں یتطوع ہے تار کا طار میں ادغام ہوا۔ اصل کے مطابق خلف بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔ گویا یعقوب اور خلف یَطَّوَّعْ پڑھنے میں متفق ہوئے اور ابوجعفر اپنی اصل پر تَطَوَّعَ صیغہ ماضی پڑھتے ہیں۔

دوسری جگہ ومن تطوع خیرا فھو خیر لہ میں سب اپنی اپنی اصل پر ہیں بس خلف ومن یطّوّع مشدد مجزوم اور ابوجعفر و یعقوب کے لئے تَطَوَّعَ صیغہ ماضی ہے۔

قولہ والمیتۃ اشدد ن ومیتہ وملیتا اد مطلب یہ کہ ابوجعفر نے المیتۃ معرّف باللام جہاں بھی ہو یار مشدد مکسورہ کے ساتھ پڑھتے ہیں جو چار جگہ ہے، بقرہ، مائدہ، نحل اور یٰسین میں لیکن ان کی اصل نافع نے صرف یٰسین میں مشدد پڑھا ہے۔

اسی طرح مَیِّتَۃً نکرہ بھی جہاں کہیں واقع ہو ابوجعفر نے مشدد پڑھا ہے اور یہ سورۂ انعام میں دو جگہ ہے وان یکن میتۃ۔ الا ان یکون ملیتۃ۔ اسکو مشدد پڑھنے میں ابوجعفر منفرد ہیں۔

اسی طرح ابوجعفر نے مَیْتًا کو بھی ہر جگہ مشدد مَیِّتًا پڑھا ہے اور یہ انعام، فرقان زخرف حجرات اور قٓ میں واقع ہے۔

قولہ والانعام حلا یعنی لفظ مَیْتًا کو مشدد پڑھنے سے صرف سورۃ انعام میں ابوجعفر کے ساتھ یعقوب نے بھی موافقت کی ہے۔ موضع انعام سے مراد اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا ہے۔ گویا انعام والے میتًا کو مشدد پڑھنے میں ابوجعفر منفرد نہیں بلکہ یعقوب بھی پڑھتے ہیں۔

قولہ، وفی حجرات طل یعنی سورۂ حجرات والے مَیْتًا کو مشدد پڑھنے میں ابوجعفر منفرد نہیں بلکہ رویس بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔

قولہ، وفی المیت حُن مطلب یہ کہ یعقوب نے المیت معرّف باللام ہر جگہ تشدید یا پڑھا ہے خواہ مجرور ہو یا منصوب مثلاً یخرج الحی من المیت ویُخرج المیّت من الحی۔

اور مَیْت منکر میں۔ جیسے لبلد میت (اعراف)

الی بلد میت (فاطر) یعقوب اپنی اصل کے موافق ہیں۔

خلاصہ یہ کہ ابوجعفر تشدید یا پڑھتے ہیں المیتۃ کو اور میتۃ کو اور میتا کو جہاں

قولہ وَطاء اضطر فاکسرہ امنا یعنی ابوجعفر نے فمن اضطر کو بکسر طاء پڑھا ہے، جہاں کہیں ہو، اور یہ البقرہ، مائدہ، انعام اور نحل میں آیا ہے۔ اور ابتدا میں پڑھا جائے گا۔ اُضْطِرَّ۔ بکسر طاء۔

۱۲/۴۳ . . . .
وَرَفْعُكَ لَيْسَ الْبِرَّ فُزْ وَثَقَّلَا

۱۳/۴۴ وَلٰكِنْ وَبَعْدُ انْصِبِ الْاَ اشْدُدْ لِتُكْمِلُوا
كَمُوصٍ حِمًى وَالْعُسُرُ وَالْيُسُرُ اُثْقِلَا

۱۴/۴۵ وَالْاُذُنُ وَسُحُقًا الْاُكُلُ اِذْ اُكُلُهَا الرُّعُبُ
وَخُطُوَاتِ سُحُتِ شُغُلُ رُحْمًا حَوَى الْعُلَا

۱۵/۴۶ وَنُذُرًا وَنُكُرًا رُسُلُنَا خُشُبُ سُبُلَنَا
حِمًى عُذُرًا اَوْيَا قُرُبَةٌ سَكَّنَ الْمَلَا

ت: اور نیز رفع پڑھا لَيْسَ الْبِرّ کو فوز نے ہے۔ اور الا نے شد پڑھا ہے وَلٰكِنْ کو اور اس کے بعد والے لفظ کو نصب پڑھ اور شد پڑھ لِتُكْمِلُوا کا اسی طرح مُوصٍ کو حِمًى کے لئے اور اَلْعُسُر اور اَلْيُسُر اور اَلْاُذُن اور سُحُقًا اور اَلْاُكُل، اِذ کے لئے ثقالت کے ساتھ (یعنی بضم حرف وسط) پڑھے گئے ہیں اور اُكُلُهَا اور اَلرُّعُب اور خُطُوَات اور سُحُت اور شُغُل اور رُحُمًا، حَوٰى اور اَلْعُلا کے ثقالت کے ساتھ پڑھے گئے ہیں۔

اور نُذُرًا اور نُكُرًا اور رُسُلُنَا اور خُشُب اور سُبُلَنَا، حِمًى کے لئے۔

اور عُذْرًا أَوْ کو یَا نے ثقالت کے ساتھ پڑھا ہے اور قُرُبَةٌ کو اَلْعَلَاء نے ساکن پڑھا ہے۔

ف: قولہ وَرَفْعُكَ لَيْسَ الْبِرَّ فَوْزٌ یعنی مرموز فوق خَلَفْ نے اپنی اصل کے خلاف اَلْبِرَّ کو منصوب کی بجائے مرفوع پڑھا ہے جبکہ ابو جعفر و یعقوب بھی اصل کی موافقت میں رفع ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ۔ وثقلہ ولکن وبعد انصب الا ابو جعفر نے وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ اور وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ میں نون کو مشدد اور لفظ اَلْبِرَّ کو دونوں جگہ منصوب پڑھا ہے۔

قولہ اُشْدُدْ لتکملوا کموص حمیٰ یعنی یعقوب نے ولتکملوا کو بتشدید میم پڑھا ہے اور اس سے کاف کا فتحہ لزوماً مفہوم ہوگیا۔ ایسے ہی فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ میں صاد کو مشدد پڑھا ہے اور یہاں بھی واؤ کا فتحہ لزوماً سمجھا گیا۔

قولہ والعسر والیسر اثقلا الخ یعنی اذ کے مرموز ابو جعفر نے حسب ذیل پانچ لفظوں کو حرف اوسط کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اَلْعُسُر اَلْيُسُر اَلاذن سحقا اور اَلْاُكُل

قولہ: اکلہا الرعب الخ یعنی حوی اور اَلْعُلَاء کے مرموزین یعقوب اور ابو جعفر دونوں نے اکلہا (جبکہ ضمیر ھا، مؤنث کی طرف مضاف ہو) کو بضم کاف اور الرُّعْب (معرفہ نکرہ) کو بضم عین اور السُّحت کو بضم حا اور شُغُل کو بضم عین اور رُحُما کو بضم حا پڑھا ہے۔ قرآن میں واقع یہ تمام الفاظ مراد ہیں، ناظم نے عموم پر دلالت کے لئے کوئی لفظ نہیں بولا، اعتماداً علی الشہرت۔ نیز یاد رہے کہ اثقلا سے ضمہ مراد ہے کیونکہ ان لفظوں میں درمیانی حرف کا سکون، تخفیف اور ضمہ ثقیل سمجھا گیا ہے۔

قولہ وَنُذْرًا وَنُكُرًا رُسُلُنَا خُشُبُ سُبُلَنَا حِمًى یعنی یعقوب نے نُذُرًا (مرسلات) نُكُرًا (کہف۔ طلاق) رُسُلُنَا (مضاف الی نون جمع متکلم) یا رُسُلُكُمْ (مضاف الی ضمیر مذکر حاضر) یا رُسُلُهُمْ (مضاف الی ضمیر جمع غائب) اور خُشُبٌ (منافقین) سبلنا (ابراہیم، عنکبوت) کے ان تمام لفظوں کو ثقالت یعنی بضم عین کلمہ پڑھا ہے۔

قولہ عذرا او نیا یعنی یَا کے مرموز روح نے عُذُرًا (مرسلات) کو (قراء میں منفرداً) بضم

ذال پڑھا ہے۔

یاد رہے کہ عُذْرًا کے ساتھ مقام کی تعیین کے لئے اَوْ زیادہ کیا ہے مطلب یہ کہ لفظ عذر بضم ذال رعج کے لئے مطلقاً نہیں بلکہ صرف رسالت میں ہے لہٰذا من لدنّی عُذْرًا (کہف) نکل گیا جو قراء عشرہ کے لئے باسکانِ ذال ہے۔

قولہ قربة سکن الملا یعنی اَلْمَلَا کے مرموز ابوجعفر نے قُرْبَةٌ (توبہ) کی راء کو ساکن پڑھا ہے۔

نوٹ: یہ پورا باب اصل سے تخلف کرنے والے قراء کا تھا۔ شاطبیہ کو سامنے رکھ کر تمام باقی الفاظ دیکھے جائیں جن کا یہاں بیان نہیں آیا۔ وہ اصل کے موافق ہیں۔

۱۶/۷۷ بُیُوتَ اضْمُمًا وَارْفَعْ رَفَثٌ وَفُسُوقٌ مَعْ

جِدَالٌ وَخَفْضٌ فِي الْمَلَائِكَةُ اِنْقَلَا

ت: اُنْقُلَا نے بُیُوت کو مضموم پڑھا ہے اور رفع پڑھ رَفَثٌ اور فُسُوقٌ کو ساتھ ہی جِدَالَ کو بھی اور اَلْمَلَائِکَةُ میں جر ہے۔

ف: قولہ بُیُوتَ اضْمُمًا یعنی مرموز اُنْقُلَا ابوجعفر کے لئے تمام قرآن میں لفظ بُیُوت کی باء کو مضموم پڑھا جاتا ہے جیسے وَأْتُوا الْبُیُوتَ۔ لَا تَدْخُلُوا الْبُیُوتَ۔ فِی بُیُوتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اور اصل کے ساتھ تقابل سے معلوم ہوا کہ یعقوب ضمہ اور خلف کسرہ پڑھتے ہیں

قولہ: وارفع رفث وفسوق مع جدال اور اُنْقُلَا کے مرموز۔

ابوجعفر نے پڑھا ہے فَلَا رَفَثٌ وَلَا فُسُوقٌ وَلَا جِدَالٌ تینوں کو مرفوع مع تنوین اور یعقوب نے اصل کے مطابق پہلے دو لفظوں کو مثل ابوجعفر مرفوع مع التنوین اور تیسرے لفظ کو مفتوح بغیر تنوین اور خلف نے اصل کے مطابق تینوں کو مفتوح بلا تنوین پڑھا ہے۔

حاصل یہ کہ وَلَا جِدَالٌ کو مرفوع مع تنوین پڑھنے میں ابوجعفر منفرد ہیں قولہ وخفض فی الملائکة انقلا - ابوجعفر نے اَلْمَلَائِکَةِ کو بخفض التاء پڑھا ہے یعنی فِی ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِکَةِ ابوجعفر اس قراءت میں منفرد ہیں۔

۱۷/۷۸ لِيَحْكُمَ جَهِّلْ حَيْثُ جَا وَيَقُولَ فَانْ

صِبْ أَعْلَمْ كَثِيرُ الْبَا فِدًا وَانْصِبُوا حُلًا

۱۸/۷۹ قُلِ الْعَفْوُ وَاضْمُمْ أَنْ يَخَافَا خُلًى أَبٌ

وَفَتْحُ فَتًى وَاقْرَأْ تُضَارِرْ كَذَا وَلَا

۱۹/۸۰ يُضَارِ بِخِفٍّ مَعْ سُكُونٍ وَقَدْرُهُ

فَحَرِّكْ إِذًا وَارْفَعْ وَصِيَّةً حُطْ فُلًا

ت: اِعْلَمُوْ کے لئے مجہول پڑھ لِيَحْكُمَ کو جہاں بھی آئے اور يَقُوْلَ کو منصوب پڑھ اور فِدًا کے لئے کثیر میں بار ہے۔ اور نصب پڑھو حُلًا کے لئے قُلِ الْعَفْوَ میں۔ اور خُلًى اور اَبٌ کے لئے اَنْ يَخَافَا کو مضموم پڑھ اور فَتًى کا فتحہ ہے اور اِذًا کے لئے لَا تُضَارِرْ ہو، اسی طرح وَلَا يُضَارِ کو ساکن مخفف پڑھ۔ اور قَدْرُهٗ کو حرکت (فتحہ) دے اور حُطْ اور فُلًا کے لئے وَصِيَّةً کو مرفوع پڑھ۔

ف: قولہ: لِيَحْكُمَ جَهِّلْ حَيْثُ جَا اَعْلَمُ کے رمز ابوجعفر نے لِيَحْكُمَ کو تمام قرآن میں صیغۂ مجہول پڑھا ہے۔ یعنی لِيُحْكَمَ بَيْنَ النَّاسِ (البقرہ) لِيُحْكَمَ بَيْنَهُمْ (آل عمران) لِيُحْكَمَ بَيْنَهُمْ (دو جگہ نور میں)

ابوجعفر اس قراءت میں منفرد ہیں باقین معروف پڑھتے ہیں۔

قولہ: ويقول فا نصب اعلم یعنی ابوجعفر ہی کے لئے حتی يقول الرسول میں يَقُوْلَ منصوب ہے نافع کی طرح مرفوع نہیں، اور باقی دو کے لئے بھی منصوب ہے۔ وفاقًا للاصل۔

قولہ کثیر البا فدًا یعنی خلف نے اصل کے خلاف اِثْمٌ كَبِيرٌ باء موحدہ کے

ساتھ پڑھا ہے جب کہ اصل کے لئے بالثار المثلثہ تھا اور باقی دو بھی با ہی پڑھتے ہیں ۔ وفاقاً للاصل

قولہ : والنصبوا حلا قل العفو یعنی یعقوب نے قل العفو میں لفظ العفو کو منصوب پڑھا ہے حالانکہ بصری کے لئے مرفوع تھا اور باقی دو بھی اصل کی موافقت میں منصوب ہی پڑھتے ہیں ۔

قولہ : واضمم وان یخافا حلا اب یعنی یعقوب اور ابوجعفر نے اپنے اصول کی مخالفت کرتے ہوئے یُخافا بضم یا پڑھا ہے حالانکہ دونوں کے اصل کے لئے فتح تھا ۔

قولہ : وفتح فتی اور خلف نے یخافا بفتح یا پڑھا ہے ، حالانکہ اصل کے لئے ضمہ تھا ۔

قولہ : واقراء تضار کذا ولا یضار بخف مع سکون یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے لا تُضَارْ والدۃ ایسے ہی لا یُضَارْ کاتب را ساکنہ غیر مشددہ[1] کے ساتھ اس قراءت میں ابوجعفر منفرد ہیں اور یعقوب اصل کے موافق را مضموم مشدد پڑھتے ہیں جب کہ خلف اصل کے موافق را مشدد مفتوح پڑھتے ہیں ۔

قولہ : وقدرہ حرک اذا ابوعز نے لفظ قَدَرُہٗ کو علی الموسع قَدَرُہٗ و علی المقتر قدرہ میں بفتح دال پڑھا ہے اور اصل کے تقابل سے واضح ہے کہ خلف بھی اس طرح پڑھتے ہیں جبکہ یعقوب کے لئے دال ساکن ہے ۔

قولہ : ولد فتح وصیۃ حط فد یعنی یعقوب اور خلف دونوں نے اپنے اصول کے خلاف وصیۃ لازواجھم میں وَصِیَّۃٌ کو مرفوع پڑھا ہے جب کہ ابوجعفر نے اصل کے موافق مرفوع ہی پڑھا ہے پس تینوں مرفوع پڑھتے ہیں ۔

٨١/٢٠ یُضَاعِفَہٗ انْصِبْ حُزْ وَشَدِّدْہُ کَیْفَ جَا
إِذَا حُمْ وَیَبْصُطْ بَصْطَۃً الْخَلْقِ یُعْتَلٰی

ت : حُزْ کے لئے یضاعفہ کو منصوب پڑھ اور یہ لفظ جس کیفیت پر بھی آئے اِذَا اور حُمْ کے لئے اس کو مشدد پڑھ اور یُعْتَلٰی کے لئے یَبْصُطُ اور اَلْخَلْقُ والا بَصْطَۃً ہے

ف : قولہ یضاعفہ انصب حُز یعنی یعقوب نے فیُضاعفہ کو فا کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے ، عموم سے یا شہرت کی بنا پر سورۃ حدید والا بھی مراد ہے اور ابوجعفر اور خلف نے اپنے اصول کے موافق مرفوع پڑھا ہے ۔

[1] شیخ سمنودی نے اسکان کی وجہ وصل بہ نیت وقف کہی ہے جس طرح کہ لفظ سَبَأْ کو بعض قراءتوں میں ساکن پڑھا گیا ہے اور غیر مشدد ہونے کی وجہ میرے خیال میں یہ ہے کہ اس کا اشتقاق ضَیْر سے ہے ضر سے نہیں ۔

قولہ وشددہ کیف جا اذا حمُ۔ اذا حُمُ یعنی ابوجعفر و یعقوب یُضٰعِفْہُ کو خواہ وہ جس شکل میں بھی ہو مشدد پڑھتے ہیں اور تشدید کو حذف الف لازم ہے لہذا ابوجعفر کے لئے مشدد مرفوع اور یعقوب کے لئے مشدد منصوب ہوگا اور خلف اپنے اصل کے موافق مرفوع مع الف پڑھتے ہیں۔ اور جس طرح بھی آئے سے یضاعف کے تمام کلمات مراد ہیں جو دس جگہ واقع ہیں، بقرہ کی دونوں جگہ مضاعفة (آل عمران) یضاعفہا (نساء)، یضاعف لہم (ہود) یضاعف لہ (فرقان) یضاعف لہا (احزاب، حدید (دو جگہ) اور تغابن) قولہ ویبصط بصطة الخلق یعتلی یعنی یُعْتَلٰی کے مرموز روح نے یقبض ویبصط (بقرہ) اور فی الخلق بصطة (اعراف) میں صاد پڑھا ہے۔

صاد کی قرارت یا تو سمجھئے کہ تلفظ سے مفہوم ہے یا شیخ سمنودی کی رائے پر لفظ یُعْتَلٰی میں صفت استعلاء کے اشارے سے حرف صاد مراد ہے۔ اور باقی سب اصل کے موافق ہیں، پس ابوجعفر صاد اور روبیس (رویس) خلف سین پڑھتے ہیں۔

بصطة الخلق کہنے سے بسطة فی العلم والجسم نکل گیا جو باتفاق بالسین ہے۔

۸۲ عَسَیتُ افْتَحِ اِذْ غَرْفَةٌ یُضَمُّ دِفَاعُ حُزْ

وَاَعْلَمُ فُزْ وَاکْسِرْ فَصُرْهُنَّ طِبْ اِلَا

ت: عَسِیْتُمْ کو اذ کے لئے مفتوح پڑھ۔ غرفة کو ضمہ دیا جاتا ہے اور لفظ دفاع ہے حُز کے لئے اور اَعْلَمُ ہے فُز کے لئے اور فَصُرْهُنَّ کو مکسور پڑھ طِب اِلَا کے لئے۔

ف: قولہ عَسِیْتُ افتح اِذ یعنی ابوجعفر نے یہاں اور سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں عسیتم بفتح السین پڑھا ہے اور آخر میں میم کا حذف ضرورت نظم کی وجہ سے ہے واضح ہو کہ ابوجعفر نے سین کا فتحہ خلافاً لاصلہ اور باقین نے وفاقاً لاصلہ پڑھا ہے اس طرح تینوں متفق ہوئے۔

قولہ ، غرفۃ بضم دفاع حُز یعنی لیعقوب نے اپنے اصل کے خلاف غُرُفَۃ کو بضم غین اور دِفَاع کو باثبات الف پڑھا ہے ۔ غُرْفَۃ کو ابوجعفر نے وفاقاً لاصلہ فتحہ پڑھا ہے اور خَلَف نے وفاقاً لاصلہ ضمہ پڑھا ہے ۔ لفظ دِفَاع کو لیعقوب نے بکسر دال ، الف کے ساتھ پڑھا ہے اور ابوجعفر نے بھی اصل کی موافقت میں ایسے ہی پڑھا ہے جب کہ خَلَف کے لئے دَفْع ہے ۔ واضح ہو کہ یہ لفظ یہاں اور حج میں دو جگہ ہے اور اطلاقاً دونوں مراد ہیں ۔

قولہ وَاَعْلَمُ فُزْ یعنی خَلَف نے اصل کے خلاف وَاَعْلَمُ کو ہمزہ قطعی کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ باقی دو بھی وفاقاً للاصل ایسا ہی پڑھتے ہیں ۔

قولہ وَاکْسِرْ وَصِرْهُنَّ طِبْ اَلَا یعنی رویس اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف فَصِرْهُنَّ میں صاد کو بالکسر پڑھا ۔ جب کہ خلف نے اصل کی موافقت میں بالکسر ہی پڑھا ہے ۔ البتہ رَوح کے لئے اصل کے موافق بالضم ہے ۔

۸۲/۸۳ نِعِمَّا حُز اسْكِن اُدْ وَمَيْسُرَةَ افْتَحَا

يَحْسِبُ اُدْ وَاكْسِرْهُ فُقْ فَاذَنُوا وِلَا

ت ؛ نِعِمَّا ھِیَ (عین مکسورہ سے) ہے ۔ حُز کے لئے ۔ اور اس کو ساکن پڑھ اُدْ کے لئے اور مَيْسُرَة میں (سین کی) فتحہ پڑھ اسی طرح يَحْسَب میں بھی (سین کو فتحہ پڑھ) اُدْ کے لئے اور فُقْ کے لئے يَحْسِب میں کسرہ پڑھ اور فَاْذَنُوا پڑھ خلف کی اتباع میں ۔

ف ؛ قولہ نِعِمَّا حُز یعقوب نے نِعِمَّا میں عین کو کسرۂ خالصہ کے ساتھ پڑھا ہے اور کسرۂ خالصہ کا مفہوم ، اوپر کے شعر میں فَصِرْهُنَّ کے صاد کے کسرہ کے ذیل میں ہونے سے نکل رہا ہے اور یاد رہے کہ نِعِمَّا بقرہ اور نساء میں ہے اور مطلقاً دونوں مراد ہیں ۔

قولہ ، اَسْكِن اُدْ یعنی ابوجعفر نے عین کو لفظ نعمّا میں ساکن پڑھا ہے گویا نون مکسورہ ، عین ساکن اور پھر میم مشدد ہے اور علی مذہب النحاۃ صاف اجتماع ساکنین علی غیر حدہ ہے ، مگر نحات کا قول قراءت متواترہ پر حجت نہیں ہو سکتا بلکہ قراءت اُن پر حجت ہو گی ۔

علامہ شاطبی نے فرمایا ؛ ۔

نِعِمَّا مَعًا فِي النُّونِ فَتْحٌ كَمَا شَفَا - وَاِخْفَاءُ كَسْرِ الْعَيْنِ صِيغَ بِهِ حُلَا

یعنی نعما کے نون کو شامی حمزہ کسائی نے مفتوح اور باقین نے مکسور پڑھا ہے اور شعبہ قالون، بصری نے عین کو کسرۂ مختلسہ سے اور باقین نے کسرۂ خالصہ سے پڑھا ہے۔ ناظم نے نون کے اختلاف کو نہیں چھیڑا، جس کا مطلب ہے کہ آئمہ ثلاثہ اصول کے مطابق ہیں، لہٰذا ثلاثہ کی قراءت اس طرح ہوتی کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق کسرۂ نون ہے اور اصل کے خلاف عین ساکن یعنی نِعْمًا اور یعقوب کے لئے اصل کے موافق نون کا کسرہ اور عین پر کسرۂ خالصہ یعنی نِعِمَّا اور خلف کے لئے اصل کے موافق نون کا فتحہ اور عین کا کسرہ خالصہ یعنی نَعِمَّا۔

قولہ ومیسرۃ افتحا یعنی ابوجعفر نے الی مَیْسَرَۃ میں سین کا فتحہ پڑھا ہے جب کہ نافع کیلئے سین کا ضمہ تھا اور باقی دو بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں تو تینوں متفق ہوئے۔

قولہ؛ یحسب اُد ابوجعفر نے یَحْسَبُ میں ہر جگہ مضارع غائب ہو یا مخاطب سین کا فتحہ پڑھا ہے اور فتحہ کا مفہوم ماقبل کی تشبیہہ سے نکلتا ہے۔

قولہ، واکسرہ ُنق اور خلف کے لئے یحسب میں سین کا کسرہ پڑھا اور یعقوب نے اصل کے موافق سین کا کسرہ ہی پڑھا ہے۔

قولہ، فَأْذَنُوا وِلا یعنی خلف نے فَأْذَنُوا پڑھا اور اصل کے خلاف پڑھا جبکہ اصل میں تھا فَاْذِنُوا باقی اصل کے موافق فَأْذَنُوا پڑھتے ہیں۔ پس تینوں کی قرأت ایک ہی ہے۔

۲۳/۸۴ وَبِالْفَتْحِ اَنْ تُذْكِرْ بِنَصْبٍ فَصَاحَةٌ

رِهَانٌ حِمًى يَغْفِرْ يُعَذِّبْ حِمَى الْعُلَا

۲۴/۸۵ بِرَفْعٍ نُفَرِّقْ يَاءُ نَرْفَعُ مَنْ نَشَا

ءُ يُوسُفَ نَسْلُكْهُ نُعَلِّمُهُ حَلَا

ت؛ اور پڑھا ہے فصاحت نے فتحہ کے ساتھ اَنْ کو اور نصب کے ساتھ تُذْكِرَ کو۔ اور پڑھا حِمًى نے رِهَانٌ اور حِمًى اور العلا نے يَغْفِرُ اور يُعَذِّبُ کو رفع کے ساتھ اور پڑھا حلا نے نُفَرِّقُ اور یوسف میں نرفع من نشاء اور نَسْلُكْهُ اور نُعَلِّمُهُ کو یاء غیبت کیساتھ۔

ف قولہ وَبِالْفَتْحِ اَنْ یعنی فصاحت کے مرموز خلفؔ نے اصل کے خلاف اَنْ تَضِلَّ میں اَنْ کو بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔ اور اَنْ ناصبہ کی وجہ سے تُذَکِّرَ کو بنصب راء پڑھا ہے اور ابو جعفر اور یعقوب نے بھی اپنے اصول کے موافق یہی پڑھا ہے تو تینوں کی قرأت متفق ہوئی البتہ تُذَکِّرَ کے کاف میں اپنے اپنے اصول پر ہیں۔ یعنی یعقوب کے لئے تخفیف اور ابو جعفر و خلف کے لئے کاف مشدد ہے۔

قولہ رِھَانٌ حمیٰ یعقوب نے اصل کے خلاف رُھُنٌ کے بجائے رِھَانٌ پڑھا ہے اور باقی دو کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ یَغْفِرْ، یُعَذِّبْ حمیٰ العلا برفع یعنی یعقوب اور ابو جعفر نے یَغْفِرُ اور یُعَذِّبُ دونوں کو مرفوع پڑھا ہے۔ جب کہ خلف نے اپنے اصل کے موافق دونوں کو بجزم پڑھا ہے۔

قولہ یفرق یا یرفع من یشاء بیوسف یسلکہ یعلمہ حلا یعنی یعقوب نے پانچ فعلوں کو بیاء غیب پڑھا ہے۔ ایک لَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ (بقرہ) دوسرے اور تیسرے یَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَنْ یَشَاءُ (یوسف) چوتھا فعل یَسْلُکْہُ (جن) پانچواں یُعَلِّمُہُ الْکِتٰبَ (آل عمران)

نوٹ: یعقوب پہلے تین فعلوں کو غائب پڑھنے میں منفرد ہیں۔ چوتھے فعل میں کوفیین اور پانچویں میں مدنیین اور عاصم بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔ باقین ان فعلوں میں نون جمع متکلم پڑھتے ہیں۔ (تمت البقرۃ)

یاءات اضافت آٹھ ہیں

انی اعلم (دو جگہ) ابو جعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ عھدی الظالمین سب کے لئے مفتوح۔ بَیْتِیَ للطائفین۔ ابو جعفر کے لئے مفتوح۔ رَبِّیَ الذی یحیی سب کے لئے مفتوح فاذکرونی اذکرکم سب کے لئے ساکن۔ ولیؤمنوا بی (ایضاً) منی الا من اغترف ابو جعفر کے لئے مفتوح۔ (سمنودی)

یاءات زوائد چھ ہیں

الداع اذا دعان۔ واتقون یا اولی تینوں کو ابو جعفر نے وصل میں اور یعقوب نے دونوں حالتوں میں باقی رکھا ہے۔ فارھبون فاتقون و لا تکفرون تینوں کو یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے (سمنودی)

سورۃ آل عمران

۸۶/۱ یَرَوْنَ خطابًا حز وفز یقتلون تقیۃ ـــــ سیۃً مع وضعتُ حُم وإنَّ افتحا فلا

ت یَرَوْنَ میں حز کے لئے خطاب پڑھ ۔ اور فز کے لئے یُقَتِّلُونَ پڑھ ۔ حُم نے تَقِیَّۃً اور ساتھ ہی وَضَعْتُ پڑھا ہے ۔ اور اَنَّ کو فتحہ پڑھ فلا کے لئے ۔

ف قولہ یَرَوْنَ خطابًا حز یعنی یعقوب نے پڑھا ہے تَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ خطاب کے ساتھ ۔ اور خطاب یہود کو ہے ۔ اور اصل سے معلوم ہوا کہ ابوجعفر کے لئے ہی خطاب ہے اور خلف کے لئے غیب ہے ۔

قولہ وفز یقتلون یعنی خلف نے پڑھا ہے ویُقَتِّلُونَ الَّذِينَ اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے ۔

قولہ تَقِیَّۃً مع وَضَعْتُ حُم یعنی یعقوب نے پڑھا ہے إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تَقِیَّۃً ۔ اور وہ اس میں منفرد ہیں ۔ نیز یعقوب نے شعبہ، شامی کی طرح پڑھا ہے بِمَا وَضَعْتُ ۔ باقی کے لئے بِمَا وَضَعَتْ ۔

قولہ وَاَنَّ افتحا فلا یعنی پڑھا خلف نے اَنَّ اللّٰہَ یُبَشِّرُكَ بفتح ہمزہ اور باقی کے لئے بھی فتحہ ہی ہے ۔

۸۷/۲ یُبَشِّرُ کلا فِدْ قُل الطائرا ثِلْ طا
ثُرا حُز نُو فی الیا طُو ہی افتح لِما فلا

ت پڑھ یُبَشِّرُ تمام مواقع میں فِدْ کے لئے ۔ کہ الطائر اُثِلْ کے لئے ۔ طائرا یاد کر حز کے لئے ۔ نُوفِّیْ میں یاء ہے طُو ہی کے لئے ۔ فتح پڑھ لِمَا کو فلا کے لئے ۔

ف قولہ يُبَشِّرُ كَلَا فِدْ یعنی خلف کے لئے ہر جگہ يُبَشِّرُ ہے (مضارع من التفعیل) جب کہ اصل میں ہر جگہ يَبْشُرُ تھا (باب نصر سے)

حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں یہ کلمہ دس جگہ آیا ہے۔ اس تعداد سے سورۂ حجر کے دوسرے لفظ فَبِمَ تُبَشِّرُونَ کو نکال دیں کیونکہ وہ باتفاق قراءِ عشرہ مشدد ہے۔ باقی نو بچے۔ آل عمران میں دو جگہ، اسراء، کہف، شوریٰ، توبہ، حجر (پہلا) اور مریم میں دو جگہ۔

خلف نے ہر جگہ خلافاً للاصل يُبَشِّرُ پڑھا اور ابوجعفر نے ہر جگہ وفاقاً للاصل يُبَشِّرُ پڑھا۔ اسی طرح یعقوب نے ہر جگہ وفاقاً للاصل يُبَشِّرُ پڑھا ہے۔ البتہ شوریٰ میں خلافاً للاصل يَبْشُرُ پڑھا ہے کیونکہ مکی بصری دونوں شوریٰ میں نصر سے پڑھتے ہیں۔

اسی لئے ناظم نے شوریٰ میں مقصود اصلی کے طور پر یعقوب کے اصل سے خلاف ہونے کو بیان کیا ہے اور ذیلاً وہاں بھی خلف کا ذکر کر دیا ہے۔ حاصل یہ کہ پوری نو جگہ میں تینوں قراء نے يُبَشِّرُ کو باب تفعیل سے پڑھا ہے۔

قولہ قل الطائر واتل یعنی ابوجعفر نے کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ کو کَهَيْئَةِ الطَّائِرِ پڑھا اور ابوجعفر اپنی اس قرأت میں منفرد ہیں۔

یہ لفظ یہاں اور مائدہ دو سورتوں میں آیا ہے اور دونوں مراد ہیں باقی تمام قراء اَلطَّيْرِ پڑھتے ہیں۔ اور یاد ہوگا کہ ناظم نے باب الهمز المفرد میں کَهَيْئَةِ میں ہمزہ کا یاء سے ابدال کا یاء میں ادغام بھی ابوجعفر کے لئے ذکر کیا ہے لہٰذا تلفظ ہوگا كَهَيَّةِ الطَّآئِرِ۔

قولہ طائرا حُزْ یعنی یعقوب نے فَيَكُونُ طَائِرًا یہاں اور مائدہ میں اصل کے خلاف بصیغۂ اسم فاعل پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر بھی اصل کی موافقت میں طَائِرًا ہی پڑھتے ہیں۔ جب کہ خلف اپنی اصل کی موافقت میں طَيْرًا پڑھتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ یہاں اور مائدہ میں اَلطَّيْرِ اور طَيْرًا دونوں کو ابوجعفر نے بصیغۂ اسم فاعل پڑھا، اور یعقوب نے اوّل کو اَلطَّيْرِ بلا الف اور ثانی کو طَائِرًا مع الف اور خلف نے دونوں کو بلا الف پڑھا ہے۔

قولہ نُوَفِّ الْيَا طُوِّی یعنی رویس نے پڑھا فَيُوَفِّيهِمْ بالیاء حفص کی طرح جب کہ ابوجعفر روح اور خلف نے اپنے اصول کے مطابق بالنون پڑھا۔

قولہ افتح لِمَا فِدْ خلف نے پڑھا لَمَا آتَيْتُكُمْ بفتح اللام۔ اور باقی دونوں کے لئے بھی اسی طرح ہے جیسا کہ وفاق سے معلوم ہوتا ہے۔

۸۸/۳ وَیَامُرُکُمْ فَانْصِبْ وَقُلْ یُرْجِعُوْنَ حُمْ
وَحَجِّ اکْسِرَنْ وَاقْرَأْ یَضُرَّکُمْ اِلَا

ت اور حُمْ کے لئے وَلَا یَامُرُکُمْ کو بنصب راء اور یُرْجِعُوْنَ کو یاءِ غیب کے ساتھ پڑھ اور اَلَا کے لئے حَجّ کو کسرہ دے اور پڑھ یَضُرُّکُمْ۔

ف قولہ۔ ویامرکم فانصب یعنی یعقوب نے ولا یامرکم کو راء کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ علامہ شاطبی کہتے ہیں۔

وَرَفْعُ وَلَا یَامُرُکُمْ رُوحُہُ سَمَا

پس معلوم ہوا کہ یعقوب نے اصل سے تخلف کرتے ہوئے نصب پڑھا جب کہ وفاقاً للاصل خَلَفْ کے لئے نصب اور ابوجعفر کے لئے رفع ہے۔

قولہ وقل یرجعون حُم یعنی یعقوب نے وَاِلَیْہِ یُرْجَعُوْنَ یاءِ غیبت کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ خَلَفْ اور ابوجعفر کے لئے اصل کے مطابق تاءِ خطاب ہے۔ نیز یاد رہے کہ یعقوب کے لئے صیغۂ معروف ہے اور باقین کے لئے صیغۂ مجہول ہے۔ سبعہ میں اس کو صرف حفص نے صیغۂ غائب پڑھا ہے۔ مگر مجہول۔ (تفصیل کے لئے بابُ الفرش شعر۲ ملاحظہ ہو)

قولہ وَحَجِّ اکْسِرَنْ یعنی اَلَا کے مرموز ابوجعفر کے لئے حِجُّ الْبَیْتِ بکسر حا ہے۔ جب کہ یعقوب کے لئے فتح حا اور خَلَفْ کے لئے بکسر حا اصل کے موافق ہے۔ قال الشاطبی:۔

وَبِالْکَسْرِ حِجُّ الْبَیْتِ عَنْ شَاھِدٍ

قولہ وَاقْرَأْ یَضُرَّکُمْ اِلَا یعنی ابوجعفر نے پڑھا لَا یَضُرُّکُمْ بضم الضاد وتشدید الراء اور یعقوب کے قول کے لئے اصل کے مطابق لَا یَضِرْکُمْ اور خَلَفْ کے لئے لَا یَضُرُّکُمْ ہے

۸۹/۴ وَقَاتَلَ مِتْ اُضْمُمْ جَمِیْعًا اِلَا یَغُلْ
لُ جَھِّلْ حِمیً وَالْغَیْبُ یَحْسِبُ فُضِّلَا

۹۰/۵ بِکُفْرٍ وَبُخْلِ الْاٰخِرَا عْکِسْ بِفَتْحِ بَا
کَذِیْ فَرِحٍ وَاشْدُدْ یُمَیِّزَ مَعًا حِلَا

ت اور اَلَا کے لئے فَاتَلَ پڑھ اور مِتّ کو تمام کلمات میں ضمۂ میم پڑھ۔ اور حمی کے لئے یَغُلَّ کو مجہول پڑھ، اور فَصَادُ کے لئے یَحْسِبَ میں کفروا اور بخل کے ساتھ غیب ہے اور آخری والے کو اس کے اُلٹ کر (یعنی خطاب پڑھ) ساتھ ہی باء کا فتحہ بھی پڑھ۔ مانند فرح والے (لَا تَحْسَبَنَّ) کے۔ اور تخلاد کے لئے یَمِیْنُ کو دونوں جگہ مشدد پڑھ۔

ف قولہ قَاتَلَ یعنی ابو جعفر نے پڑھا قَاتَلَ مَعَهٗ جب کہ خَلَف نے بھی اصل کی مطابقت میں یہی پڑھا ہے۔ اور یعقوب کیلئے اصل کے مطابق قُتِلَ مَعَهٗ ہے۔

قولہ مِتّ اضمم جمعا الا ابو جعفر نے مِتُّم مِتْنَا مِتَّ کے تمام الفاظ کو بضم میم پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے مطابق کسرہ ہے۔ اور یعقوب کے لئے اصل کے مطابق ضمہ ہے۔

قولہ۔ یَغُلَّ جَهِّل حِمًی یعنی یعقوب نے اَنْ یُغَلَّ خلاف اصل مجہول پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دونوں بھی اصل کے موافق مجہول ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ والغیب یحسب فضلا یعنی خَلَف نے لفظ کفروا اور بخل کے ساتھ آنے والے ولا یحسبن الذین کفروا اور ولا یحسبن الذین یبخلون دونوں کو یاء غیب کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور باقی دونوں نے بھی اصل کی موافقت میں غیب ہی پڑھا ہے۔

قولہ۔ الاٰخِرَ اعْکِسْ بفتح باکذی فرح یعنی مرموز حلا یعقوب نے سورت کے آخری فعل فلا تحسبنھم بمفازۃ کو اصل کے خلاف بالخطاب پڑھا ہے اور ساتھ ہی با کا فتحہ بھی پڑھا ہے۔ جب کہ اصل میں بصری کے لئے یاء غیب ہے اور باء کا ضمہ ہے۔ اور باقی دونوں ائمہ بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں (یعنی تا اور باءِ مفتوحہ)

قولہ کذی فرح یعنی یعقوب نے فَرِحَ والے فعل لا تحسبن الذین یفرحون کو بھی اسی طرح تاء خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔

کذی فرح میں فقط غیب کے عکس ہونے میں تشبیہ دینا مقصود ہے کہ یعقوب نے اصل کے خلاف خطاب پڑھا ہے کیونکہ باء کے فتحہ میں یہاں کوئی اختلاف نہیں۔ اور وفاقاً للاصل خلف کے لئے بھی یہی ہے جب کہ ابو جعفر کے لئے غیب ہے۔ قال الشاطبی:۔

لا تحسبن الغیب کیف سما اعتلا

قولہ۔ واشدد یمین معا حلا یعنی یعقوب نے لفظ یَمِیْزُ کو یہاں اور انفال میں

يُمَيِّزَ (باب تفعیل سے) پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق یَمِیْزَ (باب ضرب سے) ہے۔

۹۱/۶ وَيَحْزُنُ فَافْتَحْ ضُمَّ كُلًّا سِوَى الَّذِي
لَدَى الْأَنْبِيَا فَالضَّمُّ وَالْكَسْرُ اُحْفِلَا

ت اور یحزن میں ہر جگہ یاء کا فتحہ اور زای کا ضمہ پڑھ اُحْفِلَا کے لئے سوائے اس کے جو انبیاء میں ہے کہ اس میں ضمۂ یاء اور کسرۂ زای ہے۔

ف یعنی اُحْفِلَا کے مرموز ابوجعفر نے تمام قرآن میں فعل مضارع یحزن کو فتح یا ضم زای (باب نصر) سے پڑھا ہے۔ مثلاً وَلَا يَحْزُنْكَ اور اِنِّى لَيَحْزُنُنِى۔ البتہ سورۂ انبیاء میں وہ منفرد ہیں۔ اور لا يحزنهم الفزع الاكبر کو بضم یاء و کسر زای (باب افعال سے) پڑھتے ہیں جب کہ اصل میں نافع نے ہر جگہ باب افعال سے اور انبیاء میں باب نصر سے پڑھا ہے اور باقی تمام قراء ہر جگہ باب نصر سے ہی پڑھتے ہیں۔

۹۲/۷ سَنَكْتُبُ مَعْ مَا بَعْدُ كَالْبَصْرِ فُزْ يُبَيْـ
ـيِنُنْ يَكْتُمُوا خَاطِبْ حِنَا خَفَّفُوا طُلَى

۹۳/۸ يَغُرَّنْكَ يَحْطِمْ نَذْهَبَنْ اَوْ نُرِيَنْكَ يَسْـ
ـتَخِفَنْ وَشَدِّدْ لٰكِنِ الَّذْ مَعًا اِلَا

ت فُزْ کے لئے سَنَكْتُبُ اور اس کے مابعد کو مثل بصری کے پڑھ۔ اور حِنَا کے لئے لَيُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا يَكْتُمُوْنَهُ کو خطاب کے ساتھ پڑھ۔ اور طُلٰی کے لئے انہوں نے لَا يَغُرَّنَّكَ اور لَا يَحْطِمَنَّكُمْ اور فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ اَوْ نُرِيَنَّكَ اور وَلَا يَسْتَخِفَنَّكَ کو تخفیف نون پڑھا ہے۔ اور اِلَا کے لئے لٰكِنِ الَّذِيْنَ کو دونوں جگہ مشدد پڑھ۔

ف قولہ سنكتب مع ما بعد كالبصر فُز یعنی خلف نے سَيُكْتَبُ اور مابعد کے الفاظ کو مثل بصری کے پڑھا ہے سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَاۤءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُوْلُ اور باقی دو بھی اصل کے موافق اسی طرح پڑھتے ہیں۔

قولہ یُبَیِّنُنَّہٗ الخ یعنی حنا کے مرموز یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا ہے۔ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ میں دونوں فعلوں کو خطاب کے ساتھ، باقی دونوں بھی اصل کی موافقت کرتے ہوئے یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ۔ خَفَّفُوْا طَالَنَا الخ یعنی رُدیس نے پڑھا لَا یَغُرَّنْکَ بنون تاکید خفیفہ، یہاں اور لَا یَحْطِمَنْکُمْ (نمل) اور فَاِمَّا نَذْھَبَنْ بِکَ اَوْ نُرِیَنْکَ (دونوں زخرف) میں اور لَا یَسْتَخِفَّنْکَ (روم) میں تمام افعال کو نون ساکنہ خفیفہ کے ساتھ۔ اور رُدیس اس قرأت میں منفرد ہیں باقی سب نون مشدد پڑھتے ہیں۔

نوٹ۔ رُدیس کے لئے نَذْھَبَنْ کو وقف میں بابدال الف نَذْھَبَا پڑھیں گے۔ اور نَذْھَبَنَّ کو لفظ اَوْ کے ساتھ اس لئے بولا گیا ہے۔ تاکہ نَذْھَبَنَّ یونس، رعد اور طول والا نکل جائے کیونکہ وہ باجماع مشدد ہے۔ اسی طرح اَوْ نُرِیَنَّکَ کو اَوْ کے ساتھ بولا گیا ہے تاکہ اس کے علاوہ نکل جائے کیونکہ وہ متفق التشدید ہے۔ (سمنودی)

قولہ۔ وَشَدِّدُ لٰکِنَّ الَّذْ مَعًا اَلَا ابوجعفر نے لٰکِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا یہاں اور زمر میں اصل کے خلاف تشدید پڑھا ہے اور نون کو مفتوح پڑھا ہے۔ اور فتحہ نون کو شہرت کی بنا پر بیان نہیں کیا اور لفظ اَلَّذِیْنَ کو اَلَّذْ شعری تنگی کی وجہ سے بولا ہے۔ بہر حال اس قرأت میں ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی دونوں کے لئے تخفیف ہے۔

یاءات الاضافۃ

وَجْھِیَ لِلّٰہِ مِنِّیْ اِنِّیْ اُعِیْذُھَا رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً اِنِّیْ اَخْلُقُ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ۔ ابوجعفر نے مفتوح اور باقی دو نے ساکن پڑھا ہے۔

یاءات الزوائد

وَمَنِ اتَّبَعَنِ۔ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ۔ وَاَطِیْعُوْنِ۔

پہلی دو کو ابوجعفر نے وصلاً پڑھا اور تینوں کو حالین میں یعقوب نے۔ (سمنودی)

سُوْرَۃُ النِّسَآءِ

۱/۹۴ وَالْاَرْحَامِ فَانْصِبْ اُمْ کُلًّا کَحَفْصٍ فِیْ فَوَاحِدَۃً مَعْہُ قِیٰمًا وَجُھِّلَا

۲/۹۵ اَحَلَّ وَنَصَبَ اللّٰہُ وَالّٰتِ اُدْ یَکُنْ
فَاَنِّثْ وَاَشْمِمْ بَابَ اَصْدَقُ طِبْ وَلَا

ت اور فُتِّ کے لئے وَالْاَرْحَامَ کو نصب پڑھ، اور اُمِّ کے تمام لفظوں کو حفص کی طرح پڑھ۔ اور اُدْ کے لئے فَوَاحِدَةٌ (بہ رفع التاء) ہے۔ اور ساتھ ہی قیامًا ہے، اور اَحَلَّ کو مجہول پڑھایا گیا ہے اور بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ واللّاتی میں ھَا کا نصب ہے۔ اور طِبْ کے لئے یَکُنْ کو مونث پڑھ، اور اَصْدَقُ کے باب میں اشمام کر، موافقت کے ساتھ (وَلَا بفتح واؤ بمعنی موافقت)

ف قولہ وَالْاَرْحَامَ یعنی فُتِّ کے مرموز خلف کے لئے وَالْاَرْحَامَ کو خلافِ اصل منصوب پڑھو، اور باقی دونوں کے لئے بھی وفاقاً للاصل اسی طرح ہے۔

قولہ اُمِّ کلاً اور خلف ہی کے لئے اُمِّ کے تمام لفظوں کو حفص کی طرح پڑھو۔ یعنی خلف مثل حفص کے پڑھتے ہیں۔ فَلِاُمِّہٖ (یہاں دو جگہ) فِیْ اُمِّ (دو جگہ قصص و زخرف) میں چاروں جگہ ہمزہ کے ضمہ سے اور اُمَّھَاتِ (نحل، نور، زمر، نجم) میں چاروں جگہ ہمزہ کے ضمہ اور میم کے فتحہ کے ساتھ۔ اور اصول سے معلوم ہوا کہ باقی دونوں کیلئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ فواحدۃ معہ قیامًا یعنی مرموز اُدْ ابوجعفر نے فَوَاحِدَةٌ اَوْمَا مَلَکَتْ کو بالرفع پڑھا ہے۔ جیساکہ تلفظ سے رفع کی طرف اشارہ ہے۔ ابوجعفر اس قرأت میں منفرد ہیں باقی دونوں کے لئے اصل کے مطابق نصب ہے۔

یاد رہے کہ وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةً کو بھی ابوجعفر نے اصل کے مطابق بالرفع پڑھا ہے اور چونکہ کوئی بھی اصل کے خلاف نہیں اس لئے ناظم نے اس کو بیان نہیں کیا۔

قولہ معہ قیامًا یعنی قیامًا وارزقوھم میں اُدْ کے مرموز ابوجعفر نے قِیَامًا بالالف پڑھا ہے اور باقی دونوں کے لئے بھی اصل کے مطابق قیامًا ہی ہے۔

یاد رہے کہ لفظ قیامًا یہاں اور مائدہ میں دو جگہ ہے اور مراد یہاں والا ہے۔ کیونکہ اصل سے تخلف اسی میں ہے۔ مائدہ والا مراد نہیں کیونکہ وہاں سب کے لئے اصل کے موافق قیامًا ہی ہے اسی لئے معہ فرمایا۔

قولہ وَجُھِلاَ اَحَلَّ یعنی اُدْ کے مرموز نے پڑھا وَاُحِلَّ لَکُمْ بصیغہ مجہول، اور اصل سے معلوم

ر ر کہ خلف کے لئے بھی مجہول ہے۔ جب کہ یعقوب نے معروف پڑھا ہے۔

قولہ۔ وَنصبَ اللّٰہ والّلاتِ یعنی اُدْ کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا بِمَا حَفِظَ اللّٰہَ وَالّٰتِیْ لفظ اللہ کے نصب کے ساتھ۔ ما مصدریہ ہے یعنی بحفظہن امراللہ۔

ابوجعفر منفرد ہیں باقی دونوں نے رفع پڑھا ہے۔

قولہ یکُنْ فَانِّث یعنی طِبْ کے مرموز، رویس نے پڑھا ہے کَاَنْ لَّمْ تَکُنْ فعل مونث رویس کی اس وجہ سے سمجھنا چاہیئے کہ باقی قراء فعل کو مذکر پڑھتے ہیں۔

قولہ وَاَشْمِمْ بابَ اَصْدَقُ طب یعنی رویس نے اَصْدَق کے باب میں صاد کو زای کے اشمام سے پڑھا ہے۔ باب سے وہ الفاظ مراد ہیں جن میں صاد ساکنہ کے بعد دال ہو جیسے یَصْدِفُوْنَ، اَصْدَقُ، قَصْدُ السبیل وغیرہ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق اشمام ہی ہے۔ جب کہ ابوجعفر اور روح کے لئے خالص صاد ہے۔

۳/۹۶ ولا یُظلَموا اُدْ یا وحُزْ حَصِرَتْ فَنَوْ
وِنِ انْصِبْ وَاُخْرٰی مُؤْمِنًا فَتْحُہٗ بَلَا

ت اُدْ اور یَا نے وَلَا یُظْلَمُوْن پڑھا۔ اور حُزْ کے لئے حَصِرَتْ کو منوّن منصوب پڑھو اور آخری مؤمنا میں میم ثانی کا فتحہ ہے بَلَا کے لئے۔

ف قولہ ولا یظلمون اُدْ یَا یعنی ابوجعفر اور روح نے پڑھا ہے۔ وَلَا یُظْلَمُوْن یاء غیب کے ساتھ۔

یاد رہے کہ یہ لفظ دو جگہ ہے۔ پہلا ولا یظلمون فتیلا انظر دوسرا ولا یظلمون فتیلا اینما تکونوا۔ پہلے میں کوئی اختلاف نہیں، باتفاق قراء عشرہ غائب ہے۔ دوسرا مختلف فیہ ہے (سبعہ میں شُہِدْ دِنَا غائب پڑھتے ہیں) ناظم نے اعتماداً علی الشہرت ثانی کی قید نہیں لگائی۔ لہٰذا سمجھنا چاہیئے کہ خلف نے بھی اصل کی موافقت میں غائب ہی پڑھا ہے۔ البتہ رویس نے اصل کی موافقت میں خطاب پڑھا ہے۔

قولہ۔ وحز حصرت فنون انصب یعنی یعقوب نے علی الانفراد پڑھا ہے۔ اَوْ جَآءُکُمْ حَصِرَتً صُدُوْرُھُمْ منصوب منوّن، اور وقف میں اصل کے مطابق ھاء ساکنہ پڑھتے ہیں

قال الشاطبی :۔

اذا کتبت بالتاء ھاء مونث   فبالھاء قف حقا رضا ومعولا

باقی دونوں وصلاً وقفاً تاء ساکنہ پڑھتے ہیں ۔

نوٹ : یعقوب کی یہ قرأت بظاہر رسم الخط کے خلاف ہے ، تاء منصوب منونہ ضروری ہے کہ بشکل لا ہو ۔ اَللّٰھُمَّ اِلَّا ان یقال کہ رسم اصطلاحی ہے دوسری قرأت کے شمول کے لئے تاء مجرورہ پر ہی اکتفا کیا گیا ۔ نثر المرجان

قولہ ۔ وَاٰخری مؤمنا فتحہ بلا یعنی ابن وردان نے آخری لفظ مؤمنا کو بصیغہ اسم مفعول بفتح میم ثانی روایت کیا ہے ، ابن وردان کے اس انفراد سے معلوم ہوا کہ باقی سب کے لئے میم ثانی مکسور ہے بصیغہ اسم فاعل ۔

یاد رہے کہ اس جگہ لفظ مؤمنا چار جگہ ہے ۔ اوّل ۔ وما کان لمؤمن ان یقتل مؤمنا ۔ ثانی ومن قتل مؤمنا خطاً ۔ ثالث ۔ ومن یقتل مؤمنا ۔ رابع ۔ لست مؤمنا ۔ پس مراد آخری چوتھا ہے ۔ اسی لئے اٰخریٰ سب سے آخری فرمایا ہے ۔

عبد الفتاح قاضی اور سمنودی کا بیان اس جگہ تسامح سے خالی نہیں ہے کہ کہا ہے ۔

" واٰخریٰ کی قید سے اوّل لفظ مؤمنا سے احتراز ہو گیا ۔ یعنی ومن یقتل مومنا متعمدا سے جو باتفاق سب کے لئے بصیغہ اسم فاعل ہے ۔ "

۴/۹۷ وَغَيْرُ انْصِبًا فُزْ نُونَ يُؤْتِيهِ حُطْ وَيُدْ
خَلُوا سَمْ طِبْ جَهِّلْ كَطُولٍ وَكَافُ اِلَا

۵/۹۸ وَفَاطِرَ مَعْ نَزَّلْ وَتِلْوَيْهِ سَمِّ حُمْ
وَتَلُوا فِدًا تَعْدُوا اِثْلُ سَكِّنْ مُثَقِّلَا

ت اور حُزْ کے لئے غَيْرُ کو منصوب پڑھ ۔ اور حُطْ کے لئے يُؤْتِيهِ نون کے ساتھ ہے اور طِبْ کے لئے يَدْخُلُون کو معروف پڑھ ۔ اور مجہول پڑھ اِلا کے لئے سورہ طول اور کاف (مریم) کی طرح ۔ اور حُمْ کے لئے معروف پڑھ سورۂ فاطر میں ، ساتھ ہی نَزَّلْ اور اس کے بعد والے دو فعلوں کو ۔ اور فِدًا کے لئے تَلُوُا ہے اور اِثْلُ کے لئے تَعْدُوا میں عین کو ساکن پڑھ ، دال کو مشدد پڑھتے ہوئے ۔

ف قولہ وغیر انصبا خذ خلف نے غیر اولی الضرر میں لفظ غیر کو منصوب پڑھا ہے
اور اصل سے معلوم ہوا کہ ابوجعفر نے بھی نصب ہی پڑھا ہے اور یعقوب نے بالرفع پڑھا ہے
قولہ۔ نون یوتیہ حُط یعنی یعقوب نے فسوف یؤتیہ کو نون جمع متکلم سے پڑھا ہے
واضح ہو کہ ناظم کی مراد دوسرا فسوف یوتیہ اجرًا عظیمًا ہے۔
جس کے بعد ومن یشاقق الرسول ہے، پہلا اَو یغلب فسوف نوتیہ اجرعظیما
نہیں ہے، اور اعتماداً علی الشہرت ثانی کی قید نہیں لگائی گئی۔ اور وفاق سے معلوم ہوا کہ ابوجعفر کے لئے بھی
نون ہی کے ساتھ ہے۔ جب کہ خلف کے لئے اصل کے موافق بالیا ہے۔
قولہ ویدخلوا سمّ طِب اور رویس نے پڑھا ہے فاولئک یدخلون الجنہ بفتح
یا وضم خا صیغہ معروف اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق معروف ہی ہے۔ جب کہ روح نے
اصل کے موافق یُدخَلون مجہول ہی پڑھا ہے۔ آگے ابوجعفر کو بیان کرتے ہیں۔
قولہ جَهِّل کطَوْلٍ وکافُ الا یعنی اس نساء والے کو ابوجعفر کے لئے خلاف اصل مجہول پڑھ۔
جیسا کہ سورہ طُول (غافر) اور کاف (مریم) والے یدخلون کو بھی خلاف اصل ابوجعفر کیلئے مجہول ہی پڑھ۔
خلاصہ یہ ہوا کہ نساء میں رویس اور خلف کے لئے معروف اور روح اور ابوجعفر کے لئے
مجہول ہے۔ شاطبی نے کہا ہے

وضمّ یدخلون وفتح الضم حق صری حلا
وفی مریم والطول الاول عنہم   وفی الثان دم صفوا وفی فاطر حلا

سورۂ مریم میں آیت اس طرح ہے فاولئک یدخلون الجنۃ۔ غافر میں موضع اول
فاولئک یدخلون الجنہ یرزقون فیہا، موضع ثانی سیدخلون جہنم
داخرین۔ فاطر میں ہے جنت عدن یدخلونہا۔ نساء کے ساتھ یہ کل پانچ مواقع ہوئے
ناظم یہاں غافر کا پہلا موقعہ بیان کرتے ہیں کیونکہ غافر کے دوسرے موقعہ کو سورۃ غافر میں ہی
بیان کریں گے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ ابوجعفر نے نساء کی طرح غافر کے پہلے موقعہ میں اور مریم میں یدخلون
کو مجہول پڑھا ہے اور چونکہ یعقوب اور خلف سے ان دو موقعوں میں ناظم خاموش ہیں تو وہ اصل
کے موافق ہوں گے۔ لہٰذا کہا جائے گا کہ یعقوب نے اصل کے موافق مریم میں اور غافر کے موقع اول
میں مجہول اور خلف نے اصل کے موافق معروف پڑھا ہے۔ پس مریم اور غافر کے موقع اول میں ابوجعفر اور
یعقوب نے مجہول اور خلف نے معروف پڑھا ہے۔ باقی آگے آتا ہے۔

قولہ وفاطر مع نُنَزِّلُ وَيُلْقِيهِ سِمْ حُمَّ یعنی یعقوب کے لئے فاطر والے یدخلونہا کو معروف پڑھ۔ جب کہ ان کے اصل کے لئے مجہول تھا۔ ناظم یہاں ابو جعفر اور خلف سے خاموش ہیں جس کا مطلب ہوا کہ دونوں اصل کے موافق معروف پڑھتے ہیں، پس فاطر میں تینوں ائمہ معروف پڑھنے میں متفق ہوئے۔

قولہ مع نُنَزِّلُ وَتِلْوَيْهِ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف نُزِّلَ علی رسولہ اور اس کے بعد دو فعل والکتاب الذی انزل من قبل، اور وقد نزل علیکم کو معروف پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو بھی اصل کے موافق پہلے دو کو معروف ہی پڑھتے ہیں پس تینوں متفق ہوئے اور تیسرے کو باقی دو مجہول پڑھتے ہیں۔

جیسا کہ عرض کیا گیا کہ غافر کے دوسرے موقعہ کو ناظم سورت غافر میں بیان کریں گے۔ مگر یدخلون کی بحث کو ہم یہاں مکمل کرنے کے لئے عرض کرتے ہیں کہ ناظم نے غافر میں کہا ہے۔

سیدخلون جُہِّلِ الاطِب

یعنی سیدخلون کو خلافِ اصل ابو جعفر اور رویس کے لئے مجہول پڑھ
جب کہ روح اور خلف کے لئے اصل کے موافق معروف ہے۔ پس پانچوں یدخلون کا حال معلوم ہو گیا۔ علامہ سمنودی فرماتے ہیں کہ یدخلون کا مسئلہ اس قصیدہ کے مشکلات میں سے ہے۔

نقشہ کلمہ یدخلون

شمار	سورتیں	معروف پڑھنے والے	مجہول پڑھنے والے
۱	نساء	رویس، خلف	روح، ابو جعفر
۲	مریم	خلف	ابو جعفر، یعقوب
۳	غافر (۱)	خلف	ابو جعفر، یعقوب
۴	غافر (۲)	روح، خلف	ابو جعفر، رویس
۵	فاطر	ابو جعفر، یعقوب، خلف	

قولہ وَتَلْوُوا هُدًا یعنی خلف نے پڑھا ہے وَاِن تَلْوُوا دو واؤں کے ساتھ جب کہ باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

قولہ تَعْدُوا اتل سَکِّن مُثقلا یعنی ابو جعفر نے پڑھا ہے لا تَعْدُّوا فی السَّبْتِ عین کے سکون اور دال کے تشدید کے ساتھ۔ جس کو نحوین اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کہتے ہیں۔ باقی دونوں اصل کے موافق باسکانِ عین و تخفیفِ دال پڑھتے ہیں۔

اس سورت میں یاءِ اضافت نہیں ہے اور یاءِ زائدہ صرف ایک سوف یؤت اللّٰہ میں ہے جس کو یعقوب وصل میں حذف اور وقف میں ثابت رکھتے ہیں۔

واللہ الموفق

سُوْرَةُ الْمَآئِدَة

۹۹/۱ وَشَنْاٰنُ سَکِّن اُوْفِ اِنْ صَدُّ فَافْتَحاً

وَاَرْجُلِکُمْ فَانْصِبْ حِلاً الْخَفْضُ اُعْمِلَا

۱۰۰/۲ مِنِ اجْلِ اکْسِرِ انْقُلْ اُدُّ وَقَاسِیَۃٌ عَبَدُ

وَطَاغُوْتَ وَلْیَحْکُمْ کَشُعْبَۃَ فُضِّلَا

ت اور اُوْفِ کے لئے شَنْاٰنُ کو ساکن پڑھ۔ حِلاً کے لئے اَنْ صَدُّوکُمْ کو فتحہ پڑھ اور وَاَرْجُلِکُمْ کو نصب پڑھ۔ اور اُعْمِلَا کے لئے جر ہے۔ اور اُدُّ کے لئے مِنْ اجْلِ میں کسرہ اور نقل حرکت پڑھ۔ اور فُضِّلَا کے لئے قَاسِیَۃٌ، اور عَبَدُ، اور طَاغُوتَ اور وَلْیَحْکُمْ کو مثل شعبہ کے پڑھا گیا ہے۔

ف قولہ وَشَنْاٰنُ سَکِّن اُوْفِ یعنی ابوجعفر نے خلافِ اصل وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنْاٰنُ میں دونوں جگہ نونِ شَنْاٰنُ کو ساکن پڑھا ہے۔ یعنی وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنْاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوکُمْ اور وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنْاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا سبعہ میں اس لفظ کو شعبہ اور شامی نے بسکون نون اور باقین نے بفتح نون پڑھا ہے۔ شاطبی نے کہا۔ ع وَسَکِّنْ معاً شَنْاٰنُ صَحًّا کِلَاھُمَا۔ لہٰذا باقین کے لئے علی الاصل فتحہ نون ہے۔

قولہ اَنْ صَدُّ فَافْتَحاً وَاَرْجُلِکُمْ فَانْصِبْ حِلاً یعنی یعقوب نے خلافِ اصل اَنْ صَدُّوکُمْ کو بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔ شاطبی نے کہا۔ ع وَفِیْ کَسْرِ اَنْ صَدُّوکُمْ حَامِدٌ دَلَا معلوم ہوا کہ باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق فتحہ ہی ہے۔

اور یعقوب نے اصل کے خلاف وَاَرْجُلَکُمْ کو لام کے نصب کے ساتھ پڑھا ہے۔ شاطبی نے کہا ع وارجلکم بالنصب عم رضا علا ۔ معلوم ہوا کہ خلف کے لئے اصل کے موافق بکسر اللام ہے۔

قولہ بالخفض اعملا اعمل کے مرموز ابو جعفر نے اصل کے خلاف وارجلکم کو لام مجرورہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

قولہ من اجل اکسر انقل اذ ابو جعفر نے مِنْ اَجْلِ کو بکسرہ ہمزہ پھر بنقلِ حرکت ہمزہ اِلی النون مِنِ اِجْلِ ذٰلِکَ پڑھا ہے۔ اِجْل بکسر ہمزہ لغت تمیم ہے۔ بہرحال اس قراءت میں ابو جعفر منفرد ہیں۔

قولہ وقاسیۃ آلخ یعنی خلف نے ان چار کلمات کو اصل کے خلاف شعبہ کی طرح پڑھا ہے پس قاسِیَۃً کو الف کے ساتھ پڑھا جب کہ اصل کے لئے قَسِیَّۃً ہے۔ اور عَبَدُ کو بفتح باصیغہء ماضی پڑھا جب کہ اصل میں بضمِ با ہے اور الطاغوت کو بنصب تاء پڑھا ہے جب کہ اصل میں تاء مکسور ہے اور ولیحکم کو بسکون لام وبسکون میم پڑھا ہے۔ حالانکہ اصل میں بکسر لام اور میم کے نصب کے ساتھ ہے۔ اور ان چاروں کلمات میں باقی دو کے لئے بھی مثل خلف یہی ہے۔

۱۰۱/۳ وَرَفْعَ الْجُرُوحَ اِعْلَمْ وَبِالنَّصْبِ مَعْ جَزَا
ءُنَوِّنْ وَمِثْلِ ارْفَعْ رِسَالَاتِ حُوِّلَا

۱۰۲/۴ مَعَ الْاَوَّلِیْنَ اضْمُمْ غُیُوْبِ عُیُوْنَ مَعْ
جُیُوْبِ شُیُوْخًا فِدْ وَیَوْمَ ارْفَعِ الْمَلَا

اور اِعْلَمْ کے لئے الجروح مرفوع ہے۔ اور حُوِّلَا کے لئے نصب کے ساتھ ہے۔ ساتھ ہی جَزَاءٌ کو تنوین پڑھا اور مِثْلُ کو مرفوع پڑھا اور رِسَالَاتِ (جمع پڑھا گیا ہے۔ ساتھ ہی الاوّلین ہے (حُوِّلَا کے لئے) اور فِدْ کے لئے مضموم پڑھ الغُیُوب اور عیون اور اس کے ساتھ ہی جیُوب اور شُیُوخًا کو۔ اور المَلَا کے لئے یَوْمُ کو مرفوع پڑھ۔

ف قولہ وَرَفْعُ الجروح اعلم یعنی ابوجعفر کے لئے پڑھو وَالْجُرُوحُ قِصَاصٌ ۔ جب کہ اصل کے لئے اَلْجُرُوْحَ منصوب تھا ۔ قال الشاطبی ۔ والجروح ارفع رِضیٰ نفرٍ ملا ۔

قولہ وبالنصب آلخ یعنی حُوِلَا کے مرموز یعقوب کے لئے خلاف اصل اَلْجُرُوْحَ منصوب ہے ۔ اور اصل کے موافق خلف کے لئے بھی منصوب ہے ۔

قولہ مع جزاءُ آلخ یعقوب نے فَجزاءٌ کو تنوین کے ساتھ پڑھا اور مِثْلُ کو رفع پڑھا ہے جب کہ خلف کے لئے بھی ایسے ہی ہے ۔ اور ابوجعفر کے لئے فَجَزاءُ مضاف مرفوع ہے اور مِثْلِ مضاف الیہ مجرور ہے ۔

قولہ رِسالاتِ حولا یعقوب نے پڑھا ہے فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَاتِهِ جمع اور تاء مکسورہ کے ساتھ ۔ اور ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے جب کہ خلف کے لئے اصل کے موافق رِسَالَتَهُ مفرد بفتح التاء ہے ۔

قولہ مع الاَوَّلِیْنَ یعنی ساتھ ہی یعقوب کے لئے علیہمُ الاَوَّلِیْنَ جمع پڑھا گیا ہے ۔ جب کہ اصل کے موافق خلف کے لئے بھی اسی طرح ہے ۔ اور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق الاَوْلَیَانِ تثنیہ ہے ۔

قولہ اُضمُمْ آلخ یعنی قِدْ کے مرموز خلف نے غُیُوب ، عُیُون ۔ جُیُوب اور شُیُوخًا چار کلمات کو اوائل کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے ۔ غیوب ، عیون جہاں بھی ہوں اور جس طرح بھی ہوں تعمیم کے ساتھ مُراد ہیں اور جیوبھن نور میں اور شیوخا غافر میں ہے ۔ اور باقی دو بھی اسی طرح ہیں ۔

قولہ وَیوم ارْفَعِ المَلا یعنی اَلْمَلَا کے مرموز ابوجعفر نے اصل کے خلاف یوم یَنفَعُ الصادقین میں لفظ یَوْمُ کو مرفوع پڑھا ہے اور باقی دو کے لئے بھی رفع ہی ہے ۔

یاءاتِ اضافت

چھ ہیں یَدِیَ الیکَ ، انیِّ اخاف ، انیِّ اُرِید ، فانیِّ اُعَذِّبُہ ، اُمِّیَ اِلٰهَین ، لِیَ اَن تمام کو ابوجعفر نے مفتوح اور باقین نے ساکن پڑھا ہے ۔

یاءاتِ زوائد

دو ہیں۔ اخشونِ الیوم یعقوب کے لئے وقف میں باقی رہے گی۔ واخشونِ ولا تشتروا ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ واللہ الموافق

سُورَةُ الْاَنْعَام

۱۰۳/۱ وَيُصْرَفْ فَسَمِ نَحْشُرُ الْيَا نَقُوْلُ مَعْ

سَبَأُ لَمْ يَكُنْ وَانْصِبْ نُكَذِّبُ وَالْوَلَا

۱۰۴/۲ حَوَى ارْفَعْ يَكُنْ اَنِّثْ فِدًا يَعْقِلُوْا وَتَحْ

تُ خَاطِبْ كَيَاسِيْنَ الْقَصَصْ يُوسُفٍ حَلَا

ت اور حوٰی کے لئے یُصْرَفْ معروف پڑھ۔ اور (حوٰی کے لئے) نَحْشُرُ اور نَقُوْلُ میں یاءِ غیب ہے اور ساتھ ہی سبا میں بھی۔ اور (حوٰی کے لئے) لَمْ یَکُنْ ہے۔ اور (حوٰی کے لئے) منصوب پڑھ نُکَذِّبَ اور اس کے بعد والے لفظ (وَنَکُوْنَ) کو۔ اور فدا کے لئے (نُکَذِّبُ اور نَکُوْنُ کو) مرفوع پڑھ۔ اور یَکُنْ کو مونث پڑھ۔ اور حلا کے لئے یَعْقِلُوْنَ کو یہاں اور اس کے نیچے سورت میں خطاب کے ساتھ پڑھ جیسا کہ یاسین، قصص اور یوسف میں بھی۔

ف قولہ وَيُصْرَفْ فَسَمِ یعنی مرموز حوٰی یعقوب نے مَنْ یُصْرَفْ کو معروف از بفتح حرفِ مضارع وکسرراء) پڑھا ہے اور اصل کے مطابق خلف بھی معروف ہی پڑھتے ہیں اور ابوجعفر اصل کے مطابق مجہول پڑھتے ہیں۔

قولہ نحشر الیا یقول مع سبا مرموز حوٰی یعقوب ہی نے پڑھا ہے وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ یہاں اور وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِکَةِ سورۃ سبا میں چاروں فعلوں کو یاءِ غیب کے ساتھ پڑھا ہے۔

واضح ہو کہ سورۃ انعام کے دونوں فعلوں کو بالیاء پڑھنے میں یعقوب منفرد ہیں۔ ان کے سوا تمام

قراء نے بالنون پڑھا ہے ۔ اور سورۂ سبا کے دونوں فعلوں کو یعقوب نے بالیا ، پڑھا ضرور ہے مگر منفرد نہیں کیونکہ ان سے حفص بھی بالیاء پڑھتے ہیں ۔ تفصیل کیلئے دیکھو شاطبیہ سورہ انعام ۔ اس لئے علامہ سمنودی کا یہ فرمانا کہ یعقوب بالیاء پڑھنے میں دونوں سورتوں میں منفرد ہیں ، تسامح سے خالی نہیں ہے ۔

بہر حال باقی دونوں کے لئے اصل کے مطابق چاروں افعال بالنون ہیں ۔ نیز واضح ہو کہ ویوم نحشرھم جمیعا ثم نقول للذین اشرکوا مکانکم (یونس) باتفاق سب کے لئے بالنون ہے ۔ اسی لئے ناظم نے مطلق کلام کرنے کی بجائے " یسبا " کی قید لگائی ہے ۔

قولہ لم یکن یعنی یعقوب نے لم یکن بیاء التذکیر پڑھا ہے اطلاق سے تذکیر کی طرف اشارہ ہے یا ماقبل پر عطف کے سبب یاء کی قید نہیں لگائی ۔

تنبیہ :۔ یاد رہے کہ لم یکن میں تذکیر کو تو بیان کیا کیونکہ اصل کے لئے اس میں تانیث ہے ۔ مگر لم یکن کے بعد لفظ فتنتھم کے رفع یا نصب سے خاموش ہیں ۔ وجہ یہ ہے کہ یعقوب اصل کے مطابق نصب ہی پڑھتے ہیں ، لہذا ناظم کے قول وانصب کا تعلق صرف فتنتھم سے ہرگز نہیں بلکہ اس کا تعلق مابعد کے لفظ ولا نکذب والولا سے ہے ۔ لہذا شیخ عبدالفتاح قاضی کا اپنی شرح ایضاح میں یہ کہنا صحیح نہیں کہ وانصب کا تعلق فتنتھم سے ہے ۔ علامہ شاطبی نے لم تکن کے متعلق فرمایا ؂ وذکر لم تکن شاع واغلا ۔ یعنی حمزہ و کسائی نے لم یکن مذکر اور باقین نے مونث پڑھا ہے ۔ پس یعقوب کا مذکر پڑھنا خلاف اصل ہوا اور شاطبی فرماتے ہیں ؂ وفتنتھم بالرفع عن دین کامل ۔ یعنی حفص مکی شامی نے فتنتھم کو مرفوع اور باقین نے منصوب پڑھا ہے ۔ تو بصری کے لئے منصوب ہوا اور یعقوب اصل کے مطابق منصوب ہی پڑھتے ہیں لہذا بیان کی ضرورت نہیں ۔

قولہ وانصب نکذب والولا حوی یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف نکذب اور اس کے بعد ونکون (جس کی طرف والولا سے اشارہ ہے) کو منصوب پڑھا ہے ۔ یہ تمام بیان مرموز حوی یعقوب کے لئے تھا ، آگے خلف کے لئے فرماتے ہیں ۔

قولہ ارفع یکن انت فدا یعنی خلف کے لئے مذکورہ دو فعلوں نکذب اور نکون کو مرفوع پڑھو کیونکہ اصل کے لئے دونوں پر نصب ہے یکن انت یعنی خلف نے اصل کے خلاف لم تکن کو مونث پڑھا ہے ۔ یہی لم تکن جس کو اوپر یعقوب کے لئے بیاء التذکیر فرما چکے ہیں ۔

اور فتنتھم کو خلف کے لیے بھی بیان نہیں کیا کیونکہ خلف نے اصل کے موافق اس کو منصوب ہی پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر اصل کے مطابق ہیں۔ پس لم تکن میں تانیث اور فتنتھم پر نصب، تحشر اور نقول میں مطلقاً نون اور مکذب و نکون پر رفع پڑھا جائے گا۔

قولہ یعقلو وتحت خاطب الخ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف یہاں اور بعد والی سورت اعراف میں ایسے ہی یٰسین، قصص اور یوسف میں افلا تعقلون بالخطاب پڑھا ہے۔

واضح ہو کہ اصل سے معلوم ہوا کہ انعام، اعراف، یوسف اور یاسین میں ابوجعفر ویعقوب نے خطاب پڑھا، اور خلف نے غیب پڑھا ہے اور قصص میں تینوں نے خطاب پڑھا ہے۔

۱۰۵/۳ فتحنا وتحت اشدد الاطب والانبیا
مع اقتربت حز اذ ومکذب اصلہ

ت الا اور طب کے لئے فتحنا کو یہاں اور پہلی سورت میں مشدد پڑھ۔ اور سورت انبیاء میں مع سورت اقتربت (قمر) کے حز اور اذ کے لئے مشدد پڑھ۔ اور یکذبونک میں وہ تشدید اصلہ کے لئے ہے۔

ف قولہ فتحنا وتحت اشدد الاطب یعنی فتحنا علیھم جو یہاں سورۃ انعام میں ہے۔ اور لفتحنا علیھم جو اس سے نیچے سورۃ اعراف میں ہے۔ کو ابوجعفر اور رویس نے خلافِ اصل تشدید تاء کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور روح اور خلف اصل کے موافق تاء کو تخفیف کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ والانبیا مع اقتربت حز اذ اور سورت انبیاء میں اذا فتحت یاجوج اور سورۃ قمر میں ففتحنا ابواب السماء میں دونوں فعلوں کو یعقوب اور ابوجعفر بتشدید تاء پڑھتے ہیں۔

واضح ہو کہ جن چار فعلوں کا اس شعر میں ذکر ہوا ہے، ان کو ابن عامر شامی نے مشدد پڑھا ہے قراءِ ثلاثہ کی قراءت کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ سورت انعام و اعراف میں خلافِ اصل ابوجعفر اور رویس نے مشدد اور روح اور خلف نے موافق اصل بالتخفیف پڑھا ہے اور سورت انبیاء و قمر میں ابوجعفر اور یعقوب نے خلاف اصل مشدد اور خلف نے موافق اصل مخفف پڑھا ہے۔ پس ابوجعفر اور رویس مثل شامی کے چاروں میں تشدید پڑھتے ہیں جب کہ روح صرف دو میں اور خلف چاروں میں اصل کے موافق بالتخفیف پڑھتے ہیں۔

قولہ وَیُکَذِّبُ اُحْصِلَا یعنی ابوجعفر نے خلاف اصل فَاِنَّھُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَكَ کو بتشدید ذال پڑھا ہے جب کہ نافع کے لئے تخفیف تھی۔ اور باقی دو اصل کے موافق تشدید ہی پڑھتے ہیں۔ ناظم کے بیان میں تشدید کی تصریح نہیں ہے لیکن فَتَحْنَا کے بیان میں تشدید کا ذکر ہوا ہے۔ اسی کے ذیل میں یہاں بھی تشدید کا مفہوم نکل آتا ہے، یا اُحْصِلَا میں ضمیر نائب فاعل کو تشدید کی طرف لوٹایا جائے۔

۱۰۶/۴ وَحُزْ فَتْحَ اِنَّهُ مَعْ فَاِنَّهُ وَفَائِزٌ
تَوَفَّتْهُ وَاسْتَهْوَتْهُ يُنْجِي فَثَقِّلَا

۱۰۷/۵ بِشَانٍ اَتَى وَالْخِفُّ فِي الْكُلِّ حُزْ وَتَحْـ
تَ صَادٍ يُرِي وَالرَّفْعُ اَزْ زُحْصِلَا

ت اور حُزْ کے لئے اِنَّهٗ اور ساتھ ہی فَاِنَّهٗ میں ہمزہ کا فتحہ ہے۔ اور فَائِزٌ کے لئے تَوَفَّتْهُ اور اِسْتَهْوَتْهُ ہے۔ اور يُنْجِي میں اَتَى کے لئے جو کہ دوسرے لفظ میں ہے تشدید پڑھ۔ اور حُزْ کے لئے تمام مواقع میں تخفیف ہے۔ اور سورت صاد کے نیچے سورت (زمر) میں يُرِي کے لئے تخفیف ہے، اور اَزْ ذَ میں حُصِّلَا کے لئے رفع ہے۔

ف قولہ وَحُزْ فَتْحَ اِنَّهُ مَعْ فَاِنَّهٗ یعنی یعقوب نے اِنَّهٗ مَنْ عَمِلَ اور فَاِنَّهٗ غَفُوْرٌ دونوں کو مثل ابن عامر شامی و عاصم بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔ جب کہ اصل کے لئے دونوں میں کسرۂ ہمزہ تھا۔ اور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق اوّل میں فتحہ اور ثانی میں کسرہ ہے اور خلف کے لئے اصل کے موافق دونوں میں ہمزہ کا کسرہ ہے۔

قولہ وَفَائِزٌ تَوَفَّتْهُ وَاسْتَهْوَتْهُ یعنی خلف نے تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا اور اِسْتَهْوَتْهُ الشَّيَاطِينُ میں دونوں فعلوں کو خلاف اصل تانیث کے ساتھ پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے بتلایا ہے۔ باقی دونوں نے بھی اصل کے موافق یہی پڑھا ہے۔

قولہ يُنْجِي فَثَقِّلَا بِشَانٍ اَتَى یعنی ابوجعفر نے سورت انعام کے دوسرے يُنْجِي کو قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ میں خلاف اصل مشدد پڑھا ہے اور ثانی کہنے سے اشارہ ہے کہ اوّل یعنی قُلْ مَنْ يُنَجِّيكُمْ میں ابوجعفر کے لئے اس کے موافق پہلے ہی تشدید ہے۔

قولہ وَالْخِفُّ فِي الْكُلِّ حُزْ یعنی ایسے افعال میں یعقوب کے لئے خلاف اصل تمام مواقع میں تخفیف

ہے۔ جس میں سورت انعام کے مذکورہ دونوں فعل بھی آ گئے ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن میں یہ افعال فعلوں تبدونہا و تخفون کثیرا تینوں کو بصیغۂ خطاب پڑھا ہے، جب کہ اصل میں بصری کے لئے یہ افعال صیغۂ غائب تھے۔ باقی دونوں کے لئے بھی اصل کے موافق خطاب ہے۔

قولہ دَرَسَتْ یعقوب نے خلاف اصل دَرَسَتْ بصیغۂ ماضی واحد مونث غائب مثل شامی پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہو رہا ہے جب کہ اصل میں دَارَسْتَ ہے اور باقی دو کے لئے اصل کے موافق دَارَسْتَ ماضی مخاطب ہے۔

قولہ وَاضْمُمْ عُدُوًّا یعنی یعقوب نے خلاف اصل اور منفرداً پڑھا ہے عُدُوًّا بغیر علم بضم عین و دال و تشدید واؤ جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔ باقی دو کے لئے اصل کے موافق عَدْوًا ہے۔

۱۰۹/۲ وَطِبْ مُسْتَقِرًّا فَتْحُ وَكَسْرُ اَنَّهَا وَيُو
مِنُوا فِدْ وَحِبْرٌ سَمِّ حُرِّمَ فُصِّلَا

ت اور طِبْ کے لئے فَمُسْتَقِرٌّ میں (قاف کا) فتحہ پڑھ۔ اور فِدْ کے لئے اَنَّهَا میں (ہمزہ کا) کسرہ ہے، اور یُؤْمِنُوا بھی ہے۔ اور حِبْرٌ کے لئے معروف پڑھ حُرِّمَ اور فُصِّلَ کو۔

ف یعنی طِبْ کے مرموز رویس نے فَمُسْتَقَرٌّ کو خلاف اصل بفتح قاف پڑھا ہے، جیسا کہ ابو جعفر اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق فتحہ ہی ہے البتہ روح کے لئے اصل کے موافق قاف کا کسرہ ہے۔

قولہ وکسر اَنَّهَا یعنی فِدْ کے مرموز خلف نے پڑھا ہے وَمَا يُشْعِرُكُمْ اِنَّهَا بکسر ہمزہ جب کہ یعقوب کے لئے بھی اصل کے موافق کسرہ ہی ہے، اور ابو جعفر کے لئے اصل کے موافق فتحہ ہے۔

قولہ وَيُؤْمِنُوا فِدْ اور خلف نے لَا يُؤْمِنُونَ صیغۂ غائب پڑھا ہے۔ اور ابو جعفر و یعقوب کے لئے بھی اصل کے موافق غیب ہی ہے۔

واضح ہو کہ خلف کے اصل امام حمزہ نے یہاں اور سورۂ جاثیہ میں تُؤْمِنُونَ میں خطاب پڑھا ہے۔ خلف نے یہاں تو اصل کے خلاف غیب پڑھا ہے۔ مگر جاثیہ میں اصل کے موافق خطاب ہی پڑھا ہے۔

سب ذیل گیارہ جگہ ہیں :-

(۱) قل من ینجیکم (۲) قل اللہ ینجیکم (انعام) (۳) ننجیک ببدنک (۴) ننجی رسلنا (۵) حقا علینا ننجی المومنین (یونس) (۶) انا لمنجوھم (حجر) (۷) ثم ننجی الذین اتقوا (مریم) (۸) لننجینہ واھلہ (۹) وانا لمنجوک (عنکبوت) (۱۰) وینجی اللہ (زمر) (۱۱) تنجیکم (صف)

• قولہ وتحت صاد یُری یعنی یُری کے مرموز روح نے سورت صاد کے بعد والی سورت زمر میں بالتخفیف پڑھا۔ جب کہ رویس نے اصل کے موافق بالتشدید پڑھا ہے۔ اور خلف تمام میں اصل کے موافق ہیں۔

نیز یاد رہے کہ سورتِ صف میں تنجیکم کو ثلاثہ نے اصل کے موافق بالتخفیف پڑھا ہے۔ اس کو صرف شامی نے مشدد پڑھا ہے۔ اس کے علاوہ مزید دو مواقع کے متعلق سمنودی نے فرمایا کہ فنجی من نشاء (یوسف) کا بیان سورت یوسف میں آئے گا۔ اور کذلک ننجی المومنین (انبیاء) باتفاق مخفف ہے۔

قولہ والرفع آزر حصلا یعنی یعقوب نے آزر کو خلافِ اصل اور انفرادی طور پر یہ رفع را پڑھا ہے، منادی ہونے کی بناء پر۔

۱۰۸/۶ ھُنَا دَرَجَاتِ النُّوْنُ یَجْعَلُ وَبَعْدُ خَا طِباً دَرَسْتُ وَاضْمُمْ عُدُوًّا حُلِیَ حَلَا

ت — حُلی حَلا نے یہاں دَرَجَات کو بدون تنوین پڑھا۔ اور یجعلونہ کو اور بعد کے فعلوں کو خطاب کرتے ہوئے پڑھا۔ اور دَرَسْتَ پڑھا۔ اور ضمہ پڑھ عدوا میں (عین اور دال کو)

ف — قولہ ھنا درجات النون یعنی یعقوب نے خلافِ اصل دَرَجَاتٍ من نشاء نون تنوین کے ساتھ پڑھا ہے، اور خلف اصل کے موافق یہاں اور سورۃ یوسف میں بالتنوین ہی پڑھتے ہیں۔ جبکہ ابو جعفر دونوں جگہ اصل کے موافق بغیر تنوین اضافت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

ناظم نے ھُنَا کی قید سے بتلایا ہے کہ یعقوب سورۃ یوسف میں اصل کے موافق بغیر تنوین ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ یجعل وبعد خاطباً یعنی یعقوب نے تجعلونہ قراطیس کو اور اس کے بعد دو

صاحب ایضاح نے اعتراض کرتے ہوئے فرمایا کہ ناظم کو اس طرف اشارہ کرنا چاہیئے تھا۔ کلام میں اطلاق کی وجہ سے وہم ہوتا ہے کہ خلف نے دونوں سورتوں میں اصل کے خلاف پڑھا ہے، جیساکہ گذشتہ شعر میں درجات کے نون تنوین کو ھھنا کہہ کر انعام اور یوسف میں یعقوب کے فرق کو بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اعتراض بظاہر تو صحیح ہے مگر ناظم نے جاثیہ میں یومنون کو مستقلاً بیان کیا ہے اور بتلایا ہے کہ رویس اس کو اپنی اصل کے خلاف خطاب پڑھتے ہیں۔ رویس کی تخصیص سے نکلتا ہے کہ وہاں خلف اصل کے موافق ہی ہیں۔

قولہ وحبر سما حرم فصلا مرموز حبر یعقوب نے حرم اور فصل دونوں فعلوں کو اصل کے خلاف معروف پڑھا ہے۔ باقی دونوں امام اصل کے موافق ہیں۔ پس ابوجعفر دونوں کو معروف پڑھتے ہیں۔ اور خلف فصل کو معروف اور حرم کو مجہول پڑھتے ہیں۔

۱۱۰/۸ وحز کلمت والیاء تحشرهم يدٌ
یکون یکن انث ومیتةٌ اِنجلا

۱۱۱/۹ برفعٍ معاً عنه وذكر یکون فز
وخف وان حِفظ وقل فرقوا فلا

اور حز نے کلمت پڑھا۔ اور تحشرهم میں ید نے یا پڑھی ہے۔ اور یکون اور یکن کو انجلا کے لئے مونث پڑھ۔ اور میتة دونوں جگہ اس (انجلا) سے رفع کے ساتھ ہے۔ اور فز کے لئے یکون کو مذکر پڑھ اور حفظ کے لئے وان مخفف ہے اور فلا کے لئے فرقوا پڑھ۔ ت

قولہ وحز کلمت یعنی یعقوب نے خلافِ اصل پڑھا ہے وتمت کلمت ربك، بغیر الف کے توحید کے ساتھ، جیساکہ تلفظ سے اشارہ کیا ہے اور وفاق سے معلوم ہوا کہ خلف نے بھی اصل کے موافق واحد ہی پڑھا جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق جمع ہے۔

یہ بیان صرف سورت انعام میں محدود ہے، مطلق نہیں ہے لہٰذا سورت یونس میں دونوں جگہ اور غافر میں ایک جگہ تینوں کلمات کو یعقوب اصل کے موافق مفرد پڑھتے ہیں۔

اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ پھر تو ناظم صاحب کو اس سورت کی قید لگانا چاہیئے تھی اس کا جواب یا تو

اعتماد علی الشہرت کے ساتھ دیا جائے مگر بہتر یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ مطلق کلمت مُراد لینے سے بھی کوئی نقصان واقع نہیں ہوتا یعنی ناظم نے بیان تو کرنا چاہا ہے صرف سورت انعام والے کو مگر قید لگانے کی ضرورت نہیں سمجھی کہ مطلقاً سب کو یعقوب نے مفرد ہی پڑھا ہے۔ اور خاص سورت انعام میں اس کو بیان کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ یعقوب نے اصل کے خلاف اسی سورت میں پڑھا ہے۔

قولہ والیا نحشرھم یدٌ یعنی روح نے مثل حفص کے سورۃ انعام کے اس دوسرے موقع میں یحشرھم کو بالغیب پڑھا ہے۔ اور باقین اصل کے مطابق بالنون پڑھتے ہیں۔ اور پہلے یحشرھم پر کلام گزر چکا ہے۔

قولہ یکون یکن انث ومیتۃ انجلا برفع معاً عنہ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے إِلَّا أَنْ تَكُونَ مَيِّتَةٌ اور إِنْ تَكُنْ مَيِّتَةٌ دونوں فعلوں کو تانیث کے ساتھ، اور لفظ میتۃ کو دونوں جگہ رفع کے ساتھ (اور بتشدید الیاء جیسا کہ گزر چکا ہے)

قولہ وذکر یکون فُز یعنی خلف نے اصل کے خلاف یکون کو مذکر پڑھا ہے۔ جب کہ تکن کو بھی وہ اصل کے مطابق بالتذکیر ہی پڑھتے ہیں۔ اور یعقوب کے لئے اصل کے مطابق دونوں فعل تذکیر کے ساتھ ہیں اور دونوں جگہ لفظ مَیۡتَۃً یعقوب اور خلف دونوں کے لئے اصل کے مطابق منصوب ہے۔

خلاصہ یہ کہ ابوجعفر کے لئے یکون اور یکن دونوں مونث، اور مَیِّتَۃٌ دونوں جگہ مرفوع اور بتشدید الیاء المکسورہ ہے۔ جب کہ یعقوب اور خلف کیلئے دونوں فعل مذکر، اور دونوں میتۃ منصوب ہیں اور بتخفیف الیاء الساکنہ ہیں۔

قولہ وخفّ وأنْ حِفظٌ یعنی وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي میں یعقوب نے وَأَنْ نون ساکنہ بالتخفیف پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر اصل کے مطابق بفتح ہمزہ وتشدید النون۔ اور خلف اصل کے مطابق بکسر ہمزہ وتشدید النون پڑھتے ہیں۔

قولہ وَفَصّل فرّقوا فلا یعنی خلف نے اصل کے خلاف إن الذين فَرَّقُوا یہاں اور سورۃ روم میں بتشدید راء اور بغیر الف بین الفاء والراء (جیسا کہ ناظم نے تلفظ سے بتلایا ہے) پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو بھی اصل کے مطابق یہی پڑھتے ہیں۔

وَعَشْرٌ فَنَوِّنْ وَارْفَعَ امْثَالِهَا حُلَى 10/112

كَذَا الضِّعْفِ وَانْصِبْ قَبْلَهُ نُوْنًا طُلَى

ت اور حُلْی کے لئے عَشْرٌ کو منوّن اور اَمْثَالُهَا کو مرفوع پڑھ ۔ اور طَلّی کے لئے اسی طرح الضِّعف ہے ، اور اس کے ماقبل کو منصوب اور منوّن پڑھ ۔

ف قولہ وعَشْرٌ الخ یعنی یعقوب نے فَلَهُ عَشْرٌ تنوین کے ساتھ پڑھا ہے ۔ اور اَمْثَالُهَا کو رفع کے ساتھ ۔ گویا عَشْرٌ کی صفت یا اس سے بدل ہے ۔ بہرحال یعقوب قراءاتِ عشرہ میں منفرد ہیں ۔ باقین عَشْرُ اَمْثَالِهَا پڑھتے ہیں ۔

قولہ کذا الضِّعْفُ الخ یعنی رویس نے پڑھا ہے فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَاءٌ الضِّعْفُ (سبا) ناظم نے لفظ الضِّعف کو اَمْثَالُهَا سے مرفوع ہونے میں تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رویس نے سورتِ سبا میں الضِّعْفُ کو مرفوع اور اس سے پہلے لفظ جَزَاءً کو منصوب منوّن پڑھا ہے ۔

یاءات اضافت آٹھ ہیں

اِنّیٓ اُمِرْتُ ۔ اِنّیٓ اَخَافُ ۔ اِنّیٓ اَرٰىكَ ۔ وَجْهِیَ لِلَّذِی ۔ رَبِّیٓ اِلٰی صِرَاطٍ ۔ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ ۔ ابوجعفر نے سب کو مفتوح اور باقی دو نے ساکن پڑھا ہے ۔ اور صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا کو سب نے ساکن پڑھا ہے ۔ جب کہ وَمَحْيَایَ ابوجعفر نے ساکن اور باقی دو نے مفتوح پڑھا ہے ۔

یاء زائدہ

وَقَدْ هَدٰنِ وصل میں ابوجعفر نے اور حالین میں یعقوب نے ثابت رکھا ہے ۔

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ

۱۱۳/۱ هُنَا تَخْرُجُوْا سَمِّ حِمًى نَصْبُ خَالِصَةً
اِنّیٓ تَفْتَحُ اشْدُدْ مَعْ اُبَلِّغُكُمْ حَلَا

۱۱۴/۲ يُغْشِیْ لَهُ اَنْ لَعْنَةُ اِتْلُ كَحَمْزَةٍ
وَلَا يَخْرُجُ اضْمُمْ وَاكْسِرِ الْخُلْفَ بُجِّلَا

ت یہاں تخرجون کو حمزہ نے معروف پڑھا ہے۔ اور اتی کے لئے خالصۃ پر نصب ہے۔ تفتح کو اور ساتھ ہی ابلغکم کو حلا کے لئے مشدد پڑھ یغشی کو بھی مشدد پڑھ۔ تم نہیں (حلا) کے لئے۔ اور ان لعنۃ کو حمزہ کی طرح پڑھ۔ اور لا یخرج کو جلا کے لئے بالخلف ضمہ اور کسرہ پڑھ۔

ف قولہ ھنا تخرجوا سمی حمی یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ ومنھا تخرجون صیغہ معروف کے ساتھ جب کہ اصل کے لئے مجہول ہے اور خلف کے لئے موافق اصل معروف ہی ہے۔ جب کہ ابوجعفر نے موافق اصل مجہول پڑھا ہے۔

ھنا کی قید اس لئے لگائی کہ رُوم کے پہلے لفظ اور زخرف اور جاثیہ والے لفظ سے احتراز ہو جائے، کہ ان تینوں نے موافق اصل پڑھا ہے۔ اور یاد رہے کہ روم کے موضع ثانی اور حشر اور معارج کے الفاظ تخرجون کو قراء عشرہ نے معروف ہی پڑھا ہے۔

قولہ ونصب خالصۃ اتی یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے خالصۃً اصل کے خلاف نصب کے ساتھ۔ جب کہ باقی دو بھی اصل کے موافق نصب ہی پڑھتے ہیں۔

قولہ تفتح اشدد مع ابلغکم حلا یعنی یعقوب نے پڑھا ہے لا تفتح بتشدید تا جب کہ اصل میں بصری کے لئے تخفیف ہے۔ اور یاد رہے کہ یعقوب تانیث میں اصل کے موافق ہیں اسی لئے ناظم نے صرف تشدید کو بیان کرنے پر اکتفا کیا۔ اور ابوجعفر کے لئے بھی موافق اصل اسی طرح ہے۔ جب کہ خلف کے لئے اصل کے موافق تذکیر اور تخفیف کے ساتھ ہے۔ مع ابلغکم حلا یعنی یعقوب نے ابلغکم کو اصل کے خلاف یہاں دونوں جگہ اور سورۂ احقاف میں تینوں کو بتشدید لام پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ یغشی لہ اسی طرح یغشی کو یہاں اور رعد میں یعقوب نے اصل کے خلاف مشدد پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ اور عطف سے اشارہ ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق تشدید ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق تخفیف ہے۔ اور اذ یغشیکم النعاس کا بیان سورۂ انفال میں آنے والا ہے۔

قولہ ان لعنۃ اتل کحمزۃ اور ابوجعفر کے لئے ان لعنۃ اللہ علی الظلمین کو حمزہ کی طرح پڑھو یعنی انّ بتشدید نون اور لعنۃَ کو نصب کے ساتھ۔ اور خلف بھی اصل کے موافق اسی طرح پڑھتے ہیں اور یعقوب تخفیف اور رفع کے ساتھ اصل کے موافق پڑھتے ہیں

یہ گفتگو اعراف والے الفاظ میں ہے لیکن سورتِ نور والے الفاظ کا بیان سورت نور ہی میں آئے گا۔ انشاء اللہ

قولہ ولا یخرج اضمم واکسر الخلف بجلا یعنی ابن وردان نے لا یخرج الا نکدا کو دو طرح پڑھا ہے ایک وجہ میں یا کو ضمہ اور را کو کسرہ لا یُخرِج پڑھتے ہیں اور اس وجہ میں وہ منفرد ہیں۔ دوسری وجہ میں لا یَخرُج مثل جمہور کے پڑھتے ہیں۔ نیز یاد رہے کہ ناظم نے ضمہ اور کسرہ والی وجہ کو طیبہ میں بیان نہیں کیا ہے کیونکہ اس وجہ کی روایت میں شطوی منفرد ہیں۔ (الایضاح)

۳/۱۱۵ وَخَفْضُ اِلٰـهٍ غَيْرِهِ نَكِدًا اَلَا افْـ
ـتَحَا يَقْتُلُو مَعْ يَتْبَعُوا شُدِّدْ وَقُلْ عَلٰى

۴/۱۱۶ لَهٗ وَرِسَالَاتْ يَحُلْ وَاضْمُمْ حُلِيّ فِذْ
وَحُزْ حَلْيِهِمْ تَغْفِرْ خَطِيَّاتُ حُمِّلَا

۵/۱۱۷ كَوَرْشٍ يَقُولُوا خَاطِبًا حُمْ وَيَلْحِدُوا افْـ
ـهُمِ اكْسِرْ كَحَا فِذْ ضُمَّ طَا يَبْطُشُ اسْجِلَا

ت۔ اور اَلا کے لئے اِلٰـهٍ غَيْرِهِ (راء کا جر) ہے اور (انہیں کے لئے) نَكِدًا کاف کو فتحہ پڑھ۔ اور انہیں کے لئے یقتلون کو اور ساتھ ہی یتبع کو مشدد پڑھ اور پڑھ حقیق علی۔ اور یحل کے لئے علی الناس برسالتی ہے۔ اور حلیہم میں فذ کے لئے ضمہ پڑھ۔ اور حز کے لئے حلیہم ہے اور حملا کے لئے تغفر لکم خطیئتکم مثل ورش کے ہے۔ اور حم کے لئے تقولوا پڑھ خطاب کرتے ہوئے۔ اور فذ کے لئے یلحدون کو ضمہ اور کسرہ پڑھ۔ مثل حا (فصلت) کے اور اسجلا کے لئے یبطش میں طا کا ضمہ پڑھ۔

ف قولہ وَخَفْضُ اِلٰـهٍ غَيْرِهِ یعنی اَلا کے مرموز ابوجعفر نے مثل کسائی کے مِنْ اِلٰـهٍ غَيْرِهِ کو را کے جر کے ساتھ پڑھا ہے جس جگہ بھی ہو، یہ عموم اطلاق سے لیا گیا ہے۔ اور باقی دو کے لئے اصل کے مطابق رافع را ہے۔ (یہ لفظ یہاں، ہود اور مومنین میں ہے)

قولہ نکدا الا افتحن یعنی ابوجعفر نے پڑھا اِلَّا نَكَدًا بفتح کاف، ابوجعفر منفرد ہیں، باقی دو اصل کے مطابق بکسر کاف پڑھتے ہیں۔

قولہ یقتلوا مع یتبعوا شدد وقل علی لہ یہ تینوں کلمات الوجعفر کے لئے بیان کرتے ہیں کیونکہ لہٗ کی ضمیر اَلَا کے مرموز کی طرف راجع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ الوجعفر نے یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَاءَکُمْ کو بتشدید تا پڑھا ہے۔ جس سے قاف کا فتحہ اور تا کا کسرہ بھی لازم آگیا، اور باقی دو کے لئے بھی اصل کے مطابق اسی طرح ہے۔

اور اصل کے خلاف الوجعفر نے یتبعو کو بھی مشدد پڑھا ہے، خواہ یہ لفظ کہیں بھی ہو، یاد رہے کہ یہ لفظ یہاں ہے اور شعراء میں ہے یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْن مطلب یہ کہ الوجعفر نے دونوں جگہ بتشدید تا اور بکسر با پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو بھی اسی طرح پڑھتے ہیں۔

قولہ وَقُلْ عَلٰی لَہٗ اور الوجعفر کے لئے حَقِیْقٌ عَلٰی اَلَّا اَقُوْلَ ہے۔ (جب کہ اصل کے لئے عَلٰیٓ ہے) اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ وَبِرِسَالَتُ یَحُلُّ یعنی روح نے عَلَی النَّاسِ بِرِسَالَتِیْ بحذفِ الف بعد لام، افراد کے ساتھ پڑھا اور اصل سے معلوم ہوا کہ الوجعفر کے لئے بھی اسی طرح ہے۔ اور رویس وخلف کے اصل کے موافق بِرِسَالٰتِیْ جمع ہے۔

قولہ وَاضْمُمْ حُلِیِّ فِدْ اور خَلَفْ نے حُلِیِّهِمْ بضم حا وکسر لام وتشدید یا اصل کے خلاف پڑھا ہے، جب کہ الوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

قولہ وَحُزْ حَلْیِهِمْ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف منفرداً حَلْیِهِمْ بفتح حا واسکانِ لام وتخفیف یا پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے معلوم ہوا۔

قولہ تغفر خطیئات حلا کورش یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا ہے۔ تُغْفَرْ تاء تانیث مضمومہ اور فتح فا کے ساتھ صیغہ مونث مجہول اور خطیئات کو جمع مرفوع۔ ان تمام قیود کی طرف اشارہ کرنے کے لئے فرمایا کہ "مثل ورش کے"۔

وفاق کے مطابق الوجعفر کے لئے بھی اسی طرح ہے۔ اور خلف اپنی اصل کے مطابق نَغْفِرْ بالنون وکسرِ فا اور خطیئاتکم کو بالجمع وکسر التاء پڑھتے ہیں۔

قولہ یقولوا خاطبا حُم یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف اَنْ تَقُوْلُوْا اور اَوْ تَقُوْلُوْا دونوں کو تاء خطاب سے پڑھا ہے اور باقی دو بھی یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ ویلحدوا اضمم اکسر کحا فد یعنی خلف کے لئے یُلْحِدُوْنَ کو اصل کے خلاف بضم یا وکسرِ حا پڑھو یہاں اور سورۂ فُصِّلَتْ میں ــــ جس کو حا سے تعبیر کیا ہے ــــ

یعنی کحا میم۔

یاد رہے کہ یہ تلفظ اعراف، نحل، اور فصلت میں آیا ہے، خلف نے اعراف اور فصلت والے میں اصل کے خلاف باب افعال سے پڑھا ہے، اور نحل میں اصل کے مواقق باب فتح سے ہی پڑھتے ہیں اسی لئے ناظم نے نحل والے سے سکوت کیا ہے۔

قولہ ضم طا یبطش اسجلا یعنی الوجعفر نے یبطشون سورت اعراف میں اور ان یبطش سورۂ قصص میں اور یوم نبطش دخان میں بضم طا پڑھا ہے۔ اسی عموم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسجلا فرمایا، یعنی یہ حکم مطلق ہے۔ اور باقیوں کے لئے اصل کے مطابق بکسر طا ہے اور الوجعفر ضمہ پڑھنے میں منفرد ہیں۔

۱۱۸/۶ وقصرانا مع کسر اعلم ومردفی اف
سما موھن واقرا یغشی انصب الولا

۱۱۹/۷ حلا یعملوا خاطب طوی حی اظھرن
فتی حز ویحسب ادو خاطب فاعتلی

ت: اور اعلم کے لئے انا میں قصر ہے کسرہ کے ساتھ۔ اور حاء کے لئے مردفین میں فتحہ پڑھ۔ اور موھن پڑھ۔ اور یغشی پڑھ اور بعد والے لفظ کو نصب پڑھ۔ اور طوی کے لئے یعملون کو خطاب سے پڑھ۔ اور فتی اور حز کے لئے حی کو اظہار سے پڑھ اور ادو کے لئے لا یحسبن ہے، اور فاعتلی نے خطاب پڑھا ہے۔

ف قولہ وقصرانا مع کسر اعلم۔ الوجعفر نے انا ضمیر متکلم کو وصل میں بحذف الف پڑھا ہے جب اس کے بعد ہمزۂ مکسورہ آئے۔ اور یہ تین جگہ ہے، یہاں، شوریٰ اور احقاف میں اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

اور جب انا کے بعد ہمزۂ مضمومہ یا مفتوحہ ہو تو الوجعفر نے اصل کی موافقت کرتے ہوئے اس کو بالالف ہی پڑھا ہے۔ اسی لئے ناظم نے اس کو سورت بقرہ میں بیان نہیں کیا ہے یہاں سورۂ اعراف ختم ہو گئی۔

یاءات اضافت سات ہیں۔ حرم ربی الفواحش سب کے لئے مفتوح ہے۔

اِنّی اخاف ۔ مِن بعد اَعجلتم ، ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے ۔ معی بنی اسرائیل ، انّی اصطفیتک ، سب نے ساکن پڑھا ہے ۔ مِن اٰبائی الذین سب نے فتحہ پڑھا ہے عذابی اصیب ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے ۔

یاءاتِ زوائد ۔ ثم کیدون فلا ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں یاء کو باقی رکھا ہے ، فلا تنظرون ۔ یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے ۔

سُوْرَۃُ الْاَنْفَالِ

قولہ ۔ ومُردفی افتحن یعنی حلا کے مرموز یعقوب نے مُردفین بفتح دال پڑھا ہے ۔ ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق فتح دال ہے ، اور خلف کے لئے اصل کے موافق کسرۂ دال ہے ۔

قولہ ۔ مُوھِنٌ یعنی حلا کے مرموز یعقوب نے خلافِ اصل مُوَھِّنُ کو باسکانِ واؤ اور ھاء مکسورہ کی تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے ۔ باقی تنوین کا ہونا اور بعد والے لفظ کیدَ کا منصوب ہونا اصل کے موافق ہے ۔ کیونکہ (بصری) اصل کے لئے مُوَھِّنٌ کیدَ ہے ۔ لہٰذا کیدَ کا نصب اصل کے موافق ہونے کی وجہ سے قابلِ بیان نہیں ۔ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے ۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق مُوَھِّنُ کیدِ ہے ۔

قولہ واقرأ یُغَشّی انصب النُّعَاسَ حلا اور یعقوب کے لئے یُغَشّی میں غین کا فتحہ اور شین مشدّد مکسور ہے اور اس کے بعد والے لفظ النُّعَاس کو منصوب پڑھ جب کہ اصل (بصری) کے لئے یَغشٰکُمُ النُّعَاسُ ہے اور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق اِذْ یُغْشِیْکُمُ النُّعَاسَ ہے اور خلف کے لئے اصل کے موافق مثل یعقوب کی قرأت کے ہے ۔

تنبیہ : ناظم کی تصریح وَانصِبِ الْوِلا کا تعلق صرف لفظ یُغَشّیکم سے ہے ، اس سے ماقبل لفظ مُوھِنٌ سے نہیں کیونکہ اس کے بعد لفظ کیدَ کے نصب کے بیان کی ضرورت ہی نہیں وہ پہلے ہی اصل کے موافق ہے ۔ لہٰذا صاحب ایضاح اور علامہ سمنودی کا یہ بیان صحیح نہیں کہ :-

" واشار بقولہ وانصب الولا نصب کید الذی یلی مُوھِنٌ ونعاس الذی یلی یُغَشّیکم "

قولہ ۔یعملوا خاطِب طوٰی یعنی طوٰی کے مرموز رویس نے فَاِنَّ اللّٰہَ بِمَا یعملون بصیر کو خطاب کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ باقی تمام قراء بالغیب پڑھتے ہیں۔ گویا رویس منفرد ہیں۔

قولہ حَتّٰی اَظْهِرَنْ فِتَی حُز یعنی خلف اور یعقوب نے خلافِ اصل حَتّٰی کو اظہار کے ساتھ حَیِیَ پڑھا ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔"

قولہ ویحسب اد وخاطِب فاعتلی یعنی مرموز اُدْ ابوجعفر نے وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کو بصیغہ غائب پڑھا ہے جیسا کہ اطلاق سے معلوم ہوا ۔ اور سین کا فتحہ ہے جیسا کہ پہلے آچکا ہے۔ اور فَاعْتَلِی کے مرموز خلف نے اس فعل کو بصیغہ خطاب اور بکسرِ سین ۔ اور یعقوب نے اصل کے موافق بالخطاب مع کسرِ سین مثل خلف کے پڑھا ہے۔

۸/۱۲۰ وَفِیْ تُرْهِبُوْا شُدْ دُطِبْ وَضُعْفًا فَحَرِّلِـ اُمْ
دُدِاهُمِـزْ بِلَانُوْنٍ اُسَارٰی مَعًا اَلَا

اور طِبْ کے لئے تُرْهِبُوْنَ میں تشدید پڑھ ۔ اور اَلَا کے لئے ضعفاً میں عین

ت کو حرکتِ فتحہ دے اور فا کے بعد الفِ مدّہ پڑھ اور الف کے بعد ہمزہ پڑھ اور اس کو بغیر تنوین پڑھ۔ اور دالا کے لئے اُسَارٰی پڑھ دونوں جگہ۔

قولہ وَفِیْ تُرْهِبُوْا شُدْ دُطِبْ یعنی رویس نے اصل کے خلاف تُرَهِّبُوْنَ بفتح را وتشدید ھا پڑھا ہے۔ جب کہ باقی تمام قراء نے تُرْهِبُوْن بسکون را و تخفیفِ ھا پڑھا ہے۔ معلوم ہوا کہ رویس منفرد ہیں۔

قولہ وضعفاً فحرِّك امدُدا همز یعنی اَلَا کے مرموز ابوجعفر نے ضُعَفَاءَ بضمِ ضاد و فتحِ عین و مدِ فا اور ہمزۂ مفتوحہ غیر منونہ پڑھا ہے ۔ اور ابوجعفر اس قرأت میں منفرد ہیں۔

یاد رہے کہ فحرِّك سے مُراد ہے کہ عین کو فتحہ پڑھ ۔ اور ناظم نے ضمۂ ضاد بیان نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اصل کے موافق ہے اور یعقوب نے اصل کے موافق ضُعْفًا اور خلف نے ضَعْفًا پڑھا ہے۔

قولہ اُسَارٰی معاً اَلَا یعنی ابوجعفر نے اصل کے خلاف دونوں جگہ (۱) مَا کَانَ لِنَبِیٍّ اَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ اَسْرٰی (۲) یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ فِیْ اَیْدِیْکُمْ مِّنَ الْاَسْرٰی میں اُسَارٰی جمع پڑھا ہے جیسا کہ ناظم نے تلفظ سے بتلایا ہے۔

باقی بحث اگلے شعر میں ہے۔

۹/۱۲۱ یکون فانث إذ ولایة ذی افتحن
فتی واقرأ الاسری حمیدا محصلا

ت یکون کو إذ کے لئے مؤنث پڑھ۔ اور فتی کے لئے اس سورت میں ولایۃ کو فتح پڑھ۔ اور حمیدا کے لئے الاسریٰ پڑھ۔

ف قولہ یکون فانث إذ ابوجعفر کے أن یکون لہ أسریٰ میں فعل کو مونث پڑھ یعنی أن تکون۔ وفاق سے معلوم ہوا کہ یعقوب کے لئے بھی تانیث ہی ہے۔ جب کہ خلف کے لئے تذکیر ہے۔

قولہ ولایۃ ذی افتحن فتی یعنی خلاف اصل خلف نے پڑھا ہے ما لکم من ولایتھم بفتح واؤ، خاص طور سے اسی سورت میں جس پر اشارہ کے لئے ذی فرمایا ہے۔ اور وفاق سے معلوم ہوا کہ باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

اور ھنالك الولایۃ کھف میں، سب اپنے اصول کے موافق ہیں۔ پس خلف کے لئے کسرہ اور باقی کے لئے فتحہ ہے۔

قولہ واقرأ الاسری حمیدا یعقوب نے أیدیکم من الاسریٰ توحید کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ ان کی اصل بصری کے لئے جمع ہے۔ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق واحد ہی ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے جمع ہے۔ جیسا کہ اوپر معلوم ہوا۔

تنبیہ :

ابوجعفر نے لہ أسریٰ کو جو جمع پڑھا ہے وہ اپنی قرأت میں منفرد ہیں۔

یاءاتِ اضافت: دو ہیں إنی أریٰ، إنی أخاف دونوں کو ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ اس سورت میں یاء زائدہ نہیں ہے۔

سورۃ التوبۃ ویونس وھود علیہما السلام

۱/۱۲۲ وقل عمرۃ معھا سقاۃ الخلاف بن
عزیر فنون حز وعین عشرا لا

۱۲۳/۲ فَسَكِّنْ جَمِيعًا وَلِمُدُّ ثْنَا يَضِلَّ حُطْ
بِضَمٍّ وَخِفَّ اسْكِنْ مَعَ الْفَتْحِ مُدْخَلَا

ت اور کہہ عَمَرَةَ اور اس کے ساتھ ہی سُقَاةَ ، بِنْ کے لئے خُلف کے ساتھ۔ اور حُزْ کے لئے عُزَيْرٌ کو تنوین کے ساتھ پڑھ۔ اور آلا کے لئے عشر کی عین کو ساکن پڑھ تمام جگہ اور اثنا میں مدکر۔ اور حُط کے لئے يُضِلُّ ضمہ کے ساتھ ہے۔ اور حُط کے لئے نیز مُدْخَلًا کو بتخفیف دال پڑھ۔ اور اس کو ساکن مع فتح میم کے۔

ف قولہ وَقُلْ عَمَرَةُ مَعَهَا سُقَاةَ الْخِلَافَ بِنْ یعنی روایت کیا ہے ابن وردان نے اَجَعَلْتُمْ سُقَاةَ الحاجِّ وعَمَرَةَ المسجد الحرام۔ سُقَاةَ بروزن غُزَاةَ ساقی کی جمع اور عَمَرَةَ بروزن فَجَرَة عامر کی جمع اور یہ روایت بالخلف ہے اور وہ اس میں منفرد ہیں اور یہ صرف ان کے ایک راوی شطوی سے مروی ہے، اسی لئے اس وجہ کو طیبۃ میں بیان نہیں کیا ہے۔ (الیضاح ص ۸۹)

قولہ۔ عزیر فنون حُز یعقوب نے اصل کے خلاف لفظ عزیر کو تنوین کے ساتھ حفص کے مثل پڑھا ہے۔ باقی دو کے لئے اصل کے موافق بغیر تنوین ہے۔

قولہ وعین عشر الا آلخ ناظم کی مراد یہ ہے کہ جب لفظ عشر سے پہلے کوئی عدد ہو جیسے احد عشر تو یعقوب عین کو ساکن پڑھتے ہیں، اَحَدَ عْشَرَ اور تِسْعَةَ عْشَرَ سب کا یہی حکم ہے۔ اور اِثْنَا عْشَرَ میں الف میں مد بھی کیا جائے گا۔ یعقوب اس قراءت میں منفرد ہیں۔

قولہ يُضل حط بضم یعقوب نے پڑھا ہے يُضِلُّ بِهِ الَّذِيْنَ بضم الياء وكسر الضاد ناظم نے صرف ضمہ یا کو بیان کیا اور کسرۂ ضاد کو بیان نہیں کیا کیونکہ وہ اصل کے موافق ہے۔ یاد رہے کہ اس لفظ کو صحاب نے بضم یاء و فتح ضاد اور باقی سبعہ نے بفتح یا و کسرہ ضاد پڑھا ہے لہٰذا ابوجعفر کے لئے يَضِلُّ اور خلف کے لئے يُضَلُّ ہے۔ اور یعقوب اپنی قراءت میں منفرد ہیں۔

قولہ۔ وَخِفَّ اسْكِنْ مَعَ الْفَتْحِ مُدْخَلًا یعنی حُط کے مرموز یعقوب نے اَوْ مَدْخَلًا کو بتخفیف و سکون دال و بفتح میم پڑھا ہے۔ اور اس قراءت میں وہ منفرد ہیں۔

۱۲۴/۳ وَكَلِمَةُ فَانْصِبْ ثَانِيًا ضُمَّ مِيمِ يَلْ
مِزُ الْكُلَّ حُزْ وَالرَّفْعُ فِيْ رَحْمَةٍ فِلَا

ت وَكَلِمَةَ جو دوسرا ہے پس اس کو حَقٌ کے لئے نصب پڑھ۔ اور حَقٌ کے لئے يَلْمُزُ کو ہر جگہ ضمّ میم کے ساتھ پڑھ۔ اور فَلَا کے لئے وَرَحْمَةٍ میں رفع ہے۔

ف قولہ وكلمة فانصب ثانياً یعنی حَقٌ کے مرموز یعقوب نے وَكَلِمَةَ اللّٰهِ کو جو کہ دوسرا ہے، پہلے كَلِمَةَ الَّذِيْنَ پر عطف کرتے ہوئے منصوب پڑھا ہے اور وہ اس میں منفرد ہیں۔ باقی دونوں ابتدا کی بناء پر اصل کے موافق رفع پڑھتے ہیں۔

ثانياً کی قید سے اشارہ ہے کہ پہلا باتفاق منصوب ہے۔

قولہ ضمّ میم يَلْمِزُ الكل حَقٌ یعقوب نے ہر جگہ يَلْمِزُ کو بضم میم پڑھا ہے يَلْمُزُكَ يَلْمِزُوْنَ المطَّوِّعِيْنَ۔ وَلَا تَلْمِزُوا انفسكم، میں ہر جگہ۔ اور وہ منفرد ہیں۔

قولہ۔ والرفع فی رحمة فلا یعنی خلف نے اصل کے خلاف ورحمة للذين آمنوا میں رَحْمَةٌ کو مرفوع پڑھا ہے۔ باقی دو کیلئے بھی رفع ہیں۔

۴/۱۲۵ وَفِي الْمُعْذِرُوْنَ الْخِفُّ وَالسُّوْءِ فَافْتَحَا
وَالْاَنْصَارِ فَارْفَعْ حُزْ وَاُسِّسَ وَالْوِلَا

۵/۱۲۶ فَسَمِّ انْصِبِ اتْلُ افْتَحْ تَقَطَّعَ اِذْ حَمَى
وَبِالضَّمِّ فُزْ اِلَّا اَنِ الْخِفُّ قُلْ اِلَى

۶/۱۲۷ يَرَوْنَ خِطَابًا حُزْ وَبِالْغَيْبِ فِدْ يَزِيْ
يغُ اَنِّثْ فَشَا افْتَحْ اِنَّهٗ يَبْدَ وُّا انْجَلَى

ت اور اَلْمُعْذِرُوْنَ میں تخفیف ہے۔ اور اَلسَّوْءِ کو فتحہ دے اور الانصار کو رفع پڑھ یہ سب حَقٌ کے لئے ہے۔ اور اُتْلُ کے لیے اُسِّسَ کو اور اس کے ساتھ والے (دوسرے) اُسِّسَ کو معروف پڑھ۔ اور (بعد والے لفظوں) کو نصب پڑھ۔ اور فتحہ دے تَقَطَّعَ کو اِذْ اور حَمَى کے لئے اور ضمہ کے ساتھ پڑھ فُزْ کے لئے۔ اور اِلَّا اَنْ کو تخفیف کے ساتھ اِلَى اَنْ کہ، اور يَرَوْنَ میں خطاب پڑھ حَقٌ کے لئے۔ اور غیب کے ساتھ پڑھ فِدْ کے لئے۔ اور يَزِيْغُ کو فَشَا کیلئے مونث پڑھ اور فتحہ پڑھ اِنَّهٗ يَبْدَ وُّ کو اِنْجَلَى کے لئے۔

ف قولہ وفی المعذرون الخف حز کے مرموز یعقوب نے پڑھا۔ وجاء المعذرون بتخفیف ذال، اعذار سے۔ یعقوب منفرد ہیں۔ باقی تمام کے لئے بتشدید ذال تعذیر سے ہے۔
قولہ۔ والسوء فافتحن یعنی یعقوب نے علیھم دائرۃ السوء
یہاں اور سورۂ فتح میں دوسرے لفظ سوء کو اصل کے خلاف بفتح السین پڑھا ہے۔ ناظم نے اعتماد علی الشہرت کی وجہ سے دونوں مقامات کی تعمیم کے لئے تصریح ضروری نہیں سمجھی۔ حضرت شاطبی فرماتے ہیں۔

وحق بضم السوء مع ثان فتحها

قولہ والانصار فارفع حز یعنی یعقوب نے پڑھا ہے والسابقون من المهاجرین والانصارُ را کے رفع کے ساتھ، السابقون پر عطف کرتے ہیں، یعقوب منفرد ہیں اسی لئے باقی تمام کے لئے الانصارِ مجرور ہے، کیونکہ المهاجرین پر عطف ہے۔
قولہ۔ واسس والسولا فسم الضب اثل۔ اثل کے مرموز ابوجعفر کے لئے اسس کو اصل کے خلاف دونوں جگہ (افمن اسس بنیانه اور ام من اسس بنیانه) صیغۂ معروف پڑھ، اور انکے بعد والے لفظ بنیانه کو دونوں جگہ نصب پڑھ اور باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

قولہ افتح تقطع إذ حمی یعنی ابوجعفر اور یعقوب نے اصل کے خلاف تقطع کو بفتح تا پڑھا ہے۔
قولہ وبالضم فز اور خلف نے اصل کے خلاف تُقَطَّعَ بضم تا پڑھا ہے۔

قولہ الا ان الخف قل الی یعنی یعقوب (رمز آگے آئی ہے) نے الا ان تقطع کو الی ان تقطع پڑھا ہے۔ گویا الا استثنائیہ کی جگہ الی جارہ پڑھا ہے۔
یعقوب کی اس قراءت میں الی جارہ کا بصورت الا لکھا ہوا ہونا، خاص رسم اصطلاحی کہا جائے گا کہ شمول قراءت کے لئے اس صورت پر لکھا گیا۔
قولہ یرون خطابا حز یعقوب نے اصل کے خلاف پڑھا اولا ترون صیغۂ غائب۔
قولہ وبالغیب فد جبکہ خلف نے اس کو اولا یرون صیغۂ غائب پڑھا ہے۔ اور اصل کے موافق ابوجعفر کے لئے بھی غائب ہے۔
قولہ یزیغ انث فشا خلف نے کاد تزیغ صیغۂ مؤنث پڑھا ہے اور باقین کے لئے بھی اصل کے موافق تانیث ہی ہے۔

یاءات اضافت : دو ہیں ۔ مَعِیَ اَبَدًا ابوجعفر کے لئے مفتوح مَعِیَ عَدُوًّا ۔ سب کے لئے ساکن ہے ۔

اس سورت میں یاء زائدہ نہیں ہے ۔

سُورَہ یُونُسُ عَلَیہِ السَّلَام

قولہ افتح انہ یبدؤ انجلی مرموز الف ابوجعفر نے پڑھا ہے اَنَّہٗ یَبۡدَؤُا الخلق ۔ ابوجعفر منفرد ہیں باقی نے بکسر ہمزہ پڑھا ہے ۔

۱۲۸؍ وَقُلۡ لَقَضٰی کَالشَّامِ حُمۡ یَمۡکُرُوۡ یَدٗ
وَیَنۡشُرُکُمۡ اُدۡ قِطۡعًا اِسۡکِنۡ حُلِیۡ حَلَاہٗ

ت اور حُمۡ کے لئے مثل شامی کے لَقَضٰی پڑھ ۔ اور یَدٗ نے پڑھا ہے یمکرون ۔ اور اُدۡ نے یَنۡشُرُکُمۡ پڑھا ہے ۔ اور حَلَاہٗ کے لئے قِطۡعًا کو طاء ساکن کے ساتھ پڑھ ۔

ف قولہ وقل لقضی کالشام حم یعنی یعقوب نے مثل شامی کی قرأت کے لَقَضٰی اِلَیۡہِمۡ اَجَلَہُمۡ بفتح القاف والضاد اور بعد ضاد الف پڑھا اور اَجَلَہُمۡ کو منصوب پڑھا ہے ۔

قراءت شامی کے ساتھ تشبیہ دینے کا مقصد یہی ہے کہ پوری عبارت کا اختلاف بتلایا جائے اگرچہ دوسرے لفظ اَجَلَہُمۡ کو بیان نہیں کیا ۔

باقی کے لئے لَقُضِیَ ماضی مجہول اور اَجَلُہُمۡ نائب فاعل مرفوع ہے ۔

قولہ ۔ یمکرو یدٗ یعنی یَدٗ کے مرموز روح نے یکتبون ما یمکرون میں یمکرون کو بیاء غیب پڑھا ہے ، جیسا کہ ناظم نے تلفظ میں اطلاق سے اشارہ کیا ہے ۔ باقی سب کے لیے تمکرون بصیغہ خطاب ہے ۔ روح اپنی روایت میں منفرد ہیں ۔

قولہ وینشرکم اُدۡ یعنی ابوجعفر نے ھو الذی ینشرکم کو مثل شامی کے نون اور شین کے ساتھ پڑھا ہے ، جب کہ باقی کے لئے یُسَیِّرُکُمۡ ہے ۔

قولہ ۔ قطعا اسکن حلا یعقوب نے قطعًا من الليل میں طا کو ساکن پڑھا ہے اور باقین فتح طاء کے ساتھ اصل کے مطابق پڑھتے ہیں ۔

۹/۱۲۹ يَهِدِّي سُكُونُ الْهَاءِ إِذْ كَسْرُهَا حَوَى
وَفَلْيَفْرَحُوا خَاطِبْ طِلًا يَجْمَعُو طِلَا

۹/۱۳۰ إِذًا أَصْغَرَ ارْفَعْ حَقُّ مَعْ شُرَكَاؤُكُمْ
كَأَكْبَرُ وَوَصْلُ فَاجْمَعُوا افْتَحْ طُوَى اسْئَلَا

۱۰/۱۳۱ ءَاَلسِّحْرُ أَمْ أَخْبِرْ حُلًا وَافْتَحْ اتْلُ فَا
قَ إِنِّي لَكُمْ إِبْدَالُ بَادِيءَ حُمِّلَا

ت اذ کے لئے يَهِدِّي میں ھا کا سکون ہے ۔ اور حوى کے لئے ھا کا کسرہ ہے اور فَلْيَفْرَحُوا کو طِلا کے لئے تاء خطاب سے پڑھ ۔ اور يَجْمَعُوْنَ کو طلیٰ اور اذا کے لئے خطاب کے ساتھ پڑھ ۔ اور حق کے لئے أَصْغَرَ اور ساتھ ہی شرکاءکم کو اَكْبَرَ کی طرح مرفوع پڑھ ۔ اور طوی کے لئے فَاجْمَعُوا کا ہمزہ وصل پڑھ اور میم کو مفتوح کر ۔ اور اَمْ کے لئے ءَالسِّحْرُ کو ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھ اور حلی کے لئے خبر پڑھ ۔ اور اتل اور فاق دونوں کے لئے اِنِّيْ لَكُمْ میں ہمزہ کو دے اور حملا کے لئے بَادِئَ میں ہمزہ کا یاء سے ابدال ہے ۔

ف قولہ يَهِدِّي سُكُوْنُ الْهاءِ اذ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے يَهْدِّي بسکون الہاء ۔ ناظم نے فتح یاء و تشدید دال کو بیان نہیں کیا کیونکہ ان دونوں باتوں میں ابوجعفر اصل کے موافق ہیں ۔ یاد رہے کہ شاطبیہ میں قالون اور بصری کے لئے یا مفتوح ھاء مفتوح بالاختلاس اور دال مشدد ہے ، جب کہ ورش کے لئے ھا مفتوح (بفتح کامل ہے) اور یا مفتوح اور دال مشدد ہے ۔

نیز یاد رہے کہ ابوجعفر اپنی اس قراءت میں منفرد ہیں ۔

قولہ کسرھا حوی اور یعقوب بکسر ھا مثل حفص کے يَهِدِّيْ پڑھتے ہیں ۔ یہاں بھی یعقوب کے لئے یا کا فتح اور دال کی تشدید کو اصل کے موافق ہونے کی وجہ سے بیان نہیں کیا ۔ بہرحال دونوں نے اپنی اصل سے مخالفت کی ۔

اور خلف اپنی اصل کے موافق بفتح یا و سکون ھا و تخفیف دال پڑھتے ہیں۔

قولہ وفلیفرحوا خاطب طلا یعنی رُویس نے پڑھا فلتفرحوا بتاء الخطاب باقی سب بیاء الغیب پڑھتے ہیں۔ رُویس کی اس روایت سے معلوم ہوا کہ صیغہ امر حاضر پہ لام امر داخل کرنا جائز ہے گو یہ قلیل درجہ میں ہے۔ بہر حال رُویس منفرد ہیں۔

قولہ یجمعو طلاً إذا یعنی رُویس اور ابوجعفر نے خیر مما یجمعون کو مثل شامی کے بتاء الخطاب پڑھا ہے۔ جب کہ روح اور خلف اصل کے موافق بیاء الغیب پڑھتے ہیں۔

قولہ اصغر ارفع حق مع شرکاءکم کاکبر یعنی اصل کے خلاف حق کے مرموز یعقوب نے پڑھا ولا اصغر من ذلک ولا اکبر دونوں کو رفع کے ساتھ اور خلف، اصل کے موافق رفع، اور ابوجعفر اصل کے موافق نصب پڑھتے ہیں۔ نیز یاد رہے کہ سورت سباء میں یہ دونوں لفظ باتفاق مرفوع ہیں۔

قولہ۔ مع شرکاءکم یعنی یعقوب نے فاجمعوا امرکم وشرکاؤکم میں شرکاؤکم کو رفع کے ساتھ پڑھا ہے، کیونکہ فاجمعوا کی ضمیر فاعل پر عطف ہے، اور باقی تمام قراء کے لئے شرکاءکم منصوب ہے۔ کیونکہ یعقوب اپنی قراءت میں منفرد ہیں۔ اور رسم بظاہر ان کی قراءت کے موافق نہیں ہے۔ کیونکہ ہمزۂ متوسط بعد الالف، مرفوع، بصورت واؤ اور مجرور بصورتِ یاء اور منصوب، محذوف الشکل ہوتا ہے اور قرآن میں ہمزہ بصورتِ واؤ نہیں بلکہ محذوف الشکل ہے۔ اس اشکال کا یہ جواب دیا جائے گا کہ رسم اصطلاحی ہے جس میں رسم قیاسی کی پابندی ضروری نہیں ہے۔ جمہور کی قراءت کے مطابق رسم اختیار کیا گیا ہے اور تبعاً قراءتِ رفع کو بھی اسی میں ملحق کر دیا گیا۔

قولہ ووصل فاجمعوا افتح طوی۔ یعنی رویس نے فاجمعوا ہمزۂ وصل کے ساتھ پڑھا ہے جو درجِ کلام میں حذف ہوگیا۔ اور میم کو مفتوح پڑھا ہے، اور رویس کے لئے یہ وجہ انفرادی ہے باقی تمام قراء نے فاجمعوا ہمزۂ قطع مفتوحہ کے ساتھ بکسرِ میم پڑھا ہے۔ اور طاء والے لفظ کا بیان عنقریب آتا ہے۔

قولہ اسئلا أالسحر امر اخبر حلا یعنی امر کے مرموز ابوجعفر نے اصل کے خلاف پڑھا ما جئتم بہ أالسحر ہمزۂ استفہام کی زیادتی کے ساتھ السحر کے ہمزۂ وصل سے پہلے

اس صورت میں یہ لفظ ءآلذَّکَرَیْنِ وغیرہ جیسے لفظوں کی طرح ہوگیا۔ جن میں تسہیل مع القصر اور ابدال مع المد جائز ہوتا ہے۔ شاطبیہ میں یہ وجہ ابوعمرو بصری کے لئے آئی ہے۔

قولہ۔ اَخْبِرْ حَلا یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف اس کو اخبار سے پڑھا ہے گویا ابوجعفر اور یعقوب دونوں اپنی اصلوں کے خلاف ہوتے ہیں، اور خلف اصل کے موافق مثل یعقوب کے ہیں۔

یاءات اضافت پانچ ہیں۔ لِیْ اَنْ اُبَدِّلَہٗ ۔ نَفْسِیْ اِنْ اَتَّبِعُ ۔ اِنِّیْ اَخَافُ ۔ وَرَبِّیْ اِنَّہُ الْحَقُّ ۔ اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ ۔ تمام کو ابوجعفر نے فتح پڑھا ہے۔
یاءات زائدہ دو ہیں۔ تُنْظِرُوْنِ حالین میں یعقوب نے اثبات کیا ہے، نُنْجِ الْمُؤْمِنِیْنَ یعقوب نے وقف میں ثابت رکھا ہے۔

سُوْرَةُ هُوْدٍ علیہ السلام

قولہ وانتم اتل فاق یعنی ابوجعفر اور خلف دونوں نے اصل کے خلاف اَنِّیْ لَکُمْ نَذِیْر بفتح ہمزہ پڑھا جب کہ یعقوب نے بھی اصل کے موافق فتح ہی پڑھا ہے۔ پس تینوں متفق ہوتے۔
قولہ ابدال بادی حُلا یعقوب نے اصل کے خلاف بَادِیَ کے ہمزہ کو یا سے بدل کر پڑھا ہے۔ جب کہ باقی دو بھی اصل کے موافق اسی طرح پڑھتے ہیں۔

۱۳۲/۱۱ عَمَلُ غَيْرُ حِبْرٌ كَالْكِسَائِي وَنَوِّنُوا
ثَمُودًا فِدًا وَاتْرُكْهُ حِمًى سِلْمٌ فَانْقُلَا

۱۳۳/۱۲ سَلَامٌ وَيَعْقُوبُ ارْفَعَنْ فُزْ وَنَصْبُ حَا
فِظٍ امْرَأَتُكَ إِنْ كُلًّا اتْلُ مُثَقَّلَا

ت حِبْرٌ نے عَمَلُ غَیْرُ کو کسائی کی طرح پڑھا ہے۔ اور ثَمُوْدًا کو فِدًا کے لئے تنوین پڑھو۔ اور حِمًی کے لئے تنوین چھوڑ دے۔ اور فَانْقُلَا کے لئے سِلْمٌ کی جگہ سَلَامٌ ہے اور فُزْ کے لئے یعقوب کو مرفوع پڑھ۔ اِلَّا امْرَأَتُكَ، حافظ کے لئے منصوب ہے

اور اصل کے لئے وَاِنْ كُلًّا مشدد ہے۔

ف قولہ ثَمَلُ غیرِ حبرٍ کا لکسائی ۔ یعقوب نے اصل کے خلاف ثَمِلَ غَيْرَ بکسر میم و فتح لام ونصب غیرَ کسائی کی طرح پڑھا ہے۔ باقی حضرات اصل کے موافق بفتح میم ولام مرفوعہ منونہ مع رفع غیرُ پڑھتے ہیں۔

قولہ ونونوا ثمود فدا خلف نے ثمودا کو مطلقاً خلافِ اصل ہر جگہ (یہاں، فرقان، عنکبوت اور نجم میں) وصل میں تنوین کے ساتھ اور وقف میں ابدال الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی اصل کی موافقت میں اسی طرح ہے۔

قولہ واترک حمیٰ اور یعقوب نے اصل کے خلاف مذکورہ تمام مواقع میں ثمودا کو بترکِ تنوین پڑھا ہے اور وقف بغیر الف کرتے ہیں۔

تنبیہ : (۱) وصل میں یعقوب کے لئے بغیر تنوین کی وضاحت کے بعد وقف میں بغیر الف کہنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی کیونکہ الف وقف میں ناشی ہے تنوین سے اور وصل میں تنوین نہیں۔ بہر حال یہ وقف علی خلاف رسم الخط ہوگا جیسا کہ سلٰسلا میں وقف بغیر الف کیا گیا ہے۔

(۲) والی ثمودَ اخاھم اور بُعْدًا لِثَمُودَ تینوں آئمہ کے یہاں اصول کے مطابق باجماع متروک التنوین ہیں۔ اسی لئے ناظم نے اعتماد علی الشہرت کی وجہ سے اطلاق سے کام لیا ہے۔

قولہ سِلْمٌ فانعتا سَلاَمٌ یعنی خلف نے یہاں اور ذاریات میں خلافِ اصل سَلاَمٌ بفتح سین ولام مع الالف پڑھا ہے، اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔ اور قالوا سلاما سے التباس نہ ہونا چاہیئے جو بین العشرہ الف کے ساتھ متفق علیہ ہے۔

قولہ ویعقوب ارفعن فَوْ یعنی خلف نے اصل کے خلاف ومن وراء اسحاق یعقوبُ میں یعقوب کو برفع باء پڑھا ہے، جب کہ باقی کے لئے بھی اصل کی موافقت میں اسی طرح ہے۔

قولہ ونصب حافظ امراتک یعقوب نے اِلَّا امْرَاَتَكَ کو اصل کے خلاف منصوب پڑھا ہے جب کہ باقی کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

قولہ ان كُلًّا اتل مثقلا ابوجعفر نے اصل کے خلاف وَاِنَّ كُلًّا میں نون مشدد پڑھا اور باقی بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

۱۳/۱۳۴ وَلَمَّا مَعَ الطَّارِقْ اِلَیَّ وَبِیَا وَزُخْ
رُفٍ جُدْ وَخِفُّ الْكُلِّ فِیْ زُلَفًا اِلَا
ج ف

۱۴/۱۳۵ بِضَمٍّ وَخَفِّفْ وَاكْسِرَنْ بِقْيَةِ جَنىٰ
وَمَا يَعْمَلُوا خَاطِبْ مَعَ النَّمْلِ حُقِّلَا

ت اور اٰنِیْ کے لئے سورۃ طارق سمیت لَمَّا ہے اور یاسین اور زخرف میں جُدْ کے لئے لَمَّا ہے۔ اور فَتْیٌ کے لئے سب میں تخفیف ہے۔ اور اَلَا کے لئے زُلُفًا بضم اللام ہے۔ اور بقیۃ کو جَنیٰ کے لئے بکسر با و تخفیف یا پڑھ۔ اور وَمَا یَعْمَلُون کو سورۃ نمل سمیت حُقِّلَا کے لئے خطاب کے ساتھ پڑھ۔

ف قولہ وَلَمَّا الخ یعنی ابوجعفر نے لَمَّا لَیُوَفِّیَنَّھُمْ میں لَمَّا کو یہاں اور سورۃ طارق میں بتشدید میم پڑھا ہے اور تشدید یا تو تلفظ سے یا پہلے شعر وَاِنْ كُلًّا کے ذیل میں آنے سے نکلتی ہے
قولہ وبیا وزخرف جُد یعنی ابن جماز نے وَاِنْ كُلٌّ لَمَّا یاسین میں اور وان كُلُّ ذلك لما زخرف میں دونوں جگہ لَمَّا بتشدید میم پڑھا ہے۔ اور ابن وردان ان دونوں کو اصل کے مطابق بتخفیف میم پڑھتے ہیں۔
قولہ وخفف الكل فتیٰ خلف نے مذکورہ چاروں مواقع میں اصل کے خلاف لَمَا بتخفیف میم پڑھا ہے۔ جب کہ یعقوب کے لئے اصل کے مطابق تمام میں تخفیف ہے۔
قولہ زلفا الا بضم یعنی ابوجعفر نے زلفا من اللیل میں زُلُفًا بضم اللام ہے پڑھا ہے ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی کے لئے بفتح لام ہے۔
قولہ وخفف واكسرن بقیۃ جنی ابن جماز نے اولوا بَقِيَّةٍ میں بِقْيَةٍ کو بکسر با و اسکان قاف و تخفیف یا پڑھا ہے۔
قاف کے سکون کو تلفظ سے اور با کے کسرہ کو اور یا کی تخفیف کو وَخَفِّفْ وَاكْسِرَنْ سے بتلایا ہے۔ ابن جماز منفرد ہیں۔
قولہ وما یعملوا الخ یعنی یعقوب نے اس سورت کے اور نمل کے آخر میں وَمَا رَبُّكَ بغافل عما تعملون خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے مطابق خطاب ہی ہے۔ اور خلف کے لئے اصل کے مطابق غیب ہے۔
یاءاتِ اضافت : اٹھارہ ہیں انی اخاف علیکم (تین جگہ) انی اذا - انی اعظك انی اعوذ بك - انی اشهد الله - انی اراکم - عنی انه لفرح - اجری الا (دو جگہ) ولکنی اراکم - نصحی ان اردت - فطرنی افلا - ضیفی الیس - توفیقی الا بالله

شقاقی اِن ۔ ارھطی اعزّ ۔ تمام کو ابوجعفر نے فتح پڑھا ہے ۔
یاءات زوائد ، چار ہیں ۔ فلا تسئلن ۔ ولا تخزونِ ۔ یوم یاتِ ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں یاء زائدہ کو پڑھا ہے ۔ فلا تنظرونِ میں یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے ۔

سورۃ یوسف علیہ السلام والرعد

۳۶/۱ وَیَا اَبَتِ افْتَحْ اُدْ وَنَرْتَعْ وَبَعْدُ یَا
وَحَاشَا بِحَذْفٍ وَافْتَحِ السِّجْنَ اَوَّلا

۳۷/۲ حِمیً کُذِّبُوا اَتْلُ الْخَفُّ نُجِّی حَامِدٌ
وَیُسْقیٰ مَعَ الْکُفَّارُ صَدَّ اضْمُمَنْ حَلا

ت اور اُدْ کے لئے یَا اَبَتِ کو مفتوح پڑھ ۔ اور یعقوب کے لئے نَرْتَعْ اور اس کے مابعد میں یا ہے ۔ اور حَاشَا میں حذفِ الف ہے اور اَلسِّجْن کو موضع اول میں فتحہ پڑھ ۔ اور کُذِبُوا میں اَتْل کے لئے تخفیف اور حَامِد کے لئے نُجِّی ہے اور یُسْقیٰ ہے اور ساتھ ہی اَلْکُفَّار ہے اور حَلا ہی کے لئے صَدَّ کو ضمہ پڑھ ۔

ف قولہ ۔ ویا ابت افتح اُدْ ابوجعفر کے لئے یَا اَبَتِ کو مطلقاً (یہاں ، مریم ، قصص اور صافات میں) وصل میں بفتح تا اور وقف میں بالہا الساکنہ پڑھ جیساکہ وقف علی المرسوم میں گذرا ۔ باقی کے لئے اصل کے موافق بکسر تاء ہے ۔ اور یعقوب کے لئے وقف بالہاء ہے جیساکہ گذرا ۔

قولہ نرتع وبعد یا یعنی حمی کے مرموز یعقوب کے لئے نرتع اور نلعب میں یا ہے باقی دو بھی اسی طرح پڑھتے ہیں ۔ اور نرتع کی عین میں اصول کے موافق ہیں ۔

قولہ وحاشا بحذف اور حاشا کو دونوں جگہ یعقوب نے خلاف اصل بحذف الف پڑھا ہے ۔

قولہ وادّکر بعد امۃ ... قولہ وانتھی السجن اولا یعقوب نے قال رب السجن میں بفتح سین پڑھا ہے اور منفرد ہیں باقی سب جگہ بکسر سین ہی پڑھا ہے۔

قولہ کذبوا اتل۔ یعنی ابوجعفر نے قد کذبوا کو بتخفیف ذال پڑھا خلف کے پڑھا ہے۔ جب کہ یعقوب کے لئے تشدید ہے۔

قولہ ننجی حامد یعقوب نے فنجی کو ایک نون مضمومہ، تشدید جیم اور فتح یا کے ساتھ پڑھا ہے باقی دونوں نے اصل کے موافق فننجی پڑھا ہے۔

یاءاتِ اضافت بارہ ہیں :

لیحزننی انہ ۔ احسن مثوای ۔ انی ارٰنی (دونوں) ارانی اعصر۔ ارانی احمل ربی انی ترکت ۔ اٰبائی ابراھیم ۔ انی اری ۔ لعلی ارجع ۔ نفسی ان ۔ ربی ان ربی ۔ انی اوف الکیل ۔ انی انا اخوک ۔ لی ابی اوکلاھما ۔ وحزنی الی اللّٰہ ۔ انی اعلم ربی انہ ۔ احسن بی اذ ۔ اخوتی ان ربی ۔ سبیلی ادعوا ۔ سب پر ابوجعفر کے لئے فتحہ ہے۔

یاءات زوائد : چھ ہیں :

حتی تؤتون ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں اثبات کیا ہے۔ فارسلون ولا تقربون ۔ لولا ان تفندون یعقوب نے حالین میں اثبات کیا ہے یرتع اور انہ من یتق میں سب نے حذف کیا ہے۔

سُورَةُ الرَّعْدُ

قولہ ویسقی مع الکفار یعنی یعقوب نے یسقی بالتذکیر مثل عاصم پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے، باقی کے لئے بالتانیث ہے۔

قولہ معَ الکفار یعنی یعقوب نے پڑھا ہے وسیعلم الکفار جمع کے ساتھ مثل خلف کے۔ اور ابوجعفر کے لئے مفرد الکافر ہے۔

قولہ صدّا اضمُمَن یعقوب نے صدوا عن السبیل یہاں اور صدعن السبیل غافر
میں بضم صاد مثل خلف کے پڑھا ہے اور ابوجعفر کے لئے بالفتح ہے۔
یاءاتِ زوائد۔ چار ہیں متابِ۔ المتعالِ۔ مآبِ۔ عقابِ چاروں کو یعقوب نے حالین
میں باثبات الیاء پڑھا ہے۔

سُورَۃ اِبرَاھِیمَ علیہ السلام اِلیٰ سُورَۃُ الکَہفِ

۱۳۸/۱ وَطِبْ رَفْعُ اَللّٰہِ ابْتِدَاءً کَذَا اکْسِرَنْ
نْ اَنَّا صَبَبْنَا وَاخْفِضِ افْتَحْہُ مُوْصِلاً

ت اور طِب کے لئے اللّٰہ ابتداء کی حالت میں مرفوع ہے۔ اسی طرح (حالتِ ابتداء میں) اناصببنا بکسر ہمزہ پڑھ۔ اور وصل کی حالت میں پہلے کو (م) مجرور اور ثانی کو (م) مفتوح پڑھ۔

ف قولہ وطِب آلخ یعنی رویس نے ابتداء میں الحمید ۞ اللّٰہ برفع الجلالہ پڑھا ہے۔ البتہ وصل میں مجرور ہی پڑھتے ہیں۔ اور ابوجعفر اصل کے مطابق وصل اور ابتدا دونوں میں اسم الجلالہ مرفوع، اور خلف اور روح کیلئے اصل کے مطابق حالین میں مجرور ہے۔
قولہ کذا اکسِرن اناصببنا یعنی رویس نے سورت عبس میں حالتِ ابتداء میں اناصببنا بکسر ہمزہ اور حالتِ وصل میں بفتح ہمزہ پڑھا ہے جبکہ ابوجعفر اور روح نے حالین میں بکسر ہمزہ اور خلف نے بفتح ہمزہ پڑھا ہے۔
قولہ اخفض افتحہ موصلا لف ونشر مرتب ہے۔ یعنی رویس کے لئے وصل میں لفظ اللّٰہ کو مجرور اور انا کو بفتح ہمزہ پڑھ۔

۱۳۹/۲ یَضِلَّ اضْمُمَن لُقْمَانَ حُزْ غَیْرُھَا یَدُ
وَفُزْ مُصْرِخِیَّ افْتَحْ عَلَیَّ کَذَا حَلاَ

ت حُز کے لئے سورۃ لقمان میں یُضِلَّ کو ضمہ پڑھ۔ اس کے علاوہ کو یَدُ کے لئے مضموم پڑھ۔ اور فُز کے لئے مُصْرِخِیَّ کو مفتوح پڑھ۔ حَلا کے لئے اسی طرح عَلَیَّ ہے۔

ف قولہ یضل اضمُمَن لقمانَ حِزْ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف سورۃ لقمان میں لِیُضِلَّ کو بضم یاء پڑھا ہے اور باقی دو بھی یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ غیرھا بیدٗ یعنی لقمان کے علاوہ دوسری سورتوں (یہاں، حج اور زمر) میں رَوح نے بضم یا ہی پڑھا ہے اور رویس نے اصل کے موافق لقمان کے علاوہ ہر جگہ بفتح یا پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر و خلف اصل کے مطابق ہر جگہ بضم یا پڑھتے ہیں۔

قولہ وفز مصرخی افتح خلف نے خلاف اصل مُصْرِخِیَّ کو بفتح یا پڑھا ہے اور باقی دو بھی فتح ہی پڑھتے ہیں۔ گویا امام حمزہ کسرہ پڑھنے میں منفرد ہیں۔

یاءات اضافت: تین ہیں وما کان لی علیکم تینوں کے لئے ساکن ہے۔ قل لعبادی الذین امنوا روح کے لئے ساکن باقین کے لئے مفتوح ہے۔ انی اسکنت ابوجعفر کے لئے مفتوح ہے۔

یاءات زوائد: تین ہیں وخاف وعید۔ یعقوب کے لئے حالین میں ثابت رہے گی۔ بما اشرکتمون۔ وتقبل دعائ۔ ابوجعفر کے لئے وصل میں، یعقوب کے لئے حالین میں یاء کا اثبات ہے۔

سُورَۃُ الحِجْر

قولہ عَلِیٌّ کذا حلا یعقوب نے انفرادی طور پر پڑھا ہے ھٰذا صِرَاطٌ عَلِیٌّ مستقیم۔ جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے۔ باقی کے لئے عَلَیَّ ہے۔

۳/۱۴۰ وَیَقْنَطُ کَسْرَ النُّوْنِ فُزْ وَتُبَشِّرُوْ
نِ فَافْتَحْ اَبَا یُنْزِلُ وَمَا بَعْدُ یُجْتَلٰی

۴/۱۴۱ کَمَا الْقَدْرُ شَقَّ افْتَحْ تُشَاقُّوْنَ نُوْنَہُ اِتْ
لُ یَدْعُوْنَ حِفْظٌ مُفْرَطُوْنَ اشْدُدْ اِلْعَلَا

ت اور قنَطَ کے لئے یقنط میں نون کا کسرہ ہے۔ اور اَبَاکے لئے تبشرون میں نون کا فتحہ پڑھ۔ اور یجتبی کے لئے ینزل اور اس کا مابعد (الملائکۃ) اسی طرح ہے جس طرح سورۃ قدر میں۔ اَتْل کے لئے شق کو فتح کے ساتھ پڑھ۔ اور تشاقون میں بھی نون کو فتح کے ساتھ پڑھ۔ اور حفظ کے لئے یدعون ہے اور اَلعُلا کے لئے مفرطون کو بتشدید راء پڑھ

ف قولہ ویقنط کسر النون قنَ خلف کے لئے خلاف اصل ومن یقنط (حجر) یقنطون (روم) لا تقنطوا (زمر) میں ہر جگہ بکسر نون ہے۔ اعتماداً علی الشہرت، اطلاق مقصود ہے۔ اور اصل کے مطابق یعقوب کے لئے کسرۂ نون اور ابوجعفر کے لئے فتح نون ہے۔

قولہ۔ فافتح ابا یعنی ابوجعفر کے لئے فبم تبشرون کو بفتح نون پڑھ جیسا کہ باقی دو کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

یاءاتِ اضافت، چار ہیں۔ بنی عبادی۔ انی انا (دونوں)، بناتی ان کنتم۔ تمام یاءات ابوجعفر کے لئے مفتوح ہیں۔

یاءات زائدہ، دو ہیں فلا تفضحونِ ولا تخزونِ یعقوب نے حالین میں دونوں کا اثبات کیا ہے۔

سُوْرَةُ النَّحْلِ

قولہ ینزل وما بعد یجتلا کما القدر یعنی رَوح نے یُنَزِّلُ المَلٰئِکَۃَ کو تَنَزَّلُ المَلٰئِکَۃُ سورۃ قدر کے مثل پڑھا ہے۔ وما بعد سے مراد الملائکۃ ہے۔

روح کے لئے اس انفرادی وجہ کے علاوہ باقی (ابوجعفر اور خلف) کے لئے اصل کے مطابق یُنَزِّلُ المَلٰئِکَۃَ ہے۔ اور رویس کے لئے اصل کے مطابق یُنْزِلُ بتخفیف نون ساکنہ ہے

قولہ شق افتح اتل کے مرموز ابوجعفر نے الا بشَقِّ الانفس کو بفتح شین پڑھا ہے۔ ابوجعفر کی اس منفرد قرأت کے علاوہ باقی تمام کے لئے بکسر شین ہے۔

تشاقون نونہ اتل ابوجعفر نے تشاقون کا نون مفتوح پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے بھی فتحہ ہی ہے۔ واضح ہو کہ نون کا فتحہ، ماقبل کے لفظ کے فتحہ کے ذیل میں ہونے کی وجہ سے نکلتا ہے۔

قولہ یدعون حفظ یعقوب نے والذین یدعون نحل کو غیب پڑھا ہے عاصم کی طرح۔ باقین خطاب پڑھتے ہیں۔

قولہ مفرطون اشد العلا یعنی ابوجعفر نے مفرّطون بتشدید را پڑھا ہے اور را اصل کے مطابق مکسور ہے جب کہ باقین اصل کے مطابق مفرطون بتخفیف را مفتوحہ پڑھتے ہیں۔ پس ابوجعفر تشدید میں منفرد ہیں۔

۱۴۲/۵ ونسقیکم افتح حُمْ وانّث اِذا ویجـ
حدون فخاطب طب کذالک یروا حلا

ت اور حُم کے لئے نسقیکم کو مفتوح پڑھ اور اِذا کے لئے مونث پڑھ۔ اور طِب کے لئے یجحدون کو خطاب کے ساتھ پڑھ۔ اسی طرح (خطاب کے ساتھ) یروا، حلا کے لئے ہے۔

ف قولہ ونسقیکم افتح حُم یعقوب نے نَسقیکم بفتح نون پڑھا ہے اور اطلاق سے یہاں اور مومنون والا دو لفظ مراد ہیں۔

قولہ انّث اذا ابوجعفر دونوں سورتوں میں تَسقیکم تا، تانیث مفتوحہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اور خلف کے لئے اصل کے مطابق بضم نون ہے۔ معلوم ہوا کہ ابوجعفر منفرد ہیں۔

قولہ یجحدون فخاطب طب یعنی رویس نے افبنعمۃ اللّٰہ تجحدون خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ جیسا کہ شعبہ پڑھتے ہیں۔ باقی سب کے لئے غیب ہے۔

قولہ کذالک یروا حلا۔ کذالک سے خطاب کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی یعقوب نے الم تروا الی الطیر بتاء خطاب پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی خطاب ہی ہے، جب کہ ابوجعفر کے لئے غیب ہے۔

۱۴۳/۶ یُنزّل عنہ اشدد لیعری نون اِذ
ویتخذوا خاطب حلا نخرج انجلی

۱۴۴/۷ وحوی الیا وضُمّ افتح الا افتح وضُمّ حط
وجزم مدا امرنا یُلقاہ اِصلا

ت اور یُنَزِّلُ کو خلاد کے لئے مشدد پڑھ اور لیجزی میں اذ کا نون ہے ۔ اور خلاد کے لئے یتخذوا میں خطاب پڑھ ۔ اور انجلی اور حوی کے لئے و یُخْرِجُ میں یا ہے ، اور الا کے لئے علامت مضارع کو ضمہ دے اور را کو فتحہ دے اور حُط کے لئے فتحہ اور ضمہ دے ۔ اور حُز کے لئے آمَرْنَا میں مد پڑھ ۔ اور اصلہ کے لئے یُلَقّٰهُ ہے ۔

ف قولہ وَيُنَزِّلُ عَنْهُ اشْدُدْ ، عَنْهُ میں ضمیر خلاد کی طرف راجع ہے ۔ یعنی یعقوب کے لئے واللہ اَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ ہے ، تنزیل سے ۔ جیسا کہ باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے ۔

قولہ لیجزی نون اذ یعنی ابوجعفر نے لنجزين الذين نون جمع متکلم پڑھا ہے جب کہ باقی دو کے لئے یا غیبت ہے ، اصل کے مطابق ۔ یاد رہے کہ ولنجزینھم بالاتفاق نون جمع متکلم کے ساتھ ہے ۔ اعتماد علی الشہرت کی بناء پر تعیین کی ضرورت نہیں سمجھی ۔

یاءات زائدہ ، دو ہیں فاتقون ، فارھبون یعقوب نے حالین میں باقی رکھا ہے ۔

سُوْرَةُ الْاَسْرَاء

قولہ وتتخذوا خاطب حلا یعنی یعقوب نے الَّا تَتَّخِذُوا صیغہ خطاب سے پڑھا ہے جیسا کہ دوسرے دو امام بھی خطاب ہی پڑھتے ہیں ۔

قولہ یخرج انجلا حوی الیاء یعنی ابوجعفر اور یعقوب دونوں وَيُخْرِجُ لَهُ میں یاء غیب پڑھتے ہیں ۔ جب کہ خلف کیلئے اصل کے مطابق نون ہی ہے ۔

قولہ وضمّ افتح الا یعنی ابوجعفر کے لئے وَيُخْرَجُ لَهُ بترتیب یاء کا ضمہ اور راء کا فتحہ صیغہ غائب مجہول پڑھا گیا ہے ۔

قولہ افتح وضم حُط اور یعقوب کے لئے اس صیغہ غائب کو بترتیب یا کے فتحہ اور راء کے ضمہ کے ساتھ صیغہ معروف پڑھا گیا ہے ۔ اس طرح یہ دونوں منفرد ہیں ۔

قولہ وحز مد امرنا یعنی یعقوب نے اٰمَرْنَا مُتْرَفِيهَا ہمزہ کے بعد الف مدہ کے ساتھ پڑھا ہے ۔ یعقوب منفرد ہیں باقی کے لئے اَمَرْنَا ہے ۔

قولہ یُلَقّٰهُ اُوْصِلا ابوجعفر نے مثل شامی پڑھا ہے کِتٰبًا يُلَقّٰهُ ۔ جیسا کہ تلفظ سے اشارہ

ہے۔ باقی کے لئے یُلَقَّاہُ ہے۔

۸/۱۴۵ وَاُفِّ افْتَحَنْ حِقًّا وَقُلْ خَطَأً اِلَی
وَنَخْسِفْ نُعِیْدُ الْیَا وَنُرْسِلَ حُمِّلَا

ت اور حقًّا کے لئے اُفِّ کو مفتوح پڑھ۔ اور کہہ کہ اِلَی کے لئے خَطَأ ہے اور حُمِّلَا کے لئے نَخْسِف، نُعِیْدُ اور نُرْسِلَ ہیں یا ہے۔

ف قولہ وَاُفِّ افْتَحَنْ حَقًّا یعنی یعقوب نے لفظ اُفِّ کو ہر جگہ بفتح فا بغیر تنوین مثل مکی و شامی کے پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر نے اصل کے مطابق کسرہ تنوین کے ساتھ اور خلف کے لئے بغیر تنوین، کسرہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔

کلمہ اُفّ تین جگہ ہے۔ فلا تقل لهما اُفّ (الاسراء) اُفّ لکم (انبیاء) اُفّ لکما (احقاف)

قولہ وقل خطأ الی یعنی ابوجعفر نے مثل ابن ذکوان کے پڑھا ہے خَطَأً کبیرا بفتح الخاء والطاء اور باقی تک کے لئے اصل کے موافق بکسر الخاء وسکون الطاء ہے۔

قولہ ونخسف نعید الیا ونرسل حملا یعنی یعقوب سے لئے نخسف، نعید اور دونوں لفظ نرسل کو نون جمع متکلم کے بجائے یاء غیب کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔

۹/۱۴۶ وَنُغْرِقَ یَمُّ اَنِّثْ اِتْلُ طَمَا وَشُدْ
دِدِ الْخُلْفَ بِنْ وَالرِّیْحَ بِالْجَمْعِ اُصِّلَا

۱۰/۱۴۷ کَصَادَ سَبَا وَالْاَنْبِیَا نَاءِ اُدْ مَعَا
خِلَافَ فَلْکِ مَعْ تَفْجُرَ لَنَا الْخُفُّ حُمِّلَا

ت اور نُغْرِقَ بالیاء یمّ کے لئے اور اِتْلُ اور طَمَا کے لئے مونث پڑھ اور بِنْ کے لئے خُلف کے ساتھ نُغَرِّقَ کی را کو مشدد پڑھ۔ اور اُصِّلَا کے لئے اَلرِّیْحَ جمع کے ساتھ ہے مثل سورت صاد، سبا اور انبیاء کے۔ اور اُدْ نے دونوں جگہ نَاءَ پڑھا ہے اور حُمِّلَا نے خِلَافَ فَلْکَ پڑھا ہے، ساتھ ہی تَفْجُرَ لَنَا کو مخفف پڑھا ہے۔

ف قولہ ونغرق یمّ ماقبل پر عطف کرتے ہوئے فرمایا کہ مثل الفاظ مذکورہ بالا کے، روح

نے فَتَغْرِقَكُمْ کو بھی بالیا، یعنی فَيُغْرِقَكُمْ پڑھا ہے۔

قولہ أَنِّثْ اسْلُ طَمَا یعنی اَسَل سے مرموز ابوجعفر نے اور طَمَا کے مرموز رویس نے فَتُغْرِقَكُمْ کو تا تانیث کے ساتھ فَتُغْرِقَكُمْ پڑھا ہے۔

قولہ وَشَدِّدْ الْخُلْفُ بِنْ یعنی ابن وردان نے دو وجہوں میں سے ایک وجہ میں را کو مشدّد یعنی فَتُغَرِّقَكُمْ پڑھا ہے۔ اور تشدید پڑھنے میں وہ منفرد ہیں۔ مگر اس تشدید کی وجہ کو ناظم نے طیبہ میں بیان نہیں کیا۔ کیونکہ روایت میں تواتر نہیں ہے۔ بہرحال دوسری وجہ میں ابن وردان، ابن جماز اور رویس کی طرح بتخفیف الراء پڑھتے ہیں۔

قولہ وَالرِّيحُ بالجمع اُصِلًا کصاد سَبَا والانبیا ابوجعفر نے فَاصِفًا مِنَ الرِّيحِ اس سورت میں فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ صاد میں وَلِسُلَيْمَانَ الرِّيحَ انبیاء و سبا میں، الرِّيَاحَ جمع پڑھا ہے۔ ابوجعفر منفرد ہیں باقی سب واحد پڑھتے ہیں۔ اور اَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ (حج) میں ابوجعفر کے لئے خُلف ہے۔ (نشر)

جدول القراءات العشر في الريح والرياح

العدد	آیات وسور		القارئون جمعاً	القارئون مفرداً
۱	وتصريف الرياح	(بقرہ)	نافع بصری شامی عاصم ابوجعفر یعقوب	مکی حمزہ کسائی خلف
۲	وتذروه الرياح	(کہف)	〃	〃
۳	وتصريف الرياح	(جاثیہ)	〃	〃
۴	ومن يرسل الرياح بشرا	(نمل)	〃	〃
۵	وهو الذي يرسل الرياح	(اعراف)	〃	〃
۶	الله الذي يرسل الرياح	(روم ثانی)	〃	〃
۷	والله الذي ارسل الرياح	(فاطر)	〃	〃
۸	وارسلنا الرياح لواقح	(حجر)	نافع مکی بصری شامی عاصم کسائی ابوجعفر یعقوب	حمزہ خلف
۹	اشتدت به الريح	(ابراہیم)	نافع۔ ابوجعفر	مکی بصری شامی عاصم حمزہ کسائی یعقوب خلف
۱۰	ان يشأ يسكن الريح	(شوریٰ)	〃	〃

۱۱	یرسل الریاح بشرا (فرقان)	نافع بصری شامی عاصم حمزہ کسائی ابوجعفر یعقوب خلف	مکی
۱۲	ومن آیاتہ ان یرسل الریاح (روم اول)	کلہم العشر	×
۱۳	اذا ارسلنا علیہم الریح العقیم (ذاریات)	×	کلہم العشر
۱۴	قاصفا من الریح (اسراء)	ابوجعفر	کلہم السبعۃ و یعقوب و خلف
۱۵	ولسلیمان الریح عاصفۃ (انبیاء)	"	"
۱۶	او تھوی بہ الریح (حج)	خلف لابی جعفر	خلف لابی جعفر
۱۷	ولسلیمان الریح غدوھا (سبا)	"	"
۱۸	فسخرنا لہ الریح (ص)	"	"

تنبیہ : ولم یذکر الناظم موقع سورت الحج لابی جعفر اختصاراً فکانہ وافق لاصلہ۔

قولہ مَا ءَادُمعا یعنی ابوجعفر نے نَاْیٰ بجانبہ کو یہاں اور فصلت میں دونوں جگہ مَنَاءَ بروزن جاء پڑھا ہے جبکہ باقی نے اصل کے مطابق مَاٰیَ بروزن رَاٰی پڑھا ہے۔

قولہ خلاف فلک مع تفجرلنا الجمٰ حملا یعنی یعقوب پڑھتے ہیں لا یلبثون خلافک مثل خلف کے اور ابوجعفر کے لئے اصل کے مطابق خلفک ہے۔

قولہ مع تفجرلنا یعنی یعقوب نے ہی پڑھا ہے حتی تَفْجُرَلَنَا بفتح التا و سکون فا و ضم جیم (مخففاً) مثل خلف کے، اور ابوجعفر نے اصل کے مطابق تُفَجِّرَلَنَا باب تفعیل سے پڑھا ہے اور یاد رہے کہ فتفجر الانہار باتفاق مشدد ہے۔ اسی لئے ناظم نے تفجر کے ساتھ لَنَا بڑھایا۔

یاءات اضافت : ایک ہے۔ رَبِّیَ اِذًا لَاَمْسَکْتُمْ۔ ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ : دو ہیں۔ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ۔ فَھُوَ الْمُھْتَدِ ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالتین میں باقی رکھا ہے۔

سُورَةُ الكَهف

۱۴۸/۱ وَتَزْوَرُّ حُزْ وَاكْسِرْ بِوَرْقِ كَثُمُرِهِ
بِضَمَّيْ طُوًى فَتْحَا اِتْلُ يَا ثَمَرِ اِذْ حَلَا

۱۴۹/۲ وَمَدَّلَكَ لٰكِنَّا اِلَا طِبْ تُسَيِّرُ الْـ
جِبَالَ كَحَفْصِ الْحَقُّ بِالْخَفْضِ حُلِّلَا

ت اور حُزْ نے تَزْوَرُّ پڑھا۔ اور کسرہ پڑھ۔ بِوَرِقِ میں رُوَیس کے لئے جیسا کہ ثُمُرِہِ رویس کے دلو ضموں کے ساتھ ہے۔ اور اُتْلُ اور یَا کے دو فتحے ہیں۔ (اسی طرح) لَہٗ ثَمَرٌ میں اِذْ اور حَلَا کے لئے۔ اور تیرے لیے مد لٰکِنَّا میں اَلَا اور طِبْ کے لئے ہے۔ اور حُلِّلَا کے لئے نُسَیِّرُ الْجِبَالَ حفص کے مانند ہے اور اَلْحَقُّ جر کے ساتھ ہے۔

ف قولہ وتزورّ حُزْ یعقوب نے تَزْوَرُّ عن کھفھم سکونِ زا، حذفِ الف اور تشدیدِ رار سے پڑھا ہے۔ جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے۔ جب کہ ابوجعفر اصل کے موافق تَزّاوَرُ اور خلف تَزَاوَرُ پڑھتے ہیں۔

قولہ واکسر بورق کثمرہ بضمّیٰ طُوًی یعنی رویس نے پڑھا ہے۔ بِوَرِقِکُم را کے کسرہ کے ساتھ۔ جب کہ ابوجعفر بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔ اور خلف ورَوح اصل کے موافق رار کو ساکن پڑھتے ہیں۔

قولہ کثمرہ ناظم تشبیہہ دے رہے ہیں بِوَرِقِکُم کو بثمرہ کے ساتھ۔ مقصد یہ ہے کہ یہ دونوں لفظ رویس کے لئے ہیں۔ تاکہ کسی کو یہ وہم نہ ہو کہ بورقکم کا تعلق ماقبل حُز سے ہے۔ ورنہ بہتر یہ تھا کہ قرآنی لفظ بِثَمَرِہِ فرماتے۔ بہرحال مطلب یہ ہے کہ رویس نے وَاُحِیْطَ بِثَمَرِہِ میں لفظ ثمر کو دو ضموں کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی اصل

کے موافق یہی ہے۔

قولہ فتحا اتل یا ابوجعفر اور روح بِثَمَرِہٖ بفتحتین پڑھتے ہیں۔

قولہ ثمرا ذحلا یعنی اِذْ اور حلا، ابوجعفر و یعقوب نے وکان لہ ثمر کو بفتحتین پڑھا ہے جیساکہ ماقبل میں بھی فتحتین کا ذکر آیا ہے، اسی لئے دوبارہ ذکر ضروری نہیں سمجھا۔ اور خلف کے لئے اصل کے موافق بضمتین ہے۔

حاصل یہ کہ ابوجعفر اور روح نے دوکلموں میں خلافِ اصل بفتحتین اور خلف نے دونوں کلموں کو موافقِ اصل بضمتین پڑھا۔ رویس نے اصل کے خلاف بِثُمُرِہٖ کو بضمتین اور لَہٗ ثَمَر کو بفتحتین پڑھا۔

قولہ وَمَدُّ لٰکِنَّا الاطب یعنی ابوجعفر اور رویس لٰکِنَّا کو وصل میں مثل شامی کے باثباتِ الف پڑھتے ہیں۔ اور باقی اصل کے موافق بحذفِ الف پڑھتے ہیں۔ اور وقف میں تمام قراء نے باثباتِ الف پڑھا ہے۔ اسی لئے ناظم نے اعتماداً علی الشہرت وصل کی قید نہیں لگائی۔

قولہ نسیر الجبال کحفص یعنی حُلا کے مرموز یعقوب نے اصل کے خلاف ویوم نسیر الجبال کو روایت حفص کی طرح پڑھا ہے۔ جیساکہ باقی دو بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ الحق بالخفض حُلا یعقوب نے ھنالک الولایۃ للّٰہ الحق میں الحق کو اصل کے خلاف ابوجعفر اور خلف کی طرح مجرور پڑھا ہے۔

150 وَکُنْتُ اِفْتَحْ اَشْهَدْنَا وَحَامِيَةٍ وَضَمْ ۔ مَتٰی قُبُلًا اِذْ يَا نَقُوْلُ فَكَمِّلَا

ت اور کُنْتَ کو مفتوح پڑھ۔ اور اَشْهَدْنَا پڑھ۔ اور حَامِیَۃٍ اور قُبُلًا ضمتین کے ساتھ ابوجعفر کے لئے ہے اور فَكَمِّلَا نے نقول کو یا کے ساتھ پڑھا ہے۔

ف قولہ کنت افتح۔ اِذْ کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے وَمَا کُنْتَ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ بفتحِ تا۔ باقی تمام قراء صیغۂ واحد متکلم پڑھتے ہیں، ابوجعفر منفرد ہیں۔

قولہ اَشْهَدْنَا نیز ابوجعفر نے مَا اَشْهَدْنَاهُمْ جمع متکلم پڑھا ہے۔ ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی تمام قراء مَا اَشْهَدْتُّهُمْ پڑھتے ہیں۔

قولہ حَامِیَۃ یعنی ابوجعفر نے پڑھا فی عین حامیۃ جب کہ خلف بھی اصل کے موافق یہی

پڑھتے ہیں ۔ اور یعقوب اصل کے مطابق حَمِئَۃٍ ہی پڑھتے ہیں ۔

قولہ وضمتی قبلاً یعنی نیز ابوجعفر نے پڑھا اَوْ یاتیھم العذاب قُبُلاً دو ضموں کے ساتھ ۔ اور خلف کے لیئے بھی یہی ہے البتہ یعقوب اپنی اصل کے موافق بکسر قاف و فتح با پڑھتے ہیں ۔

قولہ یا نقول فکملا خلف نے اصل کے خلاف ویوم یقول صیغہ غائب پڑھا ہے ۔ اور باقی بھی یہی پڑھتے ہیں ۔

۱۵۱/۴ زَکِیَّۃً یَسْمُوا کُلَّ یُبْدِلِ خِفَّ حُطْ جَزَاءُ کَحَفْصٍ ضَمُّ سَدَّیْنِ حُوِّلَا

۱۵۲/۵ کَسَدًّا ھُنَا اُتُوْنِ بِالْمَدِّ فَاخِرٌ وَعَنْہُ فَمَا اسْطَاعُوْا یُخَفَّفُ فَاقْبَلَا

ت یَسْمُوا نے زَکِیَّۃً پڑھا ۔ اور حُطْ نے یُبْدِلَ کو ہر جگہ تخفیف سے پڑھا ہے اور جَزَاءَ اِلْحُسْنٰی کو حفص کی طرح پڑھا ہے ۔ اور یہاں سَدَّیْن کو مثل سَدًّا کے ضم سین کے ساتھ پڑھا ہے ۔ اور فاخر نے اٰتُوْنِیْ کو مد کے ساتھ پڑھا ہے ، اور فاخر ہی سے فَمَا اسْطَاعُوْا کو مخفف حالت میں قبول کر ۔

ف قولہ زکیۃ یسموا ر د ح نے اصل کے خلاف نفسًا زکیۃ پڑھا ہے ۔ جب کہ خلف بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں اور ابوجعفر ورویس اصل کے موافق زاکیہ زا ی کے بعد الف پڑھتے ہیں ۔

قولہ کل یبدل یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف ان یبدلھما یہاں ان تبدلہ (تحریم) اَنْ یُبْدِلَھُمَا یہاں اور اَنْ یُبْدِلَنَا دنون) ہر جگہ تخفیف پڑھا ہے ۔ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے ۔ ابوجعفر کے لئے بالتشدید تبدیل سے ہے ۔

قولہ جزاء کحفص یعقوب نے فَلَہٗ جَزَاءَ اِلْحُسْنٰی کو مثل حفص پڑھا ہے ۔ اور خلف کے لئے بھی یہی ہے ۔ اور ابوجعفر نے جَزَاءُ الحسنٰی بغیر تنوین پڑھا ہے ۔

قولہ ضم سدین حولا کسدا ھنا یعنی یعقوب نے اس سورت میں سَدَّیْنِ اور سَدًّا دونوں کو ضم سین سے پڑھا ہے اور یٰسین والے لفظوں میں اصل کے موافق بالضم پڑھتے ہیں ۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے سُدَّیْن تو ضمہ کے ساتھ ہے اور

سَدًّا فتحہ کے ساتھ ہے۔

اور هُنَا کی قید سے یٰسین کے دونوں لفظوں سے احتراز مقصود ہے کیونکہ وہاں سب اصل کے موافق ہیں یعنی خلف کے لئے فتحہ، ابوجعفر ویعقوب کے لئے ضمہ ہے۔

قولہ اٰتُوْنِ بِالسَّدِّ فاخر یعنی خلف نے پڑھا ہے۔ قَالَ اٰتُوْنِیْ اُفْرِغْ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ عنہ فما اسْطَاعُوا ضمیر کا مرجع خلف ہے یعنی خلف نے اصل کے خلاف فَمَا اسْطَاعُوا کو بتخفیفِ طاء پڑھا ہے اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

یاءاتِ اضافت ، نو ہیں۔ رَبِّی اَعْلَمُ ۔ رَبِّی اَحَدًا (دو جگہ) رَبِّی اَنْ یُّؤْتِیَنِ ۔ سَتَجِدُنِی اِنْ شَاءَ اللّٰہُ ۔ مِنْ دُوْنِی اَوْلِیَاءَ ۔ سب کو ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے ۔ مَعِیَ صَبْرًا (تین جگہ) سب نے ساکن پڑھا ہے۔

یاءات زوائد سات ہیں ۔ الْمُهْتَدِ ۔ اَنْ یَّهْدِیَنِ ۔ اَنْ یُّؤْتِیَنِ ۔ اِنْ تَرَنِ ۔ مَا كُنَّا نَبْغِ ۔ اَنْ تُعَلِّمَنِ ۔ ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے ۔ فَلَا تَسْأَلْنِ سب نے حالین میں پڑھا ہے۔

(الشیخ سمنودی)

ومن سُوْرَةُ مَرْیَمَ علیہا السلام اِلٰی سُوْرَةُ فُرْقَانُ

۵۳/۱ یَرِثْ رَفْعُ حُزْ وَاضْمُمْ عُتِیًّا وَبَابَهُ
خَلَقْتُكَ فِدْ وَالْهَمْزُ فِیْ لِاَهَبَ اَلَا

ت یرث میں حُز کا رفع ہے۔ فِدْ کے لئے عُتِیًّا اور اس کے باب کو ضمہ پڑھ اور خَلَقْتُكَ پڑھ ۔ اور لِاَهَبَ میں اَلَا کے لئے ہمزہ ہے۔

ف قولہ یَرِثْ رَفْعُ حُزْ یعقوب کے لئے یَرِثُنِی و یَرِثُ دونوں فعلوں میں اصل کے خلاف رفع ہے اور باقی دو کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ وَاضْمُمْ عُتِيًّا وَبَابَهُ خلف نے عتیا ، بکیا ، صلیا اور جثیا کو حرف اوّل کے ضمہ کے ساتھ پڑھا ہے ۔ باقی اصل کے موافق بالضم پڑھتے ہیں ۔

قولہ خلقتك فد اور خلف نے باقی دو کی طرح خلقتك صیغہ واحد متکلم پڑھا ہے ۔

قولہ وَالْهَمْزُ فِي لِأَهَبَ اَلَا ابوجعفر نے لِاَهَبَ ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے جب کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے اور یعقوب کے لئے اصل کے موافق لِيَهَبَ بالیا ہے ۔

۲/۱۵۴ وَنَسْيًا بِكَسْرٍ فُزْ وَمَنْ تَحْتَهَا اكْسِرَاخْ
فِضًا يَعْلُ تَسَّاقَطْ فَذَكِّرْ حُلًى حَلَا

۳/۱۵۵ وَشَدِّدْ فَتًى قَوْلُ انْصِبَا حُزْ وَاَنَّ فَاكْسِرًا يَحُلْ نُوْرِثُ شُدَّ طِبْ يَذْكُرُ اعْتَلٰى

ت فُزْ نے نِسْيًا کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے ۔ اور یَعْلُ کے لئے مَنْ تَحْتِهَا میں کسرہ اور جرپڑھ ۔ اور حَلَا کے لئے تَسَّاقَطْ کو مذکر پڑھ اور فَتًی کے لئے مشدد پڑھ ۔ حُزْ کے لئے قَوْلَ کو منصوب پڑھ ۔ اور یَحُلْ کے لئے وَاِنَّ کو مکسور پڑھ ۔ طِبْ کے لئے نُوَرِّثُ کو مشدد پڑھ ۔ اور اِعْتَلٰى نے يَذْكُرُ کو مشدد پڑھا ۔

ف قولہ وَنِسْيًا بِكَسْرٍ فُزْ یعنی خلف نے وَكُنْتُ نِسْيًا بکسر نون پڑھا ہے اور باقی کے لئے بھی یہی ہے ۔

قولہ وَمَنْ تَحْتَهَا اكْسِرَا خْفِضًا يَعْلُ روح نے وَمِنْ کو بکسر میم اور تحتها کو مجرور پڑھا ہے ۔ اور ابوجعفر اور خلف کے لئے بھی یہی ہے ، جب کہ رویس کے لئے اصل کے موافق مَنْ تَحْتَهَا ہے ۔

قولہ تَسَّاقَطْ فَذَكِّرْ حُلًى حَلَا یعقوب نے منفرداً پڑھا يَسَّاقَطْ یاء تذکیر کے ساتھ اور ابوجعفر نے تَسَّاقَطْ پڑھا ہے ۔

وَشَدِّدْ فَتًى اور خلف نے اصل کے خلاف تَسَّاقَطْ بتشدید سین پڑھا ہے ۔ اور اصل کے موافق ابوجعفر نے بھی یہی پڑھا ہے ۔

قولہ قَوْلُ انْصِبَا حُزْ یعقوب نے قَوْلَ الْحَقِّ کو بنصب لام پڑھا ۔ باقی کے لئے مرفوع ہے ۔

قولہ وان فاکسرا اُیحَلُ روح نے وان اللہ ربی کو بکسر ہمزہ پڑھا۔ اور خلف کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔ اور ابوجعفر اور رویس کے لئے فتحہ ہے۔

قولہ نورث شُدَّ طِبْ یعنی رویس نے منفرداً پڑھا نُوَرِّثُ مِنْ عبادنا باقی سب کے لئے تخفیف ہے۔

قولہ یذکرا علی ابوجعفر نے یَذَّکَّرُ بتشدید الذال والکاف پڑھا ہے۔ اور باقی بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

تشدید کا مفہوم وزن بیت اور تشدید پر عطف سے نکلتا ہے۔

۱۵۶/۷ وَفِزْ وَلَدًا الا نُوحَ فَافْتَحَ یَکَادُ اُنْ
نِثْ اِنِّی اَنَا افْتَحَ اٰدَوَالْکَسْرَ حِطْ وِلَا

ت اور فِزْ کے لئے وَلَدًا کو بفتحتین پڑھ۔ مگر نوح میں نہیں۔ اٰدَ کے لئے یَکَادُ کو مؤنث پڑھ اور (اٰدَ کے لئے) اِنّی اَنَا کو بفتح ہمزہ پڑھ، اور کسرہ پڑھنے میں حُطْ کی اتباع ہے۔

ف قولہ وَفِزْ وَلَدًا الا نُوحَ فَافْتَحَ یعنی نے ہر جگہ وَلَدًا بفتحتین پڑھا ہے جو چار جگہ یہاں مریم میں ہے۔ لَأُوتَيَنَّ مالاً وولدا۔ وقالوا اتخذ الرحمن ولدا۔ ان یتخذ ولدا۔ ان دعوا للرحمن ولدا اور قل ان کان للرحمن ولدا زخرف میں۔ اطلاق طور پر ناظم نے ان سب کو مراد لیا ہے اور لا نوح سے بتلانا چاہتے ہیں کہ خلف نے اصل کی مطابقت کرتے ہوئے، ماله وولده میں واؤ کا ضمہ اور لام کا سکون ہی پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے ہر جگہ مع نوح کے فتحتین کے ساتھ اور یعقوب کے لئے مثل خلف کے ہر جگہ فتحتین اور نوح میں بضم الواؤ وسکون لام ہے۔

قولہ یکاد انث، اٰدَ کے مرموز ابوجعفر نے یہاں اور شوریٰ میں خلاف اصل تکاد مونث پڑھا ہے۔ باقی تَ کے لئے بھی اصل کے موافق تانیث ہی ہے۔

یاءات اضافت، چھ ہیں۔ من ورائی۔ سب نے ساکن پڑھا ہے۔ اجعل لی آیۃ۔ انی اعوذ۔ انی اخاف۔ ربی انہ۔ ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ اتانی الکتاب سب نے فتحہ پڑھا ہے۔

یاء زائدہ کوئی نہیں ہے۔

سُورَۃُ طٰہٰ

قولہ انی انا فاتم اذ ابوجعفر نے اَنّی اَنَا بفتح ہمزہ مثل ابوعمرو بصری کے پڑھا ہے۔
قولہ وبالکسر حط اور یعقوب نے خلاف اصل اِنّی بالکسر پڑھا ہے اور خلف کے لئے یہی ہے۔

١٥٧ اَنَا اخْتَرْتُ فِدْ سَکِّنْ لِتُصْنَعَ وَاجْزِمَنْ
کَنُخْلِفُہٗ اَسْنیٰ اضْمُمْ سِوًی حُمْ وَطُوِّلَا

١٥٨ فَیُسْحِتَ ضُمَّ الْکَسْرَ وَبِالْقَطْعِ اَجْمِعُوْا
وَھٰذَانِ حُزْ اَنِّثْ یُخَیَّلُ یُجْتَلیٰ

ت فِدْ کے لئے اَنَا اخْتَرْتُ ہے۔ اَسْنیٰ کے لئے وَلْتُصْنَعْ بسکون لام وجزم عین پڑھ۔ نُخْلِفُہٗ کے مانند۔ اور حُمْ کے لئے سِوًی کو مضموم پڑھ۔ اور طُوِّلَا کے لئے فَیُسْحِتَکُمْ کو ضمہ اور کسرہ دے۔ اور حُزْ کے لئے اَجْمِعُوْا ہمزۂ قطعی کے ساتھ ہے اور ھٰذان ہے اور یُجْتَلیٰ کے لئے یُخَیَّل کو مونث پڑھ۔

ف قولہ انا اخترت فد سکن خلف نے وَاَنَا اخْتَرْنٰکَ پڑھا جب کہ باقی کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔

قولہ سکن لتصنع واجزمن اسنی کے مرموز ابوجعفر نے وَلْتُصْنَعْ بسکون لام اور بجزم عین پڑھا ہے۔ منفرد ہیں باقی بکسر لام ونصب عین پڑھتے ہیں۔

قولہ کنخلفہ جزم میں تشبیہ دے کر کہا کہ ابوجعفر نے لَا نُخْلِفْہٗ فا کے جزم کے ساتھ پڑھا ہے۔ ابوجعفر منفرد ہیں باقی کے لئے بالرفع ہے۔

قولہ اضمم سوی حم۔ یعقوب نے مَکَانًا سُوًی بضم سین پڑھا ہے۔ خلف کے لئے بھی یہی ہے اور ابوجعفر کے لئے کسرۂ سین ہے۔

قولہ وطولا فلیسحت یعنی رویس فیسحتکم کو بضم یاء وکسرحا پڑھا ہے اور خلف کے لئے بھی یہی ہے اور ابوجعفر وروح کے لئے بفتح یا وحا ہے۔

قولہ وبالقطع اجمعوا حز کے مرموز یعقوب نے فاجمعوا ہمزہ قطعی کے ساتھ وکسرہ میم کے ساتھ اور باقی نے اصل کے موافق اسی طرح پڑھا ہے۔

قولہ وھذان یعنی یعقوب نے نیز ھذان کو بالالف پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ انث یخیل یخیلی یعنی یا کے مرموز روح یخیل الیہ کو بتاء التانیث پڑھتے ہیں اور منفرد ہیں۔ باقی کے لئے تذکیر ہے۔

۱۵۹/۷ وفز لا تخاف ارفع واثری اکسر اسکنن
کذا اضمم حملنا واکسر اشدد طمی ولا

ت فز کے لئے لا تخاف میں رفع پڑھ۔ طمی کے لئے اثری کے ہمزہ کو کسرہ اور ثاء کو ساکن پڑھ۔ اسی طرح حملنا کی میم کو مضموم اور میم مشدد کو مکسور پڑھ۔

ش قولہ وفز لا تخاف ارفع خلف کے لئے اصل کے خلاف لا تخاف پڑھ یعنی الف کے ساتھ خاء کے بعد اور فاء مرفوع۔ باقی بھی یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ واثری اکسر اسکنن۔ طمی کے مرموز رویس کے لئے ھم اولاء علی اثری میں اثری کو بکسر ہمزہ وسکون ثاء پڑھ۔ رویس کی اس انفرادی روایت سے معلوم ہوا کہ باقی اصل کے موافق اثری بفتحتین پڑھتے ہیں۔

قولہ کذا اضمم یعنی رویس ہی کے لئے حملنا بضم حا وتشدید میم مکسورہ پڑھ جب کہ اصل کے موافق ابوجعفر نے یہی پڑھا ہے۔ باقی حملنا اصل کے موافق پڑھتے ہیں۔

۱۶۰/۸ لنحرق سکن خفف اعلمہ وافتحن
وضم بدا ننفخ بیا حل مجھلا

ت اعلمہ کے لئے لنحرق کو ساکن الحاء اور مخفف الراء پڑھ۔ اور بدا کے لئے نون کو مفتوح اور راء کو ضمہ پڑھ۔ اور حل کے لئے ننفخ کو یا کے ساتھ مجہول پڑھ۔

ف قولہ لنحرق سکن آلخ یعنی ابوجعفر نے منفرداً اصل کے خلاف لَنُحْرِقَنَّهُ کو ساکن الحاء اور تخفیف راء پڑھا ہے۔ اس کے بعد اُن کے دونوں راوی مختلف الروایت ہو گئے ہیں۔ بجا کے مرموز ابن وردان نون کا فتحہ اور راء کا ضمہ لَنَحْرُقَنَّهُ پڑھتے ہیں۔ اور دوسرے راوی ابنِ جماز سے خاموش ہیں کیونکہ وہ اصل کے موافق نون کا ضمہ اور راء کا کسرہ لَنُحْرِقَنَّهُ پڑھتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اصل میں یہ لفظ باب تفعیل سے تھا ابوجعفر نے اس کو بروایت ابنِ وردان باب نصر سے اور بروایت ابنِ جماز باب افعال سے پڑھا ہے۔ ناظم کی یہ عبارت نشر و طیبہ کے موافق اور تحبیر و تقریب کے خلاف ہے۔

قولہ ننفخ بیا حُل یعنی یعقوب نے یوم يُنْفَخُ یاء مضمومہ اور فتح فا کے ساتھ مضارع مجہول پڑھا ہے۔ اس طرح باقی ت کے ساتھ متفق ہو گئے ہیں۔

۹/۱۶۱ وَيُقْضٰى بِنُوْنٍ سَمِّ وَانْصِبْ كَوَحْيِهِ
لِيَعْقُوْبِهِمْ وَافْتَحْ وَاِنَّكَ لَا تَجْلٰى

ت اور یعقوب کے لئے يُقْضٰى کو نون کے ساتھ معروف پڑھ اور اس کی یا کو منصوب پڑھ۔ جیسا کہ وَحْيُهُ کی یاء۔ اور اِتَجْلٰى کے لئے وَاِنَّكَ کو مفتوح پڑھ۔

ف قولہ ويقضى آلخ یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف مِنْ قَبْلِ اَنْ نَقْضِيَ اِلَيْكَ وَحْيَهُ پڑھا ہے، صیغہ جمع متکلم معروف نون کے ساتھ اور آخر میں اَنْ کی وجہ سے یا منصوب ہے۔ جس طرح سے وَحْيَهُ کی یاء مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ یعقوب منفرد ہیں۔

قولہ وافتح وانك لا تجلى۔ ابوجعفر نے وَاَنَّكَ لَا تَظْمَأُ بفتح ہمزہ پڑھا ہے اور باقی بھی یہی پڑھتے ہیں۔

۱۰/۱۶۲ وَزَهْرَةَ فَتْحُ الْهَا حُلًا يَاتِهِمْ بَدَا
وَطِبْ نُوْنَ يُحْصِنْ اِنْشَا اُدْ وَجَهِّلَا

۱۱/۱۶۳ مَعَ الْيَاءِ نَقْدِرْ حِزْ حَرَامٌ فَشَا وَاَنْ
نَشَا جَهِّلَا نَطْوِي السَّمَا اَرْفِعِ الْعُلَا

ت اور حلاً کے لئے زُھُرَۃَ میں ھا کا فتحہ ہے۔ اور میّا کے لئے یاتُہم ہے اور طِبْ کے لئے لِنُحْصِنَکُمْ نون کے ساتھ ہے۔ اور اُدُ کے لئے اس کو مونث پڑھو۔ اور حزْ کے لئے نُقْدِرُ کو یاء کے ساتھ صیغۂ مجہول پڑھو۔ اور فتنٰا کے لئے حَرَامٌ ہے اور العُلٰی کے لئے نَطْوِی کو مونث اور السَّمَاءُ کو مرفوع پڑھو۔

ف قولہ و زھرۃ فتح الھا حلا یعنی یعقوب نے زَھَرَۃَ الحیاۃ الدنیا بفتح ھا پڑھا ہے اور منفرد ہیں باقی کے لئے ھا کا سکون ہے۔

قولہ یاتہم بندا ابن وردان سے اولم یاتہم یاء تذکیر کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے باقی تاء تانیث پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت : تیرہ ہیں۔ اِنِّیْ اٰنستُ۔ لَعَلِّیْ اٰتیکم۔ انی انا ربک۔ انّنی انا اللہ لذکری ان الساعۃ۔ ویسّرلی امری۔ عینی اذ تمشی۔ لنفسی اذھب۔ فی ذکری اذھبا ولا براسی انی۔ لِمَ حَشَرْتَنِیْ اَعْمٰی ان سب کو ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ ولی فیھا مآرب اخی اشدد ان دونوں کو ثلاثہ نے ساکن پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ : دو ہیں۔ بالواد المقدس۔ یعقوب کے لئے وقف بالیاء ہے۔ الاَّ تتّبعن ابوجعفر نے وصل میں مفتوح، وقف میں ساکن پڑھا ہے، اور یعقوب نے حالین میں اسکان کے ساتھ ثابت رکھا ہے۔

سُورَۃُ الانبیاء علیہم السلام

قولہ وطب نون یحصن الخ یعنی رویس نے مثل شعبہ کے لِنُحْصِنَکُمْ پڑھا اور ابوجعفر نے تاء تانیث کے ساتھ مثل حفص کے لِتُحْصِنَکُمْ پڑھا ہے۔ باقی کے لئے اصل کے موافق لِیُحْصِنَکُمْ بالیاء ہے۔

قولہ وجھلا الخ یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ اَلَّنْ یُّقْدَرَ عَلَیْہِ یاء مضمومہ اور دال مفتوح کے ساتھ صیغۂ مجہول۔ یعقوب منفرد ہیں، باقی کے لئے نَقْدِرَ جمع متکلم معروف ہے۔

قولہ حرام فتنا خلف نے خلافِ اصل حَرَامٌ پڑھا ہے، اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وانّا جھلہٗ آلخ یعنی العلاء کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ تُطْوَی السَّمآءُ بضم تا، مضارع صیغہ مونث، وفتح واؤ، علی البناء للمجہول۔ اور السَّمآءُ کو مرفوع، نائب فاعل ہونے کی وجہ سے۔ اس قراءت میں ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی کے لئے نَطْوِی السَّمآءَ۔

۱۲/۱۶۴ وَیَا رَبِّ ضُمَّ اَھْمِزْ مَعًا رَبَأَتْ اَلَیٰ
لِیَقْطَعْ لِیَقْضُوا اَسْکِنُوا اللَّامَ یَا اَلَا

ت آلیٰ کے لئے یَا رَبِّ کو ضمہ پڑھ، اور دونوں جگہ رَبَأَتْ ہمزہ کے ساتھ پڑھ۔ یَا اور اَلَا کے لئے لِیَقْطَعْ اور لِیَقْضُوا میں لام کو ساکن پڑھو

ف قولہ وَیَا رَبِّ ضُمَّ اَھْمِزْ یعنی اَلَیٰ کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے رَبُّ احْکُمْ بِالْحَقِّ ضم با کے ساتھ۔ ابوجعفر منفرد ہیں باقی نے بکسر با پڑھا ہے۔

یاءات اضافت، چار ہیں مَعِیَ سب نے ساکن پڑھا ہے۔ اِنِّیَ اِلٰہٌ ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔ مَسَّنِیَ الضُّرُّ۔ عِبَادِیَ الصَّالِحُونَ۔ سب نے مفتوح پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ، تین ہیں۔ فَاعْبُدُونِ دو جگہ۔ فَلَا تَسْتَعْجِلُونِ یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔

سورۃ الحج

قولہ مَعًا رَبَأَتْ اَلَیٰ ابوجعفر نے پڑھا ہے اھْتَزَّتْ وَرَبَأَتْ یہاں اور فصلت میں دونوں جگہ با کے بعد ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ۔ ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی نے رَبَتْ بغیر ہمزہ پڑھا ہے۔

قولہ لِیَقْطَعْ لِیَقْضُوا آلخ یَا اور اَلَا کے مرموز ورش اور ابوجعفر نے ثُمَّ لْیَقْطَعْ اور ثُمَّ لْیَقْضُوا دونوں میں لام کو ساکن پڑھا ہے، خلف کے لئے بھی یہی ہے جب کہ رویس کے لئے اصل کے مطابق لام مکسور رہے۔

۱۳/۱۶۵ وَلُؤْلُؤًا انْصِبْ ذِی وَاَنْتَ یَنَالُ فِی
ھِمَا وَمُعَاجِزِینَ بِالْمَدِّ حُلِّلَا

ت اور حُلّٰی کے لئے لُؤلُؤٍ کو اس سورت میں منصوب پڑھ۔ اور ینالُ کو دونوں جگہ مونث پڑھ۔ اور مُعَاجِزِیْن بالمدّ ہے۔

ف قولہ ولؤلؤا انصب ذی۔ اس شعر میں تمام الفاظ یعقوب کے لئے ہیں۔ فرماتے ہیں یعقوب نے اس سورت میں لؤلؤاً منصوب پڑھا ہے۔ لفظ ذِی اسمِ اشارہ ہے سورت حج کی طرف اشارہ ہے۔

لہٰذا سورۃ فاطر والا لؤلؤاً نکل گیا جس کو یعقوب نے اصل کے مطابق مجرور پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے مطابق دونوں جگہ منصوب اور خلف کے لئے دونوں جگہ مجرور ہے۔

قولہ انث ینال فیہما یعنی یعقوب ہی نے لن ینال اللہ اور ولکن ینالہ التقوی دونوں جگہ ینالُ مونث پڑھا۔ یعقوب منفرد ہیں باقی سب بالتذکیر پڑھتے ہیں۔

قولہ ومعٰجزین بالمد اور یعقوب نے معاجزین الف مدہ اور تخفیف جیم کے ساتھ پڑھا ہے، باقی بھی معاجزین ہی پڑھتے ہیں۔

اور یہ لفظ تین جگہ ہے، ایک اس سورت میں اور دو دفعہ سورتِ سبا میں، اطلاقاً سب مراد ہیں۔

۱۴/۱۶۶ وَيَدْعُونَ الْاُخْرٰى فَتْحُ سِيْنَا حِمًى وَتُنْـ

بِتُ انْتَمِ بِضَمٍّ يُحَلُّ هَيْهَاتَ اِذْ كَلَا

۱۵/۱۶۷ فَلِلتَّا اكْسِرَنْ وَالْفَتْحُ وَالضَّمُّ تَهْجُرُو

نَ تَنْوِيْنُ تَتْرًا اَهِلْ وَحُلًى بِلَا

ت حِمًی کے لئے یدعون ہے دوسرا لفظ۔ اور سِیْنَا بالفتح ہے۔ اور یُحَلُّ کے لئے تُنْبِتُ کو فتحہ دے، ضمہ کے ساتھ۔ اور اِذْ کے لئے دونوں ھَیْھَاتَ میں تاء کو مکسور پڑھ۔ نیز تَھْجُرُوْنَ میں فتحہ اور ضمہ ہے۔ اور اَھِلْ کے لئے تَتْرًا میں تنوین ہے اور حُلًی کے لئے بغیر تنوین ہے۔

ف قولہ ویدعون الاخری۔ یعنی یعقوب نے تدعون کی بجائے یدعون غیب پڑھا ہے جیسا کہ اطلاق سے اشارہ ہے۔ الاخری سے اشارہ کیا کہ پہلا یدعون مراد نہیں۔ اس میں سب اصل کے مطابق ہیں۔ یعنی ابوجعفر کے لئے خطاب اور باقی کے لئے غیب ہے۔ اور یہاں یعقوب منفرد ہیں باقی سب خطاب پڑھتے ہیں۔

یاءاتِ اضافت : ایک ہے بَیتیَ للطائفین ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔
یاءاتِ زائدہ : تین ہیں نکیرِ یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ وَالبادِ ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ لہادِ الذین امنوا صرف یعقوب وقف میں پڑھتے ہیں۔

سُورَةُ المُؤمِنُون

قولہ سیناحِمَیٰ یعقوب نے اصل کے خلاف سَیناء بفتح السین پڑھا ہے جب کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے سِیناء بکسر السین ہے۔
قولہ وتنبت افتح لضم یحل روح نے تَنبت بفتح التاء وضم الیاء پڑھا ہے باقی دو بھی یہی پڑھتے ہیں، جب کہ رویس اصل کے مطابق تُنبتُ افعال سے ہی پڑھتے ہیں۔
قولہ هیهات اُدُ کلا فلثا الکسرن یعنی ابوجعفر نے دونوں هیهات کو بکسر التاء پڑھا ہے۔ ابوجعفر کے اس انفراد سے باقی کے لئے فتح تا ثابت ہوا۔
قولہ والفتح والضم تهجرون ۔ اہل کے مرموز ابوجعفر نے پڑھا ہے تَهجرون بفتح تا، وضم جیم اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔
قولہ وتنوین تترا الخ یعنی ابوجعفر نے اصل کے خلاف تترًا کو بالتنوین پڑھا ہے جب کہ یعقوب نے اصل کے خلاف بغیر تنوین پڑھا ہے، اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق ایسے ہی ہے اور صرف خلف کے لئے امالہ ہے۔

١٦٨/١٦ وَانّهُمُ افتح فِدُ وقَالَ معاً فتیٰ وَخفِّف فرضنا انَ معًا وارفع الولا
١٦٩/١٧ حلا اشددُ هُمَا بعدُ انصِبَن غضِبَ افتحن نضاداً وبعدُ الخمض فِی اللہِ اوصِلا

ت اور فِدُ کے لئے انہم کو مفتوح پڑھ اور دونوں جگہ فتیٰ کے لئے قال ہے، اور حلا کے لئے فرضنا مخفف پڑھ۔ اور حلا کے لئے انّ کو بھی دونوں جگہ مخفف پڑھ

اَنْ کے بعد والے لفظوں کو مرفوع پڑھ۔ اور اَوْ حِلٰہ کے لئے اَنَّ دونوں کو مشدد پڑھ اور اَنَّ کے بعد والے لفظوں کو منصوب پڑھ، اور غضب کو بفتح ضاد پڑھ اور غضب کے بعد والے لفظ اللہ میں جر پڑھ۔

ف قولہ وَاِنھم افتح فِدٗ خلف نے اَنَّھُم بفتح ہمزہ پڑھا اور باقی کے لئے بھی فتحہ ہی ہے۔
قولہ وقال معا فتی خلف نے قال کم لبستم اور قال اِنْ لبستم دونوں جگہ صیغہ ماضی پڑھا، باقی بھی ماضی پڑھتے ہیں۔

یاءات اضافت : ایک ہے لعلی اعمل الوجعفر کے لئے مفتوح۔
یاءات زائدہ : چھ ہیں۔ بما یکذبون دو جگہ فاتقون، ان یحضرون، ترجعون، رب ارجعون، ولا تکلمون حالین میں یعقوب کے لئے اثبات ہے۔

سُوْرَۃُ النُّوْرِ

قولہ وخفف فرضنا مرموز حلا یعقوب نے وفرضناھا بتخفیف را پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی تخفیف ہی ہے۔
قولہ اَنْ معًا یعقوب نے اَنْ لعنت اللہ، اَن غضب اللہ دونوں میں اَنْ مخفف پڑھا ہے۔ تخفیف کا مفہوم ماقبل پر عطف سے نکلتا ہے۔
قولہ وارفع الولا لعنت اور غضب جو اَنْ کے بعد ہیں۔ کو یعقوب نے مرفوع پڑھا ہے۔ اور یعقوب نے چونکہ ضاد کے فتحہ میں اصل سے موافقت کی ہے اس لئے ناظم نے اس سے تعرض نہیں کیا۔
قولہ اشدد ھما آلخ اوصلہ کے مرموز الوجعفر نے دونوں جگہ اَنَّ بتشدید نون پڑھا۔ اور لعنت اور غضب کو منصوب پڑھا، اور لفظ غضب کو بفتح ضاد پڑھا ہے اور اس کے بعد والے لفظ اللہ کو مجرور پڑھا۔ اور یاد رہے کہ پہلی جگہ لفظ لعنت کے بعد اسم الجلالہ باتفاق مجرور ہے۔

خلاصہ یہ کہ یعقوب نے دونوں جگہ ان کو بالتخفیف اور لعنت اور غضب کو مرفوع اور اسم الجلالہ کو مجرور پڑھا ہے۔ اور غضب کو بہ رفع الیاء پڑھنا انفراد ہے۔

ابوجعفر نے اَنَّ بالتشدید، لعنت کو نصب، غَضَبَ میں ضاد کا فتحہ، با کا نصب اور اسم الجلالہ مجرور پڑھا ہے۔ اور خلف کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

۱۷۰. وَلَا يَتَأَلَّ اِعْلَمْ وَكِبْرُهُ وَضُمَّ حُطْ
وَغَيْرَ انْصِبْ اِذْ دُرِّيٌّ اِضْمُمْ مُثَقِّلَا

۱۷۱ حِمًى فِدْ تَوَقَّدَ يُذْهِبُ اضْمُمْ بِكَسْرِ اُدْ
وَيَحْسَبُ خَاطِبْ فُقْ وَحَقَّ لِيُبْدِلَا

ت اِعْلَمْ کے لئے وَلَا يَتَأَلَّ ہے۔ حُطْ کے لئے کِبْرَہ کو مضموم پڑھ۔ اِذْ کے لئے غیر کو منصوب پڑھ۔ حِمًى، فِدْ کے لئے دُرِّيٌّ کو بضم دال پڑھ۔ یاء مشدّد پڑھتے ہوئے۔ اُدْ نے تَوَقَّدَ پڑھا، اور یُذْهِبُ کو بضم یا وکسرہا پڑھا۔ فُقْ کے لئے لَا يَحْسَبَنَّ میں خطاب پڑھ۔ اور حَقَّ کے لئے لَيُبْدِلَنَّهُمْ ہے۔

قولہ وَلَا يَتَأَلَّ اِعْلَمْ ابوجعفر نے انفراداً پڑھا ہے وَلَا يَتَأَلَّ اُولُوا الْفَضْلِ یاء مضارع کے بعد تاء مفتوحہ، اس کے بعد ہمزہ مفتوحہ اور لام مشدّد، جیسا کہ تلفظ کیا ہے۔ باقی ایتلاء سے پڑھتے ہیں۔

تنبیہ۔ امام محقق ابومحمد اسماعیل بن ابراہیم قراب نے اپنی کتاب "علل القراءات" میں کہا ہے کہ یہ لفظ مصاحف میں یَتَلِ لکھا ہے اس لئے ممکن ہوگیا کہ ہر دو قراءات کو اس پر منطبق کیا جاتے (النشر للجزری صہ ۲۱۸ ج ۲) اور نثر المرجان میں ہے وَلَا يَأْتَلِ ابتلاء سے جمہور کی قرارت ہے اور ابوجعفر نے پڑھا ہے وَلَا يَتَأَلَّ۔ مگر رسم قیاسی دونوں کو شامل نہیں۔ اس لئے وَلَا يَتَلِ اختیار کیا گیا تاکہ دونوں کو شامل ہو سکے۔ اب گویا جمہور کی قرارت میں حذف الف بعد الیا ہے بخلافِ قیاس، اور ابوجعفر کی قرارت میں حذفِ الف بعد التاء ہے۔

قولہ وکبرہ ضم حط یعقوب نے وَالَّذِي تَوَلَّى كُبْرَهُ بضم کاف پڑھا ہے۔ اور منفرد ہیں باقی کے لئے بکسر کاف ہے۔

قولہ وغیر انصب اذ ابوجعفر نے غَيْرَ اُولِي الْاِرْبَةِ راء کے نصب کے ساتھ مثل شامی

کے پڑھا ہے۔ باقی اصل کے موافق بالجبر پڑھتے ہیں یسمنودی نے باقی کے لئے نصب لکھا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

قولہ دُرِّیٌّ اضمم مشدّد حمی فد یعنی یعقوب اور خلف نے دُرِّیٌّ بالضم والتشدید مثل ابوجعفر کے پڑھا ہے۔

قولہ تَوَقَّدَ یعنی ابوجعفر نے تَوَقَّدَ باب تفعّل سے ماضی کا صیغہ پڑھا ہے جب کہ یعقوب کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے اور خلف کے لئے ایقاد سے مضارع مجہول واحد مونث ہے۔

قولہ یَذهب ابوجعفر نے انفراداً یُذهِبُ بالابصار بضم یا اور بکسر ہا پڑھا ہے۔

قولہ ویحسب خاطب فق خلف نے لا تحسبن بصیغہ خطاب مثل باقی کے پڑھا ہے۔

قولہ وحق لیبد لا یعقوب نے ولیبدلنهم تخفیف دال مثل ابن کثیر پڑھا ہے باقی بالتشدید پڑھتے ہیں۔

نوٹ: اس سورت میں کوئی یاء نہیں ہے۔

ومن سُورَةِ الفُرقانِ إلى سُورَةِ الرُّوم

۱۷۲ ونحشر یا حُز إذ وجهل نتخذ
الا اشدد تشقق جمع ذرية حلا

ت حُز اور إذ نے نحشرُ میں یا پڑھی ہے۔ اور الا کے لئے نتخذ مجہول پڑھا گیا ہے۔ اور حلا کے لئے تشقق کو بتشدید الشین پڑھ۔ نیز ذریتنا میں جمع ہے۔

ف قولہ ونحشر یا حزاذ یعنی یعقوب اور ابوجعفر نے ویوم یحشرهم یاء غیب کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق بالیا ہی ہے۔

قولہ وجهل نتخذ الا ابوجعفر نے پڑھا ہے اَنْ نُتَّخَذَ مِنْ دونك من اولیاء بصیغہ مجہول۔ ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی معروف پڑھتے ہیں۔

قولہ اشدد تشقق یعنی حلا کے مرموز یعقوب نے ویوم تشقق یہاں اور سورۃ قاف میں بتشدید شین پڑھا ہے جب کہ اصل کی موافقت میں ابوجعفر کے لئے بھی تشدید ہے اور خلف کے لئے تخفیف ہے۔

قولہ جمع ذریۃ حلا یعقوب نے وذریاتنا جمع پڑھا ہے، جب کہ اصل کے موافق ابوجعفر کے لئے بھی جمع ہے، اور خلف کے لئے واحد ہے۔

۱۷۳ وَیَامُرُ خَاطِبْ فِدْ یَضِیقُ وَعَطْفُهُ انْ
صِبَنَّ وَاتْبَاعُكَ حِلاَ خَلْقُ اُوْصِلَہ

ت اور فِدْ کے لئے یامر کو خطاب سے پڑھ۔ اور حلا کے لئے یضیق اور اس کے معطوف کو منصوب پڑھ۔ اور حلا ہی کے لئے اتباعک ہے اور اُوصِلا کے لئے خُلُق ہے۔

ف : قولہ ویامر خاطب فِد خلف نے لما تامرنا بالخطاب پڑھا ہے۔ اور باقی بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

یاءاتِ اضافت : دو ہیں یالیتنی اتخذت۔ سب نے ساکن پڑھا ہے۔ ان قومی اتخذوا۔ ابوجعفر نے اور روح نے مفتوح پڑھا ہے۔

سُوْرَةُ الشُّعَرَاءِ

قولہ یضیق وعطفہ انصبن۔ حلا کے مرموز یعقوب نے ویضیق صدری ولا ینطلق دونوں فعلوں کو منصوب پڑھا ہے۔ یعقوب منفرد ہیں باقی سب مرفوع پڑھتے ہیں۔

قولہ واتباعک حلا یعقوب نے واتباعک جمع اور رفع کے ساتھ پڑھا ہے یعقوب منفرد ہیں باقی سب واتبعک پڑھتے ہیں۔

قولہ خلق اوصلا یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے اِنْ هٰذَا اِلَّا خَلْقُ الْاَوَّلِیْنَ .. بفتح خا وسکونِ لام جیساکہ تلفظ سے بتلایا ہے۔ جب کہ اصل کے موافق یعقوب کے لئے بھی یہی ہے۔ اور خلف کے لئے بضمِ خا و لام ہے۔

۸ ۳/۱۴۴ نَزَّلَ شُدَّ بَعْدُ انْصِبْ وَلِنُوْنِ سَبَا شِهَا
بِ حُزْ مَكُثَ افْتَحْ يَا وَاَلَا اثْلُ طِبْ اَلَا

ت اور حُزْ کے لئے نَزَّلَ کو مشدّد پڑھ اور بعد والے لفظوں کو منصوب پڑھ۔ اور (حُزْ کے لئے ہی) منوّن پڑھ سَبَاً اور بشہابٍ کو۔ اور یا کے لئے مَكُثَ کو مفتوح پڑھ۔ اور طِبْ اور اَلَا کے لئے اَلَا يَسْجُدُوا پڑھ۔

ف قولہ نزّل شُدَّ الخ یعنی حُزْ کے مرموز یعقوب نے پڑھا ہے نَزَّلَ بِهِ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ۔ مطلب یہ کہ نزّل کو بتشدید زای اور اس کے بعد الرُّوْحَ اور الامین دونوں کو منصوب پڑھا ہے۔ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق اسی طرح ہے۔ ابوجعفر کے لئے نَزَلَ مخفف اور بعد کے لفظ مرفوع ہیں۔

یاءاتِ اضافت: تیرہ ہیں۔ انی اخاف۔ انی اخاف علیکم بعبادی انکم۔ عدولی الا وعفر لابی انہ۔ اجری الا پانچ جگہ۔ ربی اعلم۔ سب کو ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔ اِنَّ مَعِیَ۔ وَمَنْ مَعِیَ کو سب نے ساکن پڑھا۔

یاءاتِ زائدہ: سولہ ہیں۔ اَنْ یکذبون۔ ان یقتلون۔ سیھدین۔ یھدین۔ یسقین یشفین۔ ثم یحیین۔ کذبونِ۔ واطیعونِ آٹھ جگہ یعقوب نے ان سب کو حالین میں پڑھا ہے۔

سُوْرَةُ النَّمْلِ

قولہ ولنون سَبَا شِھَاب حُزْ یعنی یعقوب نے پڑھا مِنْ سَبَاٍ یہاں اور لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ سورۂ سبا میں تنوین کے ساتھ۔ باقی کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ شھابٍ یعقوب نے شِھَابٍ کو تنوین کے ساتھ پڑھا۔ جب کہ اصل کے موافق خلف کے لئے بھی اسی طرح ہے اور ابوجعفر کے لئے بغیر تنوین ہے۔

قولہ مکث افتح یا یعنی روح نے مکث کو مثل عاصم کے بفتح کاف پڑھا ہے۔ باقی ضمہ پڑھتے ہیں۔

قولہ وَاِلَّا اتل طِبْ الا یعنی اِلَّا کے مرموز ابوجعفر اور طِبْ کے مرموز روَیس نے اَلَا یَسْجُدُوا تخفیف لام کسائی کی قرارت کے مثل پڑھا ہے۔ اور تخفیف تلفظ سے معلوم ہوئی کیونکہ وزن بیت تخفیف کے ساتھ ہے۔ وقف و ابتدا میں وہی حکم ہے جو شاطبیہ میں کسائی کے لئے ہے۔ اور خلف و روح کے لئے بتشدید لام ہے۔

۱۷۵/۴ وَاِنَّا وَاَنَّ افْتَحْ حُلاً وَطُوِیَ خِطَا
بُ یَذَّکَّرُوا اَدْرَكَ اِلَّا هَادِ وَالْوِلَا

۱۷۶/۵ فَتًی یُصْدِرَ افْتَحْ ضَمَّ اُدْ وَاضْمُمِ اكْسِرَنْ
حُلاً وَيُصَدِّقْ فِدْ فَذَانِكَ يُعْتَلَا

ت اور حُلاً کے لئے اَنَّا اور اِنَّ کو فتحہ پڑھ۔ اور طوی کے لئے یذکرون میں خطاب ہے۔ اور اِلَّا کے لئے اَدْرَكَ ہے۔ اور فتی کے لئے هَادِ ہے۔ اور بعد والا لفظ بھی۔ اور اُدْ کے لئے یصدر میں فتحہ اور ضمہ پڑھ۔ اور حُلاً کے لئے ضمہ اور کسرہ پڑھ۔ اور فِدْ کے لئے یصدق ہے۔ اور یُعْتَلَا کے لئے فَذَانِكَ ہے۔

ف قولہ وانا وان افتح حلا یعقوب پڑھتے ہیں اَنَّا دَمَّرْنَاهُمْ اور اَنَّ النَّاسَ كَانُوا بفتح ہمزہ، دونوں جگہ۔ اور ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق دونوں جگہ کسرہ ہے۔ اور خلف کے لئے فتحہ ہے۔

قولہ وطوی خطاب یذکرو روَیس نے قَلِیلاً مَّا تَذَّكَّرُونَ بالخطاب پڑھا ہے اور اصل کے موافق ذال کو مشدد ہی پڑھتے ہیں۔ اور باقی دو اماموں کے لئے بھی اسی طرح ہے۔ اور روح کے لئے بالغیب ہے۔

قولہ اَدْرَكَ اِلَّا ابوجعفر نے بَلْ اَدْرَكَ پڑھا ہے۔ جب کہ اصل کے موافق یعقوب کے لئے بھی یہی ہے۔ اور خلف کے لئے بَلِ ادَّارَكَ ہے۔

قولہ هَادِ وَالْوِلَا فَتًی یعنی خلف نے پڑھا ہے وَمَا اَنْتَ بِهَادِی مثل جمہور قراء کے اور اس کے مابعد لفظ الْعُمْیِ کو مجرور پڑھا ہے۔ اور اطلاقاً خلف کے لئے سورت روم میں بھی یہی ہے۔ اور اَلْوِلَا سے بعد والے لفظ الْعُمْیِ کا مجرور ہونا بتلایا۔ جوکہ هَادِی کی قرارت پہ

شہرت سے نکلتا ہے۔ حاصل یہ کہ خلف نے اصل کے خلاف مثل جمہور کے بِهَادِ الْعُمْيِ پڑھا ہے دونوں سورتوں میں جبکہ امام حمزہ دونوں سورتوں منفرداً تَهْدِي عُمْيَ پڑھتے ہیں۔

اور وقف کا مسئلہ اس طرح ہے کہ یہاں باجماع وقف بِهَادِيْ بالیا ہے۔ اور روم میں صرف یعقوب کے لئے وقف بالیاء ہے۔ اور ابوجعفر و خلف کے لئے بالحذف ہے۔

نوٹ: واضح ہو کہ سمنودی نے سورۃ روم میں خلف کے لئے وقفاً اثبات یاء کہا ہے جو صحیح نہیں۔

یاءات اضافت: پانچ ہیں۔ انی آنست ابوجعفر نے اس کو مفتوح پڑھا ہے۔ اوزعنی ان اشکر۔ ومالی لا اری۔ سب نے ان کو ساکن ہی پڑھا ہے۔ انی القی۔ لیبلونی أأشکر ابوجعفر نے فتح پڑھا۔

یاءات زائدہ: پانچ ہیں۔ اتمدونن بمال ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ اور خلف نے حالین میں حذف کیا ہے۔ آتانِ اللہ ابوجعفر نے وصل میں باقی رکھتے ہوئے یا کو مفتوح پڑھا ہے اور وقف میں حذف کیا ہے۔ اور رویس نے وصل میں مفتوح اور وقف میں ساکن پڑھا۔ اور روح نے وصل میں حذف کیا اور وقف میں ثابت رکھا ہے۔ اور خلف نے حالین میں حذف کیا ہے۔ وَادِ النمل یعقوب نے یاء کو وقف میں ثابت رکھا ہے۔ حتی تشہدونِ یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا بِهَادِی العمی۔ تفصیل گذر چکی ہے۔

سُورَةُ القَصَص

قولہ یصدر افتح ضم آد یعنی ابوجعفر نے یصدر کو بفتح الیاء وضم الدال پڑھا۔

قولہ واضمم اکسرن حلا اور یعقوب نے بضم الیا وکسر الدال۔ جب کہ خلف کے لئے ایسے ہی ہے۔

قولہ ویصدق فدا یعنی خلف نے پڑھا ہے ردءاً یُصَدِّقُنِیْ بجزم القاف، جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔ باقی کے لئے رفع ہے۔

قولہ فذانک یعتلا یعنی روح نے فَذَانِکَ کے نون کو بالتخفیف پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے، جب کہ رویس کے لئے اصل کے موافق تشدید ہے اور باقی کے لئے اصل کے موافق تخفیف ہے۔

١٧٧ وَيُجْبىٰ فَأَنِّثْ طِبْ وَسَمِّ خُسِفْ وَنَشْ
أَةُ حَافِظٌ وَانْصِبْ مَوَدَّةَ يُجْتَلىٰ

١٧٨ وَنَوِّنْهُ وَانْصِبْ بَيْنَكُمْ فِيْ فَصَاحَةٍ
وَمَعْ وَيَقُوْلُ النُّوْنَ وَلْ كَسْرُهُ انْقُلَا

ت اور یُجبٰی کو طِبْ کیلئے مونث پڑھ۔ اور حافظ کے لئے خُسِفَ کو معروف پڑھ اور نَشْاَۃ پڑھ۔ اور یُجتَلیٰ کے لئے مَوَدَّۃُ کو منصوب پڑھ۔ اور فصاحت کے لئے اس کو مُنَوَّن پڑھ اور بَیْنِکُم کو منصوب پڑھ۔ اور اُنْقُلَا کے لئے وَیَقُوْلُ میں نون کے ساتھ وَلْ میں اس کا کسرہ پڑھ۔

ف قولہ ویجبی فانث طب یعنی رویس نے تجبٰی الیہ تاء تانیث کے ساتھ پڑھا ہے اور ابو جعفر کے لئے بھی یہی ہے، جب کہ باقی کے لئے تذکیر ہے۔

قولہ وسمّ خسف یعقوب نے لخَسَفَ بنا کو معروف پڑھا۔ جب کہ باقی کے لئے مجہول ہے۔

یاءاتِ اضافت : بارہ ہیں۔ ربی ان یھدینی۔ انی ارید۔ ستجدنی ان شاء اللہ۔ انی آنست۔ لعلی آتیکم۔ انی انا اللہ۔ انی اخاف۔ ربی اعلم۔ لعلی اطلع۔ عندی اولم یعلم۔ ربی اعلم۔ تمام کو ابو جعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔ مَعِیَ رِدْاً سب نے ساکن پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ :۔ ان یقتلونِ۔ ان یکذبونِ۔ دونوں کو حالین میں یعقوب نے ثابت رکھا ہے۔

سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْتِ

قولہ ونشاۃ حافظ یعنی یعقوب نے النشاۃ کو یہاں، نجم، اور واقعہ میں باسکان الشین بغیر الف پڑھا ہے، اطلاق سے تینوں کی تعمیم مقصود ہے۔ اور باقی کے لئے اسی طرح ہے۔

قولہ وانصب مودۃ یحتلا روح نے مَوَدَّۃً بَیْنِکُمْ تا کے نصب بغیر تنوین کے اور نون کے جر کے ساتھ پڑھا ہے ۔ یاد رہے کہ ترک تنوین چونکہ اصل کے موافق ہے اسلئے ذکر نہیں کیا۔

قولہ ونونہ وانصب بینکم فی فصاحۃ یعنی خلف نے مودۃ کو اصل کے خلاف منون پڑھا اور بَیْنَکُمْ کو نصب پڑھا۔ اور تاء کا منصوب ہونا اصل کے موافق ہے لہٰذا قراءت ہوئی مَوَدَّۃً بَیْنَکُمْ ۔ اور ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے ۔ اور رویس کے لئے اصل کے موافق بالرفع بغیر تنوین اور بینکم بالجر ہے ۔ پس کل تین قراءتیں ہیں ۔

قولہ ومع ویقول النون یعنی اُنْقلا کے مرموز ابوجعفر کے لئے وَنَقُولُ ذوقوا ہے ۔ جمع متکلم جب کہ یعقوب کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے بالغیب ہے ۔

قولہ وَلْ کسرہ انقلا ابوجعفر نے ولیتمتعوا بکسر لام پڑھا ہے ۔ یعقوب کے لئے بھی یہی ہے ۔ اور خلف کے لئے لام ساکن ہے ۔

یاءات اضافت ، تین ہیں الی ربی انہ ۔ ابوجعفر کے لئے مفتوح ہے ۔ یا عبادی الذین ابوجعفر نے وصل میں مفتوح پڑھا ہے اور وقف میں ساکن ۔ باقی نے وصل میں حذف کیا ہے ۔ ان ارضی واسعۃ سب کے لئے ساکن ہے ۔

یاءات زائدہ ، ایک ہے فاعبدون یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے ۔

سُورَۃُ الرُّومِ وَلُقْمَانَ علیہ السلام وَالسَّجْدَۃِ

۱۷۹/ وَطِبْ یَرْجِعُوا خَاطِبْ لِتَرْبُوا وَضُمَّ حُزْ

یُذِیقَهُمْ نُونٌ یَعِي كِسْفًا اِنْقَلَا

ت اور طِبْ کے لئے یرجعون کو خطاب سے پڑھ ۔ اور حُزْ کے لئے لِتَرْبُوا ہے اور تاء کو ضمہ پڑھ ۔ اور یعی کے لئے یُذِیقَهُمْ میں نون ہے اور انقلا کے لئے کِسْفًا ہے۔

ف قولہ وطب یرجعو خاطب یعنی رویس نے ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ کو خطاب کے ساتھ پڑھا ہے ۔ جب کہ روح کے لئے اصل کے موافق یاء غیب ہی ہے ۔ باقی کے لئے خطاب ہے

اور یعقوب یہاں بھی اصل کے موافق صیغہ معروف پڑھتے ہیں جیساکہ سورتِ بقرہ شعر نمبر۲ میں گذرا ہے۔

قولہ لتربوا وضم حز خطاب پر عطف ہے یعنی یعقوب نے لتربوا فی اموال الناس بتاء خطاب مع ضمہ تا مثل نافع کے پڑھا ہے اور آخر میں واؤ ساکن ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی اسی طرح ہے اور خلف کے لئے یاء غیب اور نصب واؤ ہے۔

قولہ یذیقھم نون یعی ردرح کے لئے لنذیقھم بالنون ہے اور باقی کے لئے اصل کے موافق بالیاء ہے۔

قولہ کسفا انعلاہ ابوجعفر نے کِسْفًا باسکانِ سین پڑھا ہے جیساکہ تلفظ سے اشارہ ہے۔ باقی کے لئے بفتح سین ہے۔ یاد رہے کہ یہ اختلاف صرف اسی سورت کے لئے مراد ہے باقی جگہ سب اصول کے موافق ہیں۔

۱۸۰ وَضَعْفًا بِضَمِّ رَحْمَةً نَصْبُ فُزْ وَيَتْـ
تَخِذْ حُزْ تُصَعِّرْ اِذْ حِمًى نِعْمَةً حِلًا

ت فُزْ نے ضَعْفًا ضمہ کے ساتھ اور رَحْمَةً کو نصب پڑھا ہے۔ اور حُزْ نے وَيَتَّخِذَ کو بھی نصب پڑھا ہے۔ اور اِذْ اور حِمًى نے تُصَعِّرْ پڑھا۔ اور حِلًا نے نِعْمَةً پڑھا ہے۔

ف قولہ وضعفا آلخ یعنی خلف نے اصل کے خلاف لفظ ضعف کو آیت میں تینوں جگہ بضم ضاد پڑھا ہے، باقی کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

یہاں سورۃ روم ختم ہوئی۔ اس میں یاء اضافت نہیں البتہ ایک یاء زائدہ ہے۔ بھادی العمی جس کو سورۃ نمل میں بیان کیا گیا ہے۔

سُورَةُ لُقْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

قولہ رحمۃ نصب حز خلف نے ورحمۃ للمحسنین کو نصب پڑھا ہے، جب کہ باقی بھی یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ ویتخذ حز۔ یہ بھی اوپر کے نصب کے عنوان پر عطف ہے یعنی یعقوب نے ویتخذھا کو منصوب پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی نصب اور ابوجعفر کے لئے مرفوع ہے۔

قولہ تصعّر اذ حمیٰ ابوجعفر اور یعقوب نے ولا تصعّر بتشدید عین پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے ولا تصاعر بالالف ہے۔

قولہ نعمۃ حلا یعقوب نے واسبغ علیکم نعمۃ تاء تانیث پڑھی ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے نِعَمَہٗ بفتح عین اور ھاء ضمیر پڑھی ہے

سورتِ لقمان ختم ہوئی۔ اس میں کوئی یاء اضافت اور یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ

۱۸۱ وَاُدْ خَلْقَهُ الْاِسْكَانُ اُخْفِي حِمًى وَفَتْـ
حُهٗ مَعْ لِمَا فَصْلٌ وَبِالْكَسْرِ طِبْ وِلَا

ت اور اُدْ نے خلقہٗ کو بسکون لام پڑھا ہے۔ اور حِمیٰ نے اُخفِیَ کو بسکون یاء پڑھا ہے۔ فَصْل نے اُخْفِیَ کو بفتح یاء اور ساتھ ہی لِمَا کو بفتح لام پڑھا ہے اور طِبْ نے بکسر لام پڑھا ہے۔

ف قولہ واُدْ خلقہ الخ ابوجعفر نے خلقہ بسکونِ لام پڑھا ہے۔ جب کہ یعقوب کے لئے بھی ایسے ہی ہے اور خلف نے بفتحِ لام پڑھا ہے۔ آگے اسکان پر عطف کرتے ہوئے فرماتے ہیں

قولہ اخفی حِمیٰ یعنی یعقوب نے مَا اُخْفِیَ کی یاء کو ساکن پڑھا ہے۔

قولہ وفتحہ مع لما فصل یعنی خلف نے اُخْفِیَ کو بفتحِ یاء اور لِمَا کو لَمَّا بفتح لام و تشدید میم پڑھا ہے۔ جب کہ اصل کے موافق ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وبالکسر طب یعنی رویس نے لِمَا کو بکسرِ لام وتخفیف میم پڑھا ہے۔

اس سورت میں یاء اضافت و یاء زائدہ نہیں ہے۔

سُورَةُ الاَحزَابِ وَسَبَأ وفَاطِرِ

١/١٨٢ مَعًا يَعمَلُوْ خَاطِبْ حِلاً وَالظُّنُونَ قِفْ
مَعَ اخْتَيْهِ مَدًّا فُقْ وَيَسَّاءَلُوْ طِلاَ

ت حلاً کے لئے دونوں یعملون کو خطاب سے پڑھ۔ فُقْ کے لئے الظنون اور اس کے دو ساتھی لفظوں کو وقف میں الفِ مدّہ کے ساتھ پڑھ۔ اور طلاً نے یَسَّاءلون پڑھا ہے۔

ف قولہ مَعًا یعملو یعقوب نے بما یعملون خبیرا اور بما یعملون بصیرا کے دونوں فعلوں کو بصیغۂ خطاب پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے بھی خطاب ہے۔
قولہ والظنون آلخ خلف نے الظنون اور الرسول اور السبیل تینوں کو وقف میں الف مدّہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور وصل میں اصل کے مطابق بغیر الف پڑھتے ہیں جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق حالین میں الف کا اثبات اور یعقوب کے لئے حالین میں الف کا حذف ہے۔
قولہ ویساءلوا طلاً رویس نے یَسَّاءلون بتشدید سین مع الف بعد سین پڑھا ہے۔ یاد رہے کہ رویس منفرد ہیں۔

٢/١٨٣ وَسَادَاتِنَا اجْمَعْ بَيِّنَاتٍ حَوَى وَعَا
لِمِ قُلْ فَتًى وَارْفَعْ طُمًا وَكَذَا حُلاَ

٣/١٨٤ اَلِيمٌ وَمِنْسَأْتَهُ حَمَى الْهَمْزَ فَاتِحًا
تَبَيَّنَتِ الضَّمَّانِ وَالْكَسْرُ طُوِّلاَ

٤/١٨٥ كَذَا اِنْ تَوَلَّيْتُمْ وَفُقْ مَسْكَنِ اكْسِرَنْ
نُجَازِي اكْسِرَنْ بِالنُّوْنِ بَعْدُ انْصِبَنْ حِلاَ

۹/۱۸۶ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ مَا عَدَ رَبُّنَا افْ

ثُمَّ ارْفَعْ أُذِنَ فُزِّعَ يُسَمَّى حِمًى كِلَا

ت اور حَوٰی کے لئے سَادَاتِنَا جمع پڑھ اور بَیِّنَات کو بھی۔ اور فَتًی کے لئے عَالِمِ پڑھ اور طَمًی کے لئے اس کو مرفوع پڑھ۔ اسی طرح حُلًی کے لئے اَلِیْمٌ (مرفوع) ہے۔ اور حِمًی نے مِنْسَاَتَهٗ ہمزہ مفتوحہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور طَوْل کے لئے مُبَیِّنَتٍ میں دو ضمے اور کسرہ ہے۔ اور یہی صورت اُن کے لئے اِنْ تَوَلَّیْتُمْ میں بھی ہے۔ اور فَوْزٌ کے لئے مَسْكَن بکسر کاف ہے۔ اور حَلَا کے لئے نُجَازِیْ بنون جمع متکلم پڑھ اور زای کو کسرہ دے اور اس کے بعد (الا الکفور کو) نصب پڑھ۔ اور ایسے ہی کذلک نجزی کل کفور بھی ہے اور حِمًی کے لئے مَا عَدَ کو مفتوح اور رَبُّنَا کو مرفوع پڑھ اور اُذِنَ اور فُزِّعَ دونوں کو انہوں نے بصیغہ معروف پڑھا ہے۔

ف قولہ وسادا اتنا اجمع یعنی حَوٰی کے مرموز یعقوب نے اپنی اصل کے خلاف سَادَاتِنَا کو مثل شامی کے جمع مونث سالم پڑھا ہے۔ دال کے بعد الف اور تا مکسور ہے۔ باقی اصل کے موافق سَادَتَنَا بفتح تا اور بغیر الف بعد دال پڑھتے ہیں۔

قولہ بَیِّنَاتٍ حوی یعنی یعقوب ہی نے سورت فاطر میں فهم علی بَیِّنَاتٍ جمع کے ساتھ پڑھا ہے اور اصل کے تقابل سے واضح ہے کہ ابوجعفر بھی یہی پڑھتے ہیں اور خلف کے لئے توحید ہے اور ناظم صاحب اس لفظ کو یہاں اس لئے بیان کر گئے کہ جمع کا عنوان اور یعقوب کا اشتراک نظم میں آسان ہوا تھا۔ اس لئے کہ اس کو سورت فاطر میں بیان کرنا چاہیئے تھا نہ کہ احزاب میں۔

سورۃ الاحزاب ختم ہوئی۔ اس میں کوئی یا اضافت یا زائدہ نہیں ہے۔

سُوْرَةُ سَبَأ

قولہ وعالِمِ قل فتی یعنی خلف نے عَالِمِ الغیب عین کے بعد الف کے ساتھ بصیغہ اسم فاعل پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

قولہ وارفع طھما یعنی رویس کے لئے عالمُ مرفوع ہے۔ جب کہ اصل کے موافق ابوجعفر کے لئے بھی اسی طرح ہے، اور خلف اور روح دونوں کے لئے مجرور ہے۔

قولہ وھکذا حلا الیم۔ لفظ کذا سے تشبیہہ مقصود ہے لفظ الیم کے عالم کے ساتھ مرفوع ہونے میں۔ یعنی یعقوب نے لھم عذاب من رجز الیم یہاں اور جاثیہ میں الیم کو برفع میم پڑھا ہے۔ جب کہ باقی اپنی اصل کے موافق مجرور پڑھتے ہیں۔

قولہ ومنسأتہ سمی الھمز فا تحا یعنی یعقوب نے منسأتہ کو بھمزۂ مفتوحہ بعد سین پڑھا ہے۔ اور اصل کے تقابل سے واضح ہے کہ خلف کے لئے بھی اسی طرح ہے، اور ابوجعفر کے لئے ہمزہ کو الف سے بدلا گیا ہے۔

قولہ تبینت الضمان والکسر طولا یعنی رویس نے تاء اور با کے ضموں کے ساتھ انفرادی طور پر تُبُیِّنَتِ الجنّ بصیغۂ ماضی مجہول پڑھا ہے۔ باقی سب اصل کے موافق صیغۂ معروف تین فتحات متوالیات کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

قولہ کذا ان تولیتم، یعنی رویس نے سورت محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں تُوُلِّیتُم بھی اسی طرح ماضی مجہول دو ضموں اور کسرہ کے ساتھ پڑھا ہے۔ یہاں بھی رویس منفرد ہیں۔ باقی سب صیغۂ معروف پڑھتے ہیں۔

قولہ وفق مسکن اکسرن یعنی خلف نے مَسْکِنِھِمْ بکسر کاف بلا الف مثل کسائی کے مفرد پڑھا ہے باقی کے لئے مَسَاکِنِھِمْ جمع ہے۔

قولہ نجازی اکسرن بالنون بعد انصبن حلا یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف نُجَازِی نون کے ساتھ بکسر زای صیغۂ معروف پڑھا ہے اور اس کے بعد الکفور کو مفعولیت کی بنا پر منصوب پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ البتہ ابوجعفر کے لئے بالیا و فتح زای صیغہ مجہول اور الکفور نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

قولہ وکذالک نجزی کل یعنی یعقوب ہی نے سورۃ فاطر میں وکذلک نجزی بالنون و کسر زای، اور اس کے بعد لفظ کلّ کو منصوب پڑھا ہے، جب کہ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ باعد ربنا افتح ارفع یہ تمام بیان یعقوب کے لئے ہے اور افتح ارفع میں لف و نشر غیر مرتب ہے۔ اور کلام میں تقدیم و تاخیر نظم کی ضرورت سے ہے۔ یعنی یعقوب نے ربّنا کو مرفوع اور باعَدَ کو بالالف و تخفیف عین و فتح دال پڑھا ہے۔ یعقوب کے اس انفراد سے معلوم

ہوا کہ باقی کے رَبَّنَا منصوب علی النداء اور بٰعِدْ بکسر عین وسکون دال صیغۂ امر ہے۔

قولہ اذن فزع یسمی حمی کلا یعنی یعقوب نے اَذِنَ بفتح ہمزہ صیغۂ ماضی معروف پڑھا ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے ماضی مجہول اُذِنَ ہے۔

نیز یعقوب نے اذا فَزَّعَ بفتح فا وزای، شامی کی طرح صیغۂ معروف پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے ماضی مجہول ہے۔

۱۸۷ وَفِی الْغُرْفَةِ اجْمَعْ فُزْ تَنَاوُشُ وَاوُ حُمْ
وَغَیْرُ اخْفِضَنْ تَذْهَبْ فَضُمَّ اکْسِرَنْ اِلَا
۱۸۸ لَهٗ نَفْسُكَ انْصِبْ یُنْقَصُ افْتَحْ وَضُمَّ حُزْ
وَفِی السَّیِّئِ اکْسِرْ هَمْزَهٗ فَتَبَجَّلَا۔

ت اور اَلْغُرُفَةِ میں فُزْ کے لئے جمع پڑھ۔ اور حُمْ کے لئے تَنَاوُشُ میں واؤ ہے۔ اور اَلَا کے لئے غَیْرُ کو مجرور پڑھ، اور تَذْهَبُ کو بضم تاؤ کسرھا پڑھ اور نَفْسُكَ کو اُن کیلئے منصوب پڑھ۔ اور حُزْ کے لئے یُنْقَصُ میں فتحہ اور ضمہ پڑھ۔ اور فتبجلا کے لئے اَلسَّیِّئِ میں ہمزہ کو کسرہ دے۔

ف قولہ وفی غرفات اجمع یعنی خلف نے وھم فی الغُرُفَاتِ جمع پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ تناوش واوحم یعنی یعقوب نے اَلتَّنَاوُشُ واؤ کے ساتھ پڑھا ہے، جبکہ ابوجعفر کیلئے بھی اصل کے موافق یہی ہے، البتہ خلف کیلئے اصل کے موافق ہمزہ ہے۔ سورت سبا ختم ہوئی۔

یاءات اضافت: تین ہیں۔ عِبَادِیَ الشَّکُور سب کیلئے مفتوح ہے۔ اَجْرِیَ اِلَّا۔ اِلٰی رَبِّی اِنَّهٗ۔ ابوجعفر کیلئے مفتوح ہے۔
یاءاتِ زائدہ: دو ہیں۔ کالجواب۔ ونکیر یعقوب نے دونوں کو حالین میں پڑھا ہے۔

سورۃ فاطر

قولہ وغیر اخفضن الخ یہ ابوجعفر کے لئے وجوہ کا بیان ہے یعنی انہوں نے هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرِ اللّٰهِ میں غَیْرِ کو مجرور پڑھا ہے۔ جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔ اور یعقوب رفع پڑھتے ہیں۔ نیز ابوجعفر نے پڑھا ہے فَلَا تُذْهِبْ نَفْسَكَ۔ بضم تاء

وکسرِ ھا، اور مفعولیت کی بنا پر نفسک کو منصوب۔ ابوجعفر اس میں منفرد ہیں۔
قولہ ینقص افتح وضم حز یعنی یعقوب نے منفرداً ینقص صیغہ معروف بفتح یا وضم قاف پڑھا ہے۔ باقی صیغہ مجہول پڑھتے ہیں۔
قولہ وفی السیئ اکسر یعنی خلف نے اصل کے خلاف السیئ کو بکسرِ ہمزہ پڑھا ہے مثل باقین کے۔
واضح ہو کہ مراد ومکر السیئ ہے کیونکہ وہی مختلف فیہ ہے، ولا یحیق المکر السیئ مرفوع مراد نہیں۔ شہرت کی بنا پر ناظم نے اطلاق سے کام لیا ہے۔
سورۃ فاطر ختم ہوئی۔ اس میں کوئی یاء اضافت نہیں ہے البتہ یاء زائدہ نکیر میں ہے جس کو یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔

سُورَۃُ یٰسٓ وَالصَّافَّاتِ

۱۸۹/ اَئِنْ فَافْتَحَنْ خَفِّفْ ذُکِرْتُمْ وَصَیْحَۃً
وَوَاحِدَۃً کَانَتْ مَعًا فَارْفَعِ الْعُلَا

ت العُلا کے لئے اَئِن کو مفتوح پڑھ، اور ذُکِرْتُمْ کو مخفف، اور کَانَتْ کے ساتھ دونوں جگہ صَیْحَۃٌ اور وَاحِدَۃٌ کو مرفوع پڑھ۔

ف قولہ اَئِن فَافْتَحَن الخ اس تمام شعر میں العُلا کے مرموز ابوجعفر کے لئے تین انفرادی اختلافات کا بیان ہے جو اس طرح ہیں کہ اَئِنْ ذُکِرْتُمْ میں اَئِن کے دوسرے ہمزہ کو انہوں نے مفتوح پڑھا۔ ذُکِرْتُمْ کو بتخفیف کاف پڑھا اور لفظ کَانَتْ کے ساتھ آنے والے دونوں جگہ لفظ صَیْحَۃٌ اور وَاحِدَۃٌ کو مرفوع پڑھا ہے یعنی ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون اور ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم جمیع لدینا۔ کانت کی قید سے یہ مقصد ہے کہ باقی صیحۃ واحدۃ ہر جگہ باتفاق منصوب ہے۔ جو حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ ما ینظرون الا صیحۃ واحدۃ تاخذھم (یٰسٓ)

۲۔ صَيْحَةً واحدةً مالها۔ (صٓ)

۳۔ صَيْحَةً واحدةً فكانوا (قمر)

۱۹۰/۲ وَنَصْبُ الْقَمَرَ اِذْ طَابَ ذُرِّيَّةً اجْمَعَنْ

حِمًى يَخْصِمُونَ اسْكِنْ اَلَا اكْسِرْ فَتًى حَلَا

۱۹۱/۲ وَشَدِّدْ فَنَشَا وَاقْصُرْ اَبَا فَاكِهِيْنَ فَا

كِهُوْنَ ضُمَّ بَا جِبْلًا حَلَا الَّلَامَ ثَقِّلَا

۱۹۲/۴ يِهِنْ نُنْكُسِ افْتَحْ ضُمَّ خَفِّفْ فِدًا وَحُظْ

لِيُنْذِرَ خَاطِبْ يَقْدِرُ الْحِقْفِ حُوِّلَا

ت اور اِذْ۔ طَابَ کے لئے اَلْقَمَرُ پر نصب ہے۔ حِمًی کے لئے ذُرِّيَّة کو جمع پڑھ۔ اَلَا کے يَخْصِمُوْنَ میں خا کو ساکن پڑھ۔ اور فتًی، حَلَا کے لئے خا کو مکسور پڑھ۔ اور فَنَشَا کے لئے صاد مشدد پڑھ۔ اور اَبَا کے لئے فاكِهِيْن اور فاكِهُون کو قصر کے ساتھ پڑھ۔ اور حَلَا کے لئے جِبِلًا کی با کو ضمہ پڑھ۔ اور يِهِنْ کے لئے لام کو مشدد پڑھ۔ اور فِدا کے لئے نُنْكِس میں پہلے نون کو فتحہ اور کاف کو ضمہ دے اور اس کو مخفف پڑھ۔ اور حُظْ کے لئے لِيُنْذِر کو خطاب سے پڑھ اور حُوِّلَا کے لئے احقاف میں يَقْدِرُ ہے۔

ف قولہ وَنَصْبُ الْقَمَرِ اِذْ طَاب یعنی ابوجعفر اور رویس نے وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ کو بالنصب پڑھا ہے۔ (ہاضماء عاملہ علی شریطۃ التفسیر) اور اصل کے موافق خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ البتہ روح کے لئے اصل کے موافق بالرفع ہے۔

شیخ عبدالفتاح قاضی نے ناظم پر ایراد کرتے ہوئے فرمایا کہ ناظم کو وَالْقَمَر واؤ کے ساتھ کہنا چاہیئے تھا تاکہ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ نکل جاتا جس کا نصب متفق علیہ ہے۔ جواب میں بجز اس کے کوئی توجیہہ نہ ہوگی کہ ناظم نے شہرت پر اعتماد کرتے ہوئے قید لگانے کی ضرورت نہیں سمجھی۔

قولہ ذریۃ اجمعن حمی یعقوب نے حَمَلْنَا ذُرِّيَّاتِهِمْ بالالف والتاء المکسورہ جمع پڑھا ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق یہی ہے اور خلف کے لئے بالقصر ہے۔ (اصل کے لئے شاطبیہ سورت اعراف دیکھو)

قولہ یخصمون اسکن الا ابوجعفر نے یخصمون باسکان خا پڑھا ہے۔ یاد رہے کہ ابوجعفر صاد کو مشدد پڑھنے میں اصل کے موافق ہیں اس لئے اس کو بیان نہیں کیا یعنی یَخِصِّمُوْنَ ۔

قولہ اکسر حلا فتی یعقوب اور خلف کے لئے بکسر خا ہے، اصل کے خلاف مگر یعقوب کے لئے اصل کے موافق صاد مشدد ہی ہے۔

قولہ وشدد فشا خلف نے اصل کے خلاف صاد کو مشدد پڑھا ہے۔ حاصل یہ کہ ابوجعفر نے اسکان اور تشدید کے ساتھ اور یعقوب و خلف نے کسرہ و تشدید کے ساتھ پڑھا ہے، مثل عاصم کے۔

قولہ واقصر اَبًا فاکھون فاکھین۔ ابوجعفر (بابائے قرارت) کے لئے فاکھین اور فاکھون جہاں بھی ہوں بغیر الف کے پڑھو، جو یہاں، دخان، طور اور تطفیف میں ہے اور اس انفراد سے معلوم ہوا کہ باقی کے لئے باالالف ہیں۔

قولہ ضم باجبلا حلا یعقوب نے ولقد اضل منکم جُبُلًا بضم با پڑھا ہے۔

قولہ اللام تقلا یمی روح نے بتشدید لام جُبُلًّا پڑھا جو انفرادی وجہ ہے۔ اور اصل سے معلوم ہوا کہ ابوجعفر کے لئے بکسر جیم و با۔ و تشدید لام ہے اور رویس و خلف کے لئے بضمتین مع تخفیف ہے۔

قولہ ننکس افتح ضم خفف فدا خلف نے ننکسہ نون اول کے فتح و ضم کاف کے ساتھ پڑھا ہے اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وحط لینذر خاطب یعقوب نے لینذر من کان حیا اور لینذر الذین کے فعلوں کو بالخطاب مثل ابوجعفر کے اور خلف نے غیبت کے ساتھ پڑھا ہے۔

قولہ یقدر الحقف حولا یعقوب نے سورۃ احقاف میں بقادر کو یَقْدِرُ مضارع سے تبدیل کیا ہے۔

قولہ وطاب ھنا۔ (جیسا کہ آئندہ شعر میں ہے) اور رویس نے اسی ترجمہ تحویل کے ساتھ اس سورت میں بھی یقدر ہی پڑھا ہے۔ گویا رویس نے یہاں اور احقاف دونوں جگہ مضارع پڑھا ہے اور روح نے صرف احقاف میں۔ اور اس انفرادی قرارت سے معلوم ہوا کہ باقی کے لئے بقادر اسم فاعل ہے۔

یاءات اضافت ، تین ہیں۔ ومالی لا اعبد۔ انی اذا۔ انی آمنت۔ تینوں کو ابوجعفر نے مفتوح پڑھا۔

یاءاتِ زائدہ ، تین ہیں ۔ ولا ینقذونِ ۔ فاسمعونِ ۔ یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے ۔ اِن یردنِ الرحمٰن ابوجعفر نے وصل میں مفتوح پڑھتے ہوئے ثابت رکھا ہے ، یعنی اِنْ یُرِدْنِیَ الرحمٰنُ ، اور وقف میں ساکن کیا ہے ، اور یعقوب نے وصل میں حذف اور وقف میں ثابت رکھا ہے ۔

سُوْرَۃُ الصَّافَاتِ

۹۹۳ وَطَابَ هُنَا وَاحْذِفْ لِتَنْوِیْنِ زِیْنَۃٍ
فَتًی وَاسْكِنَنْ اَوْ اُدْ وَكَالْبَزِّ اِوْصِلَا
۹۹۴ تَنَاصَرُوْا شْدُدْ تَا تَلَظّٰی طُوًی یَزِفْ
فُ فَافْتَحْ فَتًی وَاللّٰهُ رَبُّ انْصِبَنْ حِلَا
۹۹۵ وَرَبُّ وَاِلْیَاسِیْنَ كَالْبَصْرِ اُدْ وَكَالْ
مَدِیْنِیْ حِلَا وَصْلُ اصْطَفٰی اَصْلُهُ اعْتَلٰی

اور طاب نے یہاں دلیس میں یہی پڑھا ہے ۔ اور فتی کے لئے زِیْنَۃٍ کی تنوین کو حذف کر اور اُدْ کے لئے وْ کو ساکن پڑھ ۔ اور بزی کی طرح وصل میں پڑھا ہے اُدْ نے تَنَاصَرُوْنَ کو ۔ اور طوٰی کے لئے تَلَظّٰی کی تا کو مشدد پڑھ ۔ اور فتی کے لئے یَزِفُّوْنَ کو بفتح یا پڑھ ۔ اور حلا کے لئے اللّٰه ، رَبَّكُمْ ، اور وَرَبَّ کو منصوب پڑھ ۔ اور اُدْ کے لئے اِلْیَاسِیْنَ کو بصری کی طرح پڑھ ۔ اور حلا کے لئے مثل نافع مدنی کے ہے ۔ اور اَصْلُهٗ کے لئے اَصْطَفٰی میں ہمزہ وصلیہ عالی شان ہوا ہے ۔

قولہ وطاب هنا تشریح گذر چکی ہے ۔

قولہ واحذف لتنوین زینۃ فتی خلف نے زِیْنَۃٍ کی تنوین کو حذف کیا ہے اور بزینۃ الکواکب پڑھا جیسا کہ باقی کے لئے بھی یہی ہے ۔

قولہ واسکن اَوْ اد ابوجعفر نے یہاں اور واقعہ میں اَوَ اٰبَآ ؤُنا الاَوَّلُوْنَ کی واؤ کو ساکن پڑھا ہے اور اپنی اصل کے خلاف ایک روایت کے اعتبار سے کیا ہے، کیونکہ قالون کے لئے سکون اور ورش کے لئے فتحہ ہے۔ باقی اصل کے موافق بفتح واوَ پڑھتے ہیں۔

قولہ وکالبزا وصلا آلخ یعنی ابوجعفر نے مالکم لا تناصرون وصل میں بتشدید تا پڑھا ہے مثل بزی کے کہنے سے اسی طرف اشارہ ہے۔

قولہ واشددتا تلظی طوی یعنی رویس نے بھی وصل میں ناراً تلظی کو بزی کی طرح تا مشددہ کے ساتھ پڑھا ہے۔

قولہ یزفّ فا فتح فتیٰ خلف یَزِفُّوْنَ بفتح یا پڑھتے ہیں اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ واللّٰہ رب انصبن حلا ورب یعنی یعقوب نے پڑھا اَللّٰہَ رَبَّکُمْ وَرَبَّ تینوں کو منصوب مثل حفص کے، جب کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے تینوں پر رفع ہے۔

قولہ والیاسین کالبصر اُذ ابوجعفر نے پڑھا ہے سلام علی الیاسین بکسر ہمزہ وحذف الف وسکون لام۔ جو کہ مابعد کے ساتھ موصول ہے، کیونکہ اِل یاسین کلمہ واحدہ ہے۔ مثل ابوعمرو بصری وغیرہ کے۔

قولہ کالمدینی حلا یعنی یعقوب نے آلِ یاسین پڑھا ہے۔ بفتح ہمزہ ممدودہ وکسر لام۔ گویا لفظ آل ایک کلمہ ہے اور یاسین دوسرا کلمہ ہے جیسا کہ نافع مدنی کی قرأت بھی اسی طرح ہے۔ اس قرأت پر لفظ آل پر اضطراراً یا اختیاراً وقف جائز ہے۔

قولہ وصل اصطفیٰ اصلا ابوجعفر نے اصطفی البنات ہمزۂ وصل مکسورہ کے ساتھ پڑھا ہے جو درج کلام میں ساقط ہوگا۔ اور حالت ابتداء میں مکسورہ پڑھا جائے گا۔ یہ قرارت منفرد ہے باقی کے لئے ہمزۂ قطعی مفتوحہ ہے۔

یاءاتِ اضافت ، انی اری فی المنام - الیٰ اذ بحک - ستجدنی ان شاء -
یاءاتِ زائدہ ، لترُدین - سیھدین -

مِن سُوْرَةِ صٓ اِلٰی سُوْرَۃِ الْاَحْقَافِ

۱۹۶/۱ لِیَدَّبَّرُوْا خَاطِبْ وَفَا خَفَّ نَصُبِ صَا
دَهُ اضْمُمْ اَلَاوَافْتَحْهُ وَالنُّوْنَ حُمِّلَا

ت اور اَلَا کے لئے لِیَدَّبَّرُوْا کو تا خطاب کے ساتھ پڑھ۔ اور فا کلمہ (یعنی دال) خفیف ہے۔ اور نُصُبٍ کی صاد کو مضموم پڑھ اور حُمِّلَا کے لئے اُس کی صاد اور نون کو مفتوح پڑھ۔

ف یعنی ابوجعفر نے لیدبروا آیاتہٖ میں فعل کو بصیغہ خطاب اور فا کلمہ (دال) کو مخفف پڑھا ہے لِتَدَبَّرُوْا۔

قولہ نصب صاده اضمم یعنی ابوجعفر ہی نے بِنُصُبٍ کو بضم صاد پڑھا جب کہ نون کو اصل کے موافق ضمہ کے ساتھ ہی پڑھتے ہیں اس لئے ضم نون کو بیان نہیں کیا۔

قولہ وافتحہ یعنی یعقوب نے نون اور صاد دونوں کو مفتوح پڑھا ہے یعنی بِنَصَبٍ۔ اور اصل سے معلوم ہوا کہ خلف کے لئے اصل کے موافق بضم نون واسکان صاد ہے۔

۱۹۷/۲ وَحُزْ یُوْعَدُوْا خَاطِبْ وَاُدْ کَسْرَ اِنَّمَا
اَمَنْ شَدِّدِ اِعْلَمْ فِدْ عِبَادَهُ اُوْصِلَا

ت اور حُزْ کے لئے یُوْعَدُوْنَ کو خطاب پڑھ۔ اور اُدْ کے لئے اِنَّمَا میں کسرہ ہے۔ اور اِعْلَمْ اور فِدْ کے لئے اَمَنْ کو مشدد پڑھ۔ اور اُوْصِلَا کے لئے عِبَادَہٗ ہے۔

ف قولہ وحز یوعدوا خاطب یعنی یعقوب نے اس سورت میں ھذا ما توعدون بصیغہ خطاب پڑھا ہے، جب کہ باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق خطاب ہی ہے، لہٰذا تینوں کے لئے خطاب ہوا۔

اور ہم نے اس سورت کی قید اس لئے لگائی کہ سورت قٓ میں تُوْعَدُوْنَ تینوں کے لئے اصل کے موافق بالاتفاق خطاب کے ساتھ ہے۔

قولہ واد کسر انما یعنی ابوجعفر کے لئے اِلَّا اَنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ میں انما بکسر ہمزہ ہے۔ (وحی یا بقول کی تاویل پر)، باقی دو کے لئے بالفتح ہے، پس کسرہ پڑھنے میں ابوجعفر منفرد ہیں، اور یاد رہے

کہ إِنَّمَا أَنَا مُنذِرٌ باتفاق بکسر ہمزہ ہے۔ یہاں سورت صاد پوری ہو گئی۔

یاءاتِ اضافت ، وَلِیَ نَعْجَةٌ ۔ مَا كَانَ لِیَ مِنْ عِلْمٍ دونوں کو سب نے ساکن پڑھا ہے۔ اِنِّیْ اَحْبَبْتُ ۔ مِنْ بَعْدِیْ اِنَّكَ ۔ لَعْنَتِیْ اِلٰی ۔ ابوجعفر نے تینوں کو مفتوح پڑھا ہے مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ۔ سب کے لئے مفتوح ہے۔

یاءاتِ زائدہ ، دو ہیں ۔ یُنقِذُونِ ۔ فَحَقَّ عِقَابِ یعقوب نے دونوں کو حالتین میں ثابت رکھا ہے۔

سُوْرَةُ الزُّمَرْ

قولہ اَمَّنْ شَدَّدَ اعلم فَقَدْ یعنی ابوجعفر اور خلف نے اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ کو بتشدید میم (اصول کے خلاف) پڑھا ہے۔ جب کہ یعقوب اصل کے موافق بتشدید ہی پڑھتے ہیں، پس تینوں متفق ہوتے۔

قولہ عبادہ اوصلا یعنی ابوجعفر عبادہ یا لجمع پڑھتے ہیں جب کہ اصل کے موافق خلف کے لئے بھی بالجمع ہی ہے۔ اور یعقوب نے اصل کے مطابق مفرد پڑھا ہے۔

۳/۱۹۸ وَقُلْ حَسْرَتَايَ اِعْلَمْ وَفَتْحُ جَنَا وَسَكْ
كِنِ الْخُلْفَ بِنْ يَدْعُوا اتْلُ اَوْ اَنْ وَقَلْبِ لَا
۴/۱۹۹ تُنَوِّنْهُ وَاقْطَعْ اَدْخِلُوا حِمْ سَيُدْخَلُوْ
نَ جَهِّلْ اَلَا طِبْ اَنْتَ اَ يَنْفَعُ الْعُلَا

ت اور اِعْلَمْ کے لئے حَسْرَتَايَ ہے، جَنَا کے لئے یا کا فتحہ اور بِنْ کے لئے ساکن کر خُلْف کے ساتھ ۔ اور اُتْلُ کے لئے یَدْعُوْنَ ہے۔
اور حِمْ کے لئے اَوْ اَنْ ہے۔ اور قَلْبٌ کو تنوین نہ دے۔ اور اَدْخِلُوا کو ہمزۂ قطعی کے ساتھ پڑھ۔ اور اَلَا اور طِبْ کے لئے سَیُدْخَلُوْنَ کو مجہول پڑھ۔ اور الْعُلَا کے لئے یَنْفَعُ

کو مؤنث پڑھا۔

ف قولہ وقل حسرتا ای اعلم وفتح جنی وسکن الخلف بن یعنی ابو جعفر نے یٰحَسْرَتٰی کو یٰحَسْرَتَایَ پڑھا ہے، یاءِ متکلم کے ساتھ۔ اس کے بعد ان کے راویوں میں اختلاف ہے۔ ابن جماز کے لئے یاءِ متکلم مفتوح اور ابن وردان کے لئے مفتوح یا ساکن دونوں طرح ہے۔ بہرحال ابو جعفر منفرد ہیں باقین کے لئے یٰحَسْرَتٰی ہے۔ یہاں سورۃ زمر ختم ہوئی۔

یاءاتِ اضافت: اِنّی اُمِرْتُ۔ اِنّی اَخَافُ۔ تَامُرُونّی اَعْبُدُ۔ ابو جعفر نے ان کو مفتوح پڑھا ہے۔ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰہُ سب کے لئے مفتوح ہے۔ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا ابو جعفر نے وصل میں مفتوح اور وقف میں ساکن پڑھا ہے۔

یاءاتِ زائدہ: یٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ رویس نے حالین میں دونوں یاؤں کو ثابت رکھا ہے اور روح نے صرف فَاتَّقُوْنِ کی یاء کو۔ باقین حالین میں دونوں یاؤں کو حذف کرتے ہیں۔ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِیْنَ وصل میں سب حذف کرتے ہیں، اور وقف میں صرف یعقوب ثابت رکھتے ہیں۔

سُوْرَۃُ غَافِرٍ

قولہ یدعوا تل یعنی ابو جعفر نے وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ کو یاءِ غیب کے ساتھ پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔ اور خلف ولیعقوب بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ اَوْ اَنْ یعنی حٰمٓ کے مرموز یعقوب نے اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ پڑھا اور واؤ کے پہلے ہمزہ کا اضافہ کیا واؤ ساکن ہے جس کی طرف تلفظ سے اشارہ ہے۔ اور اصل کے مطابق خلف کے لئے بھی یہی ہے جب کہ ابو جعفر کے لئے واؤ سے پہلے ہمزہ نہیں ہے۔

قولہ وقلب لا تنوینہ یعنی یعقوب ہی نے قَلْبِ کُلِّ مُتَکَبِّرٍ میں لفظ قَلْب کو بغیر تنوین کے پڑھا۔ اور باقین کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

قولہ واقطع ادخلوا حم یعنی یعقوب نے پڑھا ہے وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَۃُ اَدْخِلُوْٓا ہمزہ قطعی کے ساتھ۔ جب کہ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ سیدخلون جہنم الاطب یعنی سیدخلون کو ابوجعفر اور رویس نے صیغۂ مجہول پڑھا ہے۔ باقین معروف پڑھتے ہیں۔

قولہ انشا ینفع العلو ابوجعفر نے یوم لا ینفع الظالمین کو بنا رتانیث پڑھا ہے۔ اور اصل کے مطابق یعقوب کے لئے بھی تانیث ہی ہے۔ البتہ خلف کے لئے تذکیر ہے۔ یہاں سورۃ غافر ختم ہوئی۔

یاءاتِ اضافت ، انی اخاف ان یبدل۔ انی اخاف علیکم۔ مثل یوم الاحزاب۔ انی اخاف علیکم یوم التناد۔ لعلی ابلغ۔ مالی ادعوکم۔ امری الی اللہ۔ ابوجعفر کے لئے مفتوح ہیں۔ ذرونی اقتل۔ ادعونی استجب۔ سب کے لئے ساکن ہیں۔

یاءاتِ زائدہ ، التلاق۔ التناد ابن وردان نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ اتبعونِ اھدکم ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں پڑھا ہے۔ فکیف کان عقاب۔ یعقوب کے لئے حالین میں اثبات ہے۔

سُوْرَةُ فُصِّلَتْ

۲۸۶ سَوَاءٌ اُتِیَ اخْفِضْ حُزْ وَنَحْسَاتٍ كَسْرُحَا

وَنَحْشُرُ اَعْدَا الْیَا اُتْلُ وَارْفَعْ مُجَهِّلَا

۲۸۷ وَبِالنُّوْنِ سَمِّیْ حُمْ یُبَشِّرُ فِیْ حِمِیْ

وَیُرْسِلُ یُوْحِیْ انْصِبْ اَلَا عِنْدَ حُوْلَا

ت اُتی نے سواءٌ (بالرفع) پڑھا۔ اور حُز کے لئے مجرور پڑھ۔ اُتل کے لئے نحسات حا کے کسرہ کے ساتھ ہے اور نحشر اعداءُ میں (بجائے نون) یاء (مضمومہ) ہے دراں حالیکہ وہ مجہول ہے، اور (اعداء) کو (رفع) پڑھ۔ اور حُمّ کے لئے نون کے ساتھ صیغۂ معروف پڑھ۔ اور فی اور حِمی کے لئے یُبَشِّرُ ہے۔ اور الا کے لئے یرسل اور یوحی کو منصوب پڑھ۔ اور حُولا کے لئے عِندَ ہے۔

ف قولہ سواء اتی ابوجعفر نے سواءٌ للسائلین رفع کے ساتھ پڑھا جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے۔

قولہ اِخفض حز اور یعقوب کے لئے سواءٍ مجرور پڑھ ۔ اور خلف اصل کے مطابق منصوب ہی پڑھتے ہیں ۔

قولہ ونحسات کسرحا ابوجعفر نے نحسات کو بکسر حا پڑھا ۔ اور خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے جب کہ یعقوب کے لئے اصل کے موافق سکونِ حاء ہے ۔

قولہ ونحشر اعداء الیاء اتل وارفع مجھلا ابوجعفر نے نحشر کو یاءِ غیب کے ساتھ مجہول پڑھا اور أعداء نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے ۔ اور اصل کے موافق خلف کے لئے بھی یہی ہے ۔

قولہ وبالنون سمّی حم یعقوب نے نون مفتوحہ اور شینِ مضمومہ کے ساتھ صیغہ جمع متکلم معروف پڑھا ہے ۔ جب کہ أعداء کو مفعولیت کی بنا پر منصوب پڑھا ہے ۔ ناظم نے اس سے تعرض نہیں کیا کیونکہ بدیہی ہے ۔ یہاں سورۃ فصلت ختم ہوئی ۔

یاءاتِ اضافت : أین شرکائی سب کے لئے ساکن ہے ۔ الی ربی ان لی ۔ ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے ۔

سُوْرَةُ الشُّوْرٰى

قولہ یبشر فی حمی یعنی خلف اور یعقوب نے ذالک الذی یبشر میں یُبَشِّرُ کو بتشدید الشین پڑھا ہے جیساکہ تلفظ سے تشدید مفہوم ہے ۔ اور تشدید کو ضمہ یا اور کسرِ شین لازم ہے اس لئے دونوں قیدوں سے تعرض نہیں کیا اور اصل کے موافق اور ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے ۔

تنبیہ :۔ سورتِ آلِ عمران میں ناظم نے کہا ہے یُبَشِّرُ کلّا فِد جس سے معلوم ہو چکا ہے کہ خلف نے تمام قرآن میں یُبَشِّرُ کو بالتشدید پڑھا ہے ، پھر یہاں دوبارہ اس لیے بات دہرائی گئی کہ یعقوب کے ذکر سے تخصیص کا شبہ نہ ہو ۔

قولہ ویرسل یوحی النصب الا یعنی ابوجعفر نے اَوْ یُرسل رسولا فیوحیَ دونوں فعلوں کو منصوب پڑھا ہے ۔ اور باقی دو کے لئے بھی یہی ہے ۔ یہاں سورت شوریٰ ختم ہوئی ۔

یاءِ زائدہ : الجوار ابوجعفر نے وصل میں یا پڑھی ہے اور یعقوب نے دونوں حالتوں میں ۔

سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ

قولہ عند خولا یعقوب نے پڑھا الذین ھم عند الرحمٰن جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔ اور خلف عباد پڑھتے ہیں۔

۲۰۲ وَجِئْنَاكُمْ سَقْفًا كَبَصْرٍ اِذًا وَحُزْ
كَحَفْصٍ نُقَيِّضْ يَا وَاَسْوِرَةٍ حُلاً

ت إِذًا نے جِئْنَاكُمْ پڑھا۔ اور سَقْفًا پڑھا، ابوعمرو بصری کی طرح۔ اور حُز نے حفص کی طرح پڑھا ہے۔ حُلا نے نُقَيِّضْ بالیا اور اَسْوِرَةٌ پڑھا ہے۔

ف قولہ وجئناکم یعنی ابوجعفر نے پڑھا قل اولو جئناکم۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ سقفا کبصر اذا اور ابوجعفر نے سُقُفًا من فضة ابوعمرو بصری کی طرح پڑھا ہے

قولہ وحُز کحفص یعقوب نے اصل کے خلاف سُقُفًا حفص کی طرح پڑھا ہے۔

قولہ نقیض یا یعنی یعقوب نے انفرادی طور پر يُقَيِّضْ لہ شیطانا یاء غیب کے ساتھ پڑھا ہے۔

قولہ واَسْوِرة حلا اور یعقوب نے واَسْوِرَةٌ پڑھا ہے۔ اور ابوجعفر اور خلف نے اصل کے موافق اَسَاوِرَةٌ۔

۲۰۳ وَفِيْ سُلُفًا فَتْحَانِ ضُمَّ يَصِدُّوْنَ
وَيَلْقَوْا كَسَالَ الطُّوْرِ بِالْفَتْحِ اُصِّلاَ

ت اور فی کے لئے سُلُفًا میں دو فتحے ہیں اور یَصِدُّون بضم صاد ہے۔ اور اُصِّلا کے لئے حتی یلاقوا اس سورت میں مثل سورتِ سال (معارج) کے۔ اور طور میں حرف مضارع کا فتحہ (یعنی یَلْقَوا) اصل قرار دیا گیا ہے۔

ف قولہ۔ وفی سُلُفا فتحان یعنی خلف نے پڑھا ہے فجعلناھم سَلَفًا بفتح السین واللام اور باقی دو کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے۔

قولہ ضم یصدفق یعنی خلف نے پڑھا ہے اذا قومک منہ یصدّون ضم صاد کے ساتھ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق یہی ہے اور یعقوب کے لئے کسرۂ صاد ہے۔

قولہ ویلقوا کسال الطور با لفتح اصلا یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ حتی یلقوا۔ اس سورت میں، طور میں اور سأل (معارج) میں بفتح حرفِ مضارع، جس سے بحسب لغتِ عربیہ لام کا سکون، حذفِ الف بعد لام، اور فتح قاف لازم آیا۔ بہرحال اس قرآت میں ابوجعفر منفرد ہیں۔

۹/۲۰۴ وَطِبْ يَرْجِعُونَ النَّصْبُ فِي قِيلِهِ فَشَا
وَتَغْلِي فَذَكِّرْ طُلْ وَضَمَّ اعْتِلُوا حَلَا

۱/۲۰۵ وَبِالْكَسْرِ إِذْ آيَاتُ اكْسِرْ مَعًا حِمًى
وَبِالرَّفْعِ فُزْ خَاطِبًا يُؤْمِنُوا طُلَا

ت اور طِبْ نے يَرْجِعُونَ پڑھا۔ فَشَا کے لئے قِيلِهِ میں نصب ہے۔ اور طُلْ کے لئے تَغْلِي کو مذکر پڑھ۔ اور حَلَا کے لئے فَاعْتِلُوا کو بضم تاء پڑھ۔ اور إِذْ کے لئے بکسر تا، حِمًى کے لئے آيَاتُ کو دونوں جگہ کسرہ کے ساتھ پڑھ۔ اور فُزْ کے لئے رفع کے ساتھ اور طُلَا کے لئے يُؤْمِنُونَ خطاب کے ساتھ ہے۔

ف قولہ۔ وَطِبْ يرجعون یعنی رویس نے والیہ یرجعون کو یاءِ غیب سے پڑھا ہے جیسا کہ تلفظ سے اشارہ ہے جب کہ روح اصل کے موافق بالخطاب ہی پڑھتے ہیں۔

تنبیہ: یاد رہے کہ دونوں راوی اپنے شیخ یعقوب کے اصول کے مطابق صیغۂ معروف یعنی علامت مضارع کا فتحہ اور جیم کا کسرہ پڑھتے ہیں۔

قولہ النصب فی قیلہ فشا یعنی خلف نے وَقِيلَهُ بنصب لام پڑھا ہے۔ اور باقین کے لئے بھی یہی ہے۔ یہاں پر سورتِ زخرف ختم ہوئی۔

یاءاتِ زائدہ: سَيَهْدِينِ۔ اطيعونِ یعقوب نے دونوں کو حالین میں ثابت رکھا ہے واتبعونِ ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں اثبات کیا ہے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ

قولہ ۔ وتغلی فذکر طل یعنی رویس نے پڑھا ہے ۔ وَیَغْلِیْ فِی الْبطون یاء تذکیر کے ساتھ ۔ باقی کے لئے اصل کے موافق تاء تانیث ہے ۔

قولہ وضم اعتِلوا حلا یعقوب نے فَاعتلُوہُ بضم تاء پڑھا ہے ۔

قولہ وبالکسر اذ ابوجعفر نے بکسرِ تا فَاعتِلُوہُ پڑھا ہے ۔

یاءات زائدہ :

اَنْ تَرْجُمُوْنِ ۔ فَاعتزِلُوْنِ ۔ یعقوب نے حالین میں یاءات کو ثابت رکھا ہے ۔

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ

قولہ آیاتٌ اکسر معاً حمیً ۔ وبالرفع فوز یعنی آیاتٌ لقوم یوقنون اور آیاتٌ لقوم یعقلون میں دونوں آیات کو یعقوب نے بکسرِ تاء اور خلف نے برفع تا پڑھا ہے ۔

قولہ خاطبا یؤمنوا طلا رویس نے وَآیاتِہٖ تؤمِنُوْنَ بتاء خطاب پڑھا ہے ۔ جیساکہ خلف کے لئے بھی اصل کے موافق یہی ہے ۔ اور ابوجعفر وروح کے لئے غیب ہے ۔

۲۰۹/۱۱ لِنَجزِیَ بِیَا جَهِّلْ اَلَا كُلٌّ ثَانِیًا
بِنَصْبٍ حَوَی وَالسَّاعَۃَ الرَّفْعُ فُصِّلَا

ت الا کے لئے لنجزی کو یا کے ساتھ مجہول پڑھ ۔ لفظ کل دوسرے کو حوی نے نصب کے ساتھ پڑھا ہے ۔ فُصِّلا کے لئے وَالسَّاعۃُ مرفوع ہے ۔

ف قولہ لنجزی بیا جہل الا ابوجعفر نے لِنَجْزِیَ کو لِیُجْزٰی مضارع مجہول یاء غیب کے

ساتھ پڑھا ہے۔ ابوجعفر کی اس انفرادی قرأت سے معلوم ہوا کہ باقین کے لئے اصل کے مطابق صیغہ معروف جمع متکلم ہے۔

قولہ کل ثانیا بنصب حوی یعنی یعقوب نے کل امۃ تدعی میں لفظ کل کو منصوب پڑھا ہے۔ ثانیا کی قید سے اشارہ ہے کہ پہلا لفظ کل بالاتفاق منصوب ہے۔ بہرحال یعقوب منفرد ہیں باقی کے لئے رفع ہی ہے۔

قولہ والساعۃ الرفع فصلا خلف نے اصل کے خلاف والساعۃ کو مرفوع پڑھا ہے اور باقین کے لئے بھی یہی ہے۔

تنبیہ :

یاد رہے کہ والساعۃ میں واؤ جزء کلمہ قرآنی ہے۔

ومن سورۃ الاحقاف الی سورۃ الرحمٰن (عزوجل)

۱ / ۲۰۷ وَحُزْ فَصْلُهُ كُرْهًا يُرَى وَالْوِلَا كَعَا
صِمٍ تَقْطَعُوا أُمْلِي اسْكِنِ الْيَا حُلَا

ت اور حز نے فصلہ پڑھا ہے۔ اور کرھا کو عاصم کی طرح پڑھ اور یری اور اس کے بعد والے لفظ (لا مساکنہم) کو بھی۔ اور حلا ہی کے لئے تقطعوا ہے اور املی کی یاء کو ساکن پڑھ۔

ف قولہ وحز الخ یعنی یعقوب نے وحملہ وفصلہ پڑھا ہے۔ اور حملتہ امہ کرھا ووضعتہ کرھا کو بضم الکاف اور لا یری الا مساکنہم تینوں لفظوں کو مثل امام عاصم کے پڑھا ہے۔

سُورَۃ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم

قولہ تَقَطَعُوا اور یعقوب ... ہی نے تَقطَعوا کو مخفف پڑھا ہے، جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے۔

قولہ واملی یعقوب نے واُملِیَ کو بسکون یاء پڑھا ہے اور ضم ہمزہ اور کسرۂ لام میں اصل کے موافق ہیں اس کو بیان نہیں کیا۔

۲۰۸/۲ وَنَبلُوا کَذا طِبٌ یُؤمِنُوا والثَّلاثَ خَا
طِباً حُزْ سَیُؤتِیہِ بِنُونٍ یَلِی وِلا

ت طِبٌ نے نَبلُوا کو اسی طرح پڑھا۔ اور حُزْ نے لِیُؤمِنُوا اور اس کے مابعد تین فعلوں کو خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور قریب ہی سَیُؤتِیہِ کو یَلی نے نون کے ساتھ پڑھا ہے۔

ف قولہ ونبلوا کذا طب یعنی رویس نے وَنَبلُوا کو باسکان واؤ پڑھا ہے۔ جب کہ وہ نون پڑھنے میں اصل کے موافق ہیں، اور منفرد ہیں، باقی سب بنصب واؤ پڑھتے ہیں۔ اور کذا سے نبلوا کو تشبیہ دینا ہے۔ سکونِ واؤ میں لفظ اُملِی کے اسکان یاء کے ساتھ۔

سُورَۃ الفَتح

قولہ یؤمنوا الخ یعنی یعقوب کے لئے لیؤمنوا اور اس کے بعد والے تین فعلوں کو خطاب سے پڑھا ہے۔ لِتُؤمِنُوا باللہ ... بسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ

قولہ سنوتیہ یعنی روح نے فسنوتیہ نون جمع متکلم کے ساتھ پڑھا ہے ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے باقی کے لئے یاء ہے۔

۲۰۹/۳ وَحُطْ يَعْمَلُوا خَاطِبْ وَفَتْحًا تَقَدَّمُوا
حَوٰى حُجُرَاتِ الْفَتْحُ فِي الْجِيْمِ اُمْلَا

ت اور حُطْ کے لئے یعملون میں خطاب پڑھ۔ اور حوی نے لا تقدموا میں دو فتحے پڑھے۔ اور اُعْمِلَا کے لئے الحجرات کے جیم میں فتحہ ہے۔

ف قولہ وحط یعملوا خاطب یعقوب نے وکان اللّٰہ بما یعملون کو تاء خطاب کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

سُوْرَةُ الْحُجُرَاتِ

قولہ وفتحا تقدموا حوی یعقوب نے منفرداً لا تقدموا کو تاء اور دال کے فتحوں کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور قاف کے فتحہ کو بیان نہیں کیا گیا کیونکہ وہ باتفاق ہے۔
قولہ حجرات الفتح اُرلغ ابوجعفر نے انفراداً الحجرات کو بفتح الجیم پڑھا ہے۔

۲۱۰/۴ وَاِخْوَتِكُمْ حِرْزٌ وَنُوْنٌ يَقُوْلُ اُدْ
وَقَوْمِ انْصِبَا حِفْظًا وَوَاتَّبَعَتْ حَلَا

ت اور حِرز نے اِخوتکم پڑھا اور اُدْ نے یقول کو نون کے ساتھ۔ اور حِفظاً نے قَوْمَ کو منصوب پڑھا۔ اور حلا کے لئے وَاتَّبَعْتُهُمْ ہے۔

ف قولہ واخوتکم حرز یعقوب نے منفرداً بین اخوتکم پڑھا ہے، باقی بین اخویکم پڑھتے ہیں۔

سُورَةُ قٓ

قولہ ۔ ونون یقول اُدْ یعنی ابوجعفر نے یوم نقول نون عظمت کے ساتھ پڑھا ہے ۔ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے ۔

یہاں پر سورت قٓ ختم ہوئی ۔

یاءاتِ زوائد :

وَعیدِ دونوں ، یعقوب نے حالین میں یاء زائدہ پڑھی ہے ۔ یوم ینادِ یعقوب نے بالیاء وقف کیا ہے ۔ المنادِ من مکان ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے حالین میں یاء کو پڑھا ہے ۔

سُورَةُ الذّٰرِیٰتِ

قوم وقومِ انصا حفظا یعقوب نے وقوم نوح کو منصوب پڑھا ہے ۔ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے میم کا جزم ہے ۔

سُورَةُ الطُّورِ

قولہ واتبعت حلا یعقوب نے وَاتَّبَعَتْهُمْ پڑھا ، جب کہ اصل کے لئے وَاتَّبَعْنَاهُمْ تھا ۔

٥/٢١١ وَلِبُعْدُ ارْفَعَنْ وَالصَّادَ فِی بِمُصَیْطِرٍ
مَعَ الْجَمْعِ فُذْ وَالْحَبْرُ كَذَّبَ ثُقِّلَا

اور (حلا ہی کے لئے وَاتَّبَعَتْهُمْ کے) بعد والے لفظ ذریاتہم کو مرفوع پڑھا اور ت
فِذْ کے لئے بمصیطر (حاشیہ) میں ، ساتھ ہی مصیطرون (طور) میں صاد پڑھا

گیا ہے۔ اور اَلحِبر نے کَذَّبَ مشدد پڑھا ہے۔

ف قولہ ، وَبَعْدَ ارفَعَنَ اوپر والے شعر کی قرأت کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یعقوب نے وَاتَّبَعَتْهُمْ کے بعد ذُرِّيَاتُهُم کو فاعلیت کی بنا پر مرفوع پڑھا ہے۔ اور ذُرِّيَاتُ جمع اصل کے مطابق ہے۔ باقی کے لئے توحید اور رفع ہے۔

قولہ ۔ وَالصَّادَ الخ خلف نے اصل کے خلاف یہاں مصیطرون میں اور، بمصیطر غاشیہ میں صاد خالص پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

سُورَةُ النَّجْمِ

قولہ ، والحبر کذب تماد ابوجعفر نے ما کَذَّبَ کو بتشدید ذال پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بالتخفیف ہے۔

۱۲/۶ كَتَا اللَّاتَ طِلْ تَمُرُونَهُ حُمْ وَمُسْتَقِرٌ
رَاخْفِضْ إِذًا سَتَعْلَمُوا الْغَيْبُ فُصِّلاً

ت مثل اللّٰتّ کی تاء کے طِل کے لئے۔ حُم کے لئے تَمُرُونَه ہے۔ اِذًا کے لئے مستقرّ کو مجرور پڑھ۔ اور فصّلا کے لئے ستعلمون میں غیب ہے۔

ف کتا اللات طل یعنی رویس نے اَللّٰتّ بتشدید تا پڑھا ہے۔ تشدید کا مفہوم کاف تشبیہ سے پیدا ہوا کیونکہ اس سے اوپر کذّب میں تشدید کا ذکر ہوا ہے۔ رویس منفرد ہیں۔

قولہ تمرونہ حم یعقوب نے اَفَتَمُرُونَهُ پڑھا ہے۔ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے اَفَتُمَارُونَهُ ہے۔

سُوْرَةُ الْقَمَرِ

قولہ ومستقرا خفض اذاً ابو جعفر نے پڑھا ہے وَکُلُّ اَمرٍ مستقِرٍ، مجرور۔ اور ابو جعفر منفرد ہیں باقی کے لئے رفع ہے۔

یہاں علامہ جزری کا کلام اطلاق پر مبنی ہے، دوسرا لفظ عذاب مستقر مراد نہیں ہے۔ جو باتفاق مرفوع ہے۔

قولہ سیعلموا الغیب فضلا خلف نے سیعلمون غداً یاء غیب کے ساتھ پڑھا۔ باقی کے لئے یہی ہے۔

یاءاتِ زائدہ؛

الداع دونوں، ابو جعفر نے صرف وصل میں اور یعقوب نے حالین میں یاء پڑھی ہے۔ نُذُرِ چھ جگہ یعقوب نے حالین میں یاء پڑھی ہے۔

من سُوْرَةِ الرَّحْمٰنِ اِلٰی سُوْرَةِ الْاِمْتِحَانِ

۱۲۱۳ فَشَا الْمُنْشَآتُ افْتَحْ نُحَاسُ طُوَی وَحُو
رُعِیْنُ فَشَا وَاخْفِضْ اَلَا شُرْبُ فُصِّلَا

۱۲۱۴ بِفَتْحٍ فَرُوحُ اضْمُمْ طُوًی وَحِمًی اُخِذْ
وَبَعْدُ لِحَفْصٍ اُنْظُرُوا اضْمُمْ وَصِلْ فُلَا

ت فشا کے لئے المنشآت میں شین کو فتح پڑھ۔ طوی کے لئے نحاس مرفوع ہے نشا کے لئے وحور عین مرفوع ہے۔ اور الا کے لئے مجرور۔ فصلا کے لئے

شُوَب بفتح الشین ہے۔ طوی کے لئے "خُرُوْج" کو بضم را و پڑھ۔ حمزہ نے وقد اخذ اور اس کے بعد (میثاقکم) حفص کی طرح پڑھا ہے۔ اُنْظُرُوْنا کو فلاد کے لئے ہمزہ وصل کے ساتھ بضم ظا پڑھا ہے۔

ف قولہ فنشا المنشات افتح خلف نے المُنْشِات کو شین کے فتحہ کے ساتھ پڑھا باقی بھی اصل کے موافق یہی پڑھتے ہیں۔

قولہ نحاس طوی رویس نے ونحاس کو مرفوع پڑھا۔ الملاق سے رفع کی طرف اشارہ ہے، ابوجعفر وخلف کے لئے بھی یہی ہے، اور روح کے لئے بالجر ہے۔ سورۃ الرحمن ختم ہوئی۔

یاء زائدکا ؛

الجوار وقف میں یعقوب کے لئے اثبات ہے۔

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ

قولہ۔ وحور عین فشا واخفض الا خلف نے وحورٌ عینٌ دونوں کو مرفوع اور ابوجعفر نے دونوں کو مجرور پڑھا۔ یعقوب کے لئے بھی رفع ہی ہے۔

قولہ۔ شرب فصلا بفتح خلف نے شرب الھیم بفتح شین پڑھا۔ یعقوب کے لئے بھی فتحہ ہی ہے۔ لیکن ابوجعفر کے لئے ضمہ ہے۔

فروح اضمم طوی رویس نے فروح کو بضم را منفرداً، اور باقی نے بفتح را پڑھا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ

قولہ وحمی اخذ وبعد کحفص یعقوب نے وقد اخذ کو ماضی معروف اور اس کے بعد میثاقکم کو منصوب مثل حفص کے پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ انظروا اضمم وصل فلا خلف نے انظرونا میں ضمہ ظا اور ہمزہ وصل مضموم پڑھا

ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

۳/۲۱۵ وَيُؤْخَذُ اُنِّثْ اُدْ حِمًى نَزَّلَ اشْدُدْ اِذْ
وَخَاطِبْ يَكُونُوا طِبْ وَاٰتَاكُمْ حَلَا

ت اور اُذْ اور حِمًى دونوں کے لئے يُؤْخَذُ کو مونث پڑھ۔ اور اِذْ کے لئے نَزَّلَ کو مشدد پڑھ اور طِبْ کے لئے يَكُونُوا کو بصیغۂ خطاب پڑھ اور حَلَا کے لئے وَاٰتَاكُمْ ہے

ف قولہ وَيُؤْخَذُ اُنِّثْ اُدْ حِمًى یعنی ابوجعفر اور یعقوب دونوں نے اصل کے خلاف ﻻ يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ تاء تانیث کے ساتھ مثل ابن عامر کے مونث پڑھا ہے اور خلف کے لئے اصل کے مطابق یاء تذکیر ہی ہے۔

قولہ نَزَّلَ اشْدُدْ اِذْ یعنی ابوجعفر نے وَمَا نَزَّلَ کو بالتشدید پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وَخَاطِبْ يَكُونُوا طِبْ رویس نے پڑھا ہے (منفرداً) وَلَا تَكُونُوا تاء خطاب کے ساتھ باقی کے لئے اصل کے مطابق یاء غیب ہے۔

قولہ وَاٰتَاكُمْ حَلَا یعقوب نے بِمَا اٰتَاكُمْ الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ جب کہ اصل میں قصر تھا۔ باقی کے لئے بھی مد ہی ہے۔

سُوْرَةُ الْمُجَادِلَةِ

۴/۲۱۶ وَيَظَّاهَرُوْ كَالشَّامِ اُنِّثْ مَعًا يَكُوْ
نُ دُوْلَةٌ اُدْ رَفْعُ وَاَكْثَرُ حُصِّلَا

ت اور اُذْ کے لئے يَظَّاهَرُوْنَ (دونوں) مثل شامی کے ہیں۔ اور مونث پڑھ دونوں جگہ لفظ يَكُوْنُ کو۔ اور دُوْلَةٌ مرفوع ہے۔ اور حُصِّلَا کے لئے وَاَكْثَرُ (مرفوع) ہے۔

ف وَيَظَّاهَرُوْ آلخ یاد رہے کہ شروع شعر سے لفظ رَفَعَ تک تین کلمات بیان ہوئے ہیں ۔ یَظَّاهَرُوْ ۔ یَكُونَ ۔ اور دُوْلَةً اور تینوں ابوجعفر کیلئے ہیں ۔

قولہ وَيَظَّاهَرُوْ كالشام یعنی ابوجعفر نے یَظَّاهَرُونَ کو دونوں جگہ شامی کی طرح بفتح یا و ھا ، تشدید ظا اور الف کے ساتھ پڑھا ہے ۔ اور خلف کے لئے بھی یہی ہے ۔ اور یعقوب کے لئے یَظَّهَّرُوْنَ ہے ۔

قولہ ۔ أَنِّثْ معًا يَكُنْ ابوجعفر نے مَا يَكُونُ مِن نَّجْوَى (مجادلہ) اور کیلا یکون دُولَةً (حشر) دونوں کو تا، تانیث کے ساتھ پڑھا ہے ۔ باقی کے لئے تذکیر ہے ۔

قولہ ۔ دُوْلَةً أُدْ رَفَعْ یعنی ابوجعفر نے دُوْلَةٌ کو مرفوع پڑھا ہے ۔ باقی کے لئے اصل کے مطابق نصب ہے ۔

تنبیہ :۔ لفظ دُوْلَةٌ سورۂ حشر میں ہے ۔ لیکن اس کو مجادلہ میں اس لئے بیان کیا کہ اس سے پہلے فعل یکون کی تانیث بیان کی ، فعل کی تانیث کا سمجھنا ، دولۃٌ کے فاعل ہونے پر موقوف تھا ۔ لہٰذا اس کو بھی ساتھ ہی بیان کیا ، گویا تکون تامہ ہے ۔

قولہ ۔ واکثر حصلا یعنی یعقوب نے پڑھا ہے وَلَا أَكْثَرُ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ ، رفع کے ساتھ ۔ بہرحال یعقوب منفرد ہیں ۔

تنبیہ : واکثر کا رفع یا تو اطلاق سے یا اوپر والے رَفَعْ کے ذیل میں ہونے سے ماخوذ ہے ۔

٥/٢١٧ وَفِزْ يَتَنَاجَوْا يَنْتَجُوا مَعَ تَنْتَجُوا
طُوًى يُخْرِبُوا خِفُّهُ مَعَ جُدُرٍ حَلَا

ت اور فز نے یَتَنَاجَوْنَ پڑھا ہے ۔ اور طوی نے وَيَنْتَجُونَ ۔ ساتھ ہی تنتجوا پڑھا ہے ۔ اور حلا نے یُخْرِبُوْنَ کو مخفف پڑھا ہے ۔ نیز جُدُرٍ پڑھا ہے ۔

ف قولہ وفز یتناجو یعنی خلف نے اصل کے خلاف وَيَتَنَاجَوْنَ پڑھا ہے ۔ مثل حفص کے ۔

قولہ ۔ ینتجو مع تنتجو طوی یعنی رویس نے مثل حمزہ کے یَنْتَجُوْنَ پڑھا ہے نیز رویس نے (منفرداً) فلا تتناجوا کو فلا تنتجوا پڑھا ہے (باسکان النون وتقدیمها علی التاء)

منتم الجیم بلا الف) اور باقین اصل کے موافق ہیں۔

(تمت سورۃ المجادلۃ)

یاءِ اضافت:

وَرُسُلِیْ اِنَّ اللّٰہ۔ ابوجعفر نے فتحہ پڑھا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

قولہ یخربو خففہ مع حدرحلا یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ یخربون بیوتھم بتخفیفِ را۔ باقین کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ۔ مع جُدُرٍ یعنی یعقوب ہی نے پڑھا ہے مِن وراءِ جُدُرٍ۔ بضمتین۔ اور باقین کے لئے بھی اصل کے مطابق یہی ہے۔

(تمت سورۃ الحشر)

یاءِ اضافت:

صرف ایک ہے اِنِّی اَخَاف ابوجعفر نے وصل میں فتحہ پڑھا ہے۔

مِنْ سُوْرَةِ الْاِمْتِحَانِ اِلٰی سُوْرَةِ الْجِنِّ

۲۱۸ وَیُفْصَلُ مَعْ اَنْصَارَ حَاوٍ کَحَفْصِہِمْ
لَوَوْا ثِقْلُ اِذْ وَالْخِفُّ یُسْرٰی اَکُنْ حَلَا

اور یُفْصَلُ اور اَنصار کو حاوی نے حفص کی طرح پڑھا ہے اور اِذْ نے لَوَوْا کو مشدد ت
اور یُسْرِی نے مخفف پڑھا ہے اور حلا نے اَکُنْ پڑھا ہے۔

ف قولہ۔ یفصل مع انصار رحاو کحفصهم یعنی یعقوب نے یفصل بینکم کو بالفتح والاسکان وکسر الصاد، فصل سے پڑھا ہے حفص کی طرح ۔

نوٹ : چار قراتیں ہیں ۔یفصِل ، یفصَل ، یفصِّل ۔ یفصَّل اول عاصم کے لئے۔ ثانی سما کے لئے ،ثالث حمزہ ، کسائی کے لئے اور رابع شامی کے لئے۔

معلوم ہوا کہ ابوجعفر کے لئے اصل کے موافق یفصَّل بضم یاء و سکون فاء و فتح صاد علی البناء للمجہول ہے۔اور خلف کے لئے اصل کے موافق یفصِّل بضم یاء و فتح فاء و بتشدید صادِ مکسورہ ہے۔

(تمت سورۃ الامتحان)

سُورَةُ الصَّفِ

قولہ ۔ مع انصار رحاو یعنی یعقوب ہی نے پڑھا ہے ۔کونوا انصار اللّٰہ بلا تنوین بلفظ انصار ،مثل حفص کے ، جب کہ خلف نے بھی اصل کے موافق یہی پڑھا ہے ۔اور ابوجعفر نے اصل کے موافق اَنصَارًا لِلّٰہ پڑھا ہے۔

(تمت سورۃ الصف)

یاءات اضافت :

دو ہیں ۔ من بعدی اسمہ ابوجعفر اور یعقوب نے فتح پڑھا ہے۔ من انصاری الی اللّٰہ ابوجعفر نے یاء کو مفتوح پڑھا ہے ۔

نوٹ ، سورۃ الجمعہ میں اصل کے خلاف کچھ نہیں۔

سُورَةُ المُنَافِقِين

قولہ لووا ثقل اُد ابوجعفر نے لَوَّوا بتشدید واؤ پڑھا ہے ،جب کہ اصل یعنی نافع کے لئے لَوَوا بالتخفیف ہے ۔

قولہ والخف لیسری یعنی روح نے مثل نافع کے لَوَوْا بالتخفیف پڑھا ہے۔
معلوم ہوا کہ خلف اور رویس کے لئے اصل کے موافق لَوَّوْا بالتشدید ہی ہے۔
قولہ اَکُنْ حلا یعنی یعقوب اصل کے خلاف وَاَکُوْنَ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ پڑھتے ہیں۔
(جب کہ ابوعمرو بصری کے لئے وَاَکُوْنَ ہے)
اور باقین کے لئے بھی وَاَکُنْ ہی ہے۔

(تمت سورۃ المنافقین)

سُوْرَةُ التَّغَابُن

۲/۲۱۹ وَيَجْمَعُكُمْ نُوْنٌ جمىً وُجْدِ كَسْرِ يَا
تَفَاوُتِ فِدْ تَدْعُوْنَ فِي تَدَّعُوْا حِلَا

ت اور یَجْمَعُکُمْ میں جمیً کے لئے نون ہے۔ اور یا کے لئے وُجْدِ بکسرِ واؤ ہے
فِدْ کے لئے تَفَاوُت ہے۔ حلا کے لئے تَدَّعُوْنَ کے بجائے تَدْعُوْنَ
ہے۔

ف قولہ وَيَجْمَعُكُمْ نُوْنٌ جمىً یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف منفرداً وَیَوْمَ نَجْمَعُکُمْ
پڑھا ہے۔ جب کہ باقی کے لئے یَجْمَعُکُمْ بالیاء ہے۔

(تمت سورۃ التغابن)

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ

قولہ وُجْدِ كَسْرِ يَا یعنی روح نے اصل کے خلاف منفرداً مِنْ وِجْدِکُمْ بکسرِ واؤ پڑھا
ہے۔ اور باقین کے لئے اصل کے موافق ضمّہ واؤ ہے۔

نوٹ:

شعر میں لفظ یا حرف ندا ہے اور منادی طالب یا ولدی وغیرہ مقدر ہے۔
وجد میں لغتہً واؤ کا ضمہ، فتحہ، کسرہ سب صحیح ہے۔
(سورۃ طلاق ختم ہوئی۔ سورۃ تحریم میں کوئی تخلف من الاصل نہیں ہے۔)

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

قولہ تفاوت فِیہ یعنی خلف نے اصل کے خلاف لفظ تفاوت کو الف کے ساتھ پڑھا ہے۔ جیساکہ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ تدعون فی تدعوا حلہ یعنی یعقوب نے (منفرداً) اصل کے خلاف تدعون پڑھا ہے، جب کہ باقی کے لئے تدّعون بتشدید دال ہے۔

(تمت سورۃ الملک)

یاءات اضافت:

إنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ سب نے مفتوح پڑھا ہے۔ وَمَنْ مَعِيَ اَوْ ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔

یاءات زائدہ:

نذیر۔ نکیر۔ یعقوب نے حالین میں یاء کا اثبات کیا ہے۔

(سورتِ نٓ میں کوئی اختلاف من الاصل نہیں ہے)

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ

وَحُطْ يُؤْمِنُوْا يَذَّكَّرُوْا يَسْأَلُ اضْمُمَا ۳/۲۲۰
اَلَا وَشَهَادَاتٍ خَطِيْئَتُ حُمِّلَا

ت اور حفظ نے یُؤمِنُونَ اور یَذَّکَّرُونَ پڑھا ہے۔ اَلا کے لئے یُسْئَالُ کو بضم یا پڑھ۔ حُمِّلاً کے لئے شھادات اور خطیئت جمع پڑھے گئے ہیں۔

ف قولہ وحط یؤمنوا یذکرو یعنی یعقوب نے اصل کے خلاف قلیلا ما یؤمنون اور قلیلا ما یذکرون دونوں کو یا و غیب سے پڑھا ہے۔

(تمت سورۃ الحاقۃ)

قولہ یسئال اضمما الا یعنی سورۃ معارج میں وَلَا یَسْئَلُ کو ابوجعفر نے بضم یا مضارع مجہول پڑھا ہے۔ باقین کے لئے اصل کے موافق بفتح یا مضارع معروف ہے۔

قولہ وشھادات خطیئت حملا یعقوب نے بشھاداتھم کو جمع پڑھا ہے باقی اصل کے موافق واحد پڑھتے ہیں۔

(تمت سورۃ المعارج)

قولہ خطیئت حملا یعقوب نے مما خطیئاتھم (نوح) جمع پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی اصل کے موافق جمع ہی ہے۔

یاءاتِ اضافت:

دعائی الا۔ انی اعلنت میں ابوجعفر نے یا کو فتحہ پڑھا ہے۔ اور بیتی کی یا کو سب نے ساکن پڑھا ہے۔

یاء زائدہ: وَاَطِیعُونِ یعقوب نے حالین میں اثبات کیا ہے۔

مِن سُورَةِ الجِنِّ اِلیٰ سُورَةِ المُرسَلَاتِ

۲۲۱/۱ وَاَنَّہُ تَعَالیٰ کَانَ لَمَّا افتحا اَبُ
تَقُولُ تَقَوَّلَ جُز وقُل اِنَّمَا اَلا

ت اور اَبْ کے لئے اَنَّہُ کو لفظ تَعَالیٰ اور لفظ کَانَ اور لفظ لَمَّا کے ساتھ بفتح ہمزہ پڑھ۔ اور حُز کے لئے بجائے تَقُولَ کے تَقَوَّلَ ہے۔ اور اَلا نے قُل اِنَّمَا پڑھا ہے۔

ف قولہ وَاَنَّهٗ تَعَالٰی الخ یعنی ابوجعفر نے اصل کے خلاف لفظ وَاَنَّهٗ کو تَعَالٰی کے ساتھ (وانہ تعالی جدّ ربنا) اور کَانَ کے ساتھ (وانہ کان یقول ۔ وانہ کان رجال) اور لَمَّا کے ساتھ (وانہ لما قام عبد اللّٰہ) چاروں جگہ بفتح ہمزہ پڑھا ہے ۔ اور باقی ہر جگہ اصل کے موافق ہیں ۔

اور خلف کے لئے یہی ہے ۔ جب کہ یعقوب تمام کلمات بکسر الہمزہ پڑھتے ہیں ۔ اور یاد رہے کہ وَاَنَّ المساجد سب کے لئے باتفاق بفتح ہمزہ ہے ۔

قولہ تَقُولَ تَقَوَّلَ حز یعقوب نے اَن لَن تَقُولَ الانس والجنّ کو تَقَوَّلَ بفتح قاف وتشدید واؤ، تَقَوَّلَ کا مضارع پڑھا ہے ، اور منفرد ہیں ۔

نوٹ :

یَسْلُکْهُ یاء غیب کے ساتھ یعقوب کے لئے ، ہمزہ کے آخر میں گذر چکا ہے ۔

قولہ قُل اِنَّمَا الا ابوجعفر نے قُل اِنَّمَا ، بجائے ماضی ، صیغہ امر پڑھا ہے ۔

۲۲۲ وَقَالَ فَتًی یَعْلَمُ فَضُمَّ طَوَا وَحَا
مَرَوطَا وَرَبُّ اخْفِضْ حَوٰی الرِّجْزَ اِذْ حَلَا

۲۲۳ فَضُمَّ وَاِذْ اَدْبَرْ حَکٰی وَاِذَا دَبَرْ
وَیَذْکُرُ اِذْ یُمْنٰی حَلٰی وَسَلَا سِلَا

۲۲۴ لَدَی الْوَقْفِ فَاقْصُرْ طُلْ قَوَارِیرًا وَّلَا
فَنَوِّنْ فَتًی وَالْقَصْرُ فِی الْوَقْفِ طِبْ وَلَا

ت اور فتیٰ نے قَالَ پڑھا ہے ۔ اور طرا کے لئے لِیُعْلَمَ ضمہ کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور حام نے وَطَاً پڑھا ہے ۔ اور حوٰی کے لئے رَبِّ کو مجرور پڑھ ۔ اور اِذْ حلا کے لئے الرِّجْزَ کو ضمہ راء کے ساتھ پڑھ ۔ اور حکی نے اِذَا دَبَرَ پڑھا ہے ۔ اور اِذْ نے اِذْ اَدْبَرَ اور اِذْ نے یَذَّکَّرُوْنَ پڑھا ہے ۔ اور حلی کے لئے یُمْنٰی ہے ۔ اور طُل کے لئے سَلَا سِلَا کو وقف میں حذفِ الف کے ساتھ پڑھ ۔ اور فتی کے لئے پہلے قواریرا کو تنوین کے ساتھ

پڑھا۔ اور طِبْ کے لئے اس کو وقف میں قصر (حذفِ الف) کے ساتھ پڑھا۔

ف قولہ وَقَالَ فَتًى یعنی خلف نے پڑھا ہے۔ قَالَ اِنَّمَا ادعوا، بصیغۂ ماضی اور اصل کے مطابق یعقوب کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ یَعْلَمُ فَخَسَّرَطَرًا رُوَیس نے پڑھا ہے لِیُعْلَمَ اَنْ قَدْ، بضم یاء مضارع مجہول رویس کی اس منفرد وجہ سے معلوم ہوا کہ باقی سب کے لئے مضارع لغت معروف رہا ہے۔ صیغۂ معروف

(تمّت سورة الجن)

یاءِ اضافت، ایک ہے رَبِّیٓ اَمَدًا جس کو ابوجعفر نے مفتوح پڑھا ہے۔

سورۃ المزمل علیہ الصلوٰۃ والسلام

قولہ وَحَامَ وِطَاۤ یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ هِيَ اَشَدُّ وَطْـًٔا بفتح واؤ، واسکانِ طاء۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وَرَبِّ اخفض حونی یعنی یعقوب نے پڑھا ہے رَبِّ الْمَشْرِقِ اور خلف کے لئے بھی یہی ہے۔ جب کہ ابوجعفر کے لئے رفع ہے۔

(تمّت سورة المزمّل ص)

سورۃ المدثر علیہ الصلوٰۃ والسلام

قولہ والرجز اذحلا قصمر یعنی ابوجعفر اور یعقوب نے وَالرُّجْزَ بضم راء پڑھا ہے۔ اور اصل کے مطابق خلف کے لئے کسرہ ہے۔

قولہ وَاِذْ اَدْبَرَ حکی یعنی یعقوب نے پڑھا ہے اِذْ اَدْبَرَ باسکانِ ذال وہمزۃ مفتوحہ واسکانِ دال۔ اور اصل کے مطابق خلف کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وَاِذَا دَبَرَ .... اَدْ ابوجعفر نے پڑھا ہے اِذَا دَبَرَ ذال کے بعد الف، اور دال مفتوحہ۔

قولہ وَيَذْكُرُ اُدُ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے وَمَا يَذْكُرُوْنَ ، یاء غیبت کے ساتھ۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

(تمت سورۃ المدثر)

سُوْرَةُ الْقِيَامَةِ

قولہ يُمْنٰى حلا یعنی یعقوب نے پڑھا مِنْ مَنِيٍّ يُمْنٰى یاءِ تذکیر کے ساتھ۔ باقی کے لئے تاءِ تانیث ہے۔

(تمت سورۃ القیامۃ)

سُوْرَةُ الْاِنْسَانِ

قولہ وسلا سلا لدی الوقف فاقصر طل رویس نے سَلٰسِلَا کو وقف میں بغیر الف پڑھا ہے۔ اور وصل میں اصل کے موافق ہیں۔

اور باقی سب حالین میں اصل کے موافق ہیں۔

قولہ قواریرا اولا فنون فتی یعنی خلف نے پڑھا کانت قواریرا تنوین کے ساتھ وصل میں اور وقف میں تنوین کو الف سے بدلتے ہوئے الف کے ساتھ وقف کرتے ہیں۔

نوٹ:۔ قواریر میں اول کی قید اس لئے لگائی کہ ثانی قواریر کو خلف اصل کے موافق پڑھتے ہیں۔

قولہ والقصر فی الوقف طب یعنی رویس نے پہلے قواریرا پر قصر کے ساتھ وقف کیا اور وصل میں اصل کے موافق ہیں یعنی بترک تنوین پڑھتے ہیں۔

اور ابوجعفر اور روح حالین میں اصل کے موافق ہیں۔ اور دوسرے قواریرا میں یہ سب حضرات اپنی اپنی اصل پر قائم ہیں

توضیح :- خلاصہ یہ کہ ابوجعفر نے دونوں کو وصل میں تنوین کے ساتھ پڑھا اور وقف میں الف پڑھا۔ مثل نافع کے۔

یعقوب نے دونوں کو مثل ابوعمرو کے وصل میں بغیر تنوین کے پڑھا اور وقف میں رویس نے دونوں کو بلا الف پڑھا گویا ابوعمرو کی اول میں مخالفت کی۔ اور ثانی میں موافقت کی۔ اور روح نے مثل ابوعمرو کے اول پر الف کے ساتھ اور دوسرے پر قصر کے ساتھ وقف کیا۔

خلف نے پہلے لفظ کو اصل کے خلاف وصل میں تنوین کے ساتھ اور ثانی کو اصل کے موافق ترک تنوین سے پڑھا۔ اور وقف میں پہلے کو اصل کے خلاف الف کے ساتھ اور ثانی کو بلا الف اصل کے موافق پڑھا۔

۲۲۵ وَعَالِيهُمُ انْصِبْ فُزْ وَإِسْتَبْرَقُ اخْفِضَنْ
اَلَا وَيَشَاءُونَ الْخِطَابُ حِمًى وِلَا

ت اور فُزْ کے لئے عَالِيهُمْ کو یاء کے نصب کے ساتھ پڑھ۔ اور اِسْتَبْرَقٍ کو اَلَا کے لئے مجرور پڑھ۔ اور يَشَاءُونَ میں حِمًى کے لئے خطاب ہے۔

ف قولہ وعالیھم انصب فز خلف نے اصل کے خلاف عَالِيَهُمْ بنصب یا پڑھا اور یا کے زبر کے ساتھ ھاء کا ضمہ لازم آگیا اور یعقوب نے بھی اصل کے موافق یہی پڑھا ہے۔ البتہ ابوجعفر نے اصل کے موافق عَالِيهُمْ باسکان یا پڑھا، جسکے ساتھ ھاء کا کسرہ لزوماً ہوا۔

قولہ واستبرق اخفضن اَلَا ابوجعفر نے وَإِسْتَبْرَقٍ کو مجرور پڑھا ہے۔ باقی کے لئے بھی یہی ہے کہ لفظ خُضْرٍ میں حضرات ثلاثہ اپنی اپنی اصل پر ہیں۔ یعنی ابوجعفر اور یعقوب کے لئے رفع، خلف کے لئے جر۔

قولہ وَیشاؤن الخطاب حِمًى یعقوب نے وَمَا تَشَاءُونَ بالخطاب پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی یہی ہے۔

مِنْ سُوْرَةِ الْمُرْسَلَاتِ اِلٰی سُوْرَةِ الْغَاشِیَۃِ

۲۲۶ وَحِرْ اُقِّتَتْ هَمْزًا وَبِالْوَاوِ خِفٌّ اِدُ

وَضُمَّ جِمَالَاتٌ افْتَحِ انْطَلِقُوا طُلٰی

۲۲۷ بِشَانٍ وَقَصْرُ لَابِثِیْنَ یَدٌ وَمُدٌ

دَفُقٌ رَبِّ وَالرَّحْمٰنُ بِالْخَفْضِ حُمِّلَا

ت اور حِرْ کے لئے اُقِّتَتْ ہمزہ کے ساتھ پڑھ اور اُدْ نے واؤ کے ساتھ مع تخفیفِ قاف پڑھا ہے۔ اور طلا کے لئے جِمَالَاتٌ کو ضمہ دے۔ اور اِنْطَلِقُوْا دوسرے لفظ میں لام کا فتحہ پڑھ، اور یَدٌ کے لئے لَابِثِیْنَ میں قصر (حذفِ الف) ہے۔ اور دَفُقٌ کے لئے مد (اثبات الف) پڑھ۔ اور حُمِّلا کے لئے رَبِّ اور اَلرَّحمٰن دونوں لفظ جر کے ساتھ پڑھے گئے ہیں۔

ف قولہ وَحِرْ اُقِّتَتْ هَمْزًا یعقوب نے اصل کی مخالفت کرتے ہوتے بجائے وُقِّتَتْ کے اُقِّتَتْ ہمزہ کے ساتھ پڑھا ہے جیسا کہ خلف کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ وبالواو خِفٌّ اد اور ابوجعفر نے واؤ اور تخفیف قاف کے ساتھ پڑھا ہے۔ اور اپنی قراءت میں منفرد ہیں

قولہ وضم جمالات افتح انطلقوا طلا بشان اس عبارت میں رویس کے لئے دو کلموں کا اختلاف بیان کرنا ہے کہ رویس نے لفظ جمالات کو اصل کے مطابق جمع پڑھا ہے۔ مگر انفرادی طور پر جیم کو ضمہ پڑھا ہے جبکہ روح اور ابوجعفر اصل کے مطابق جمع اور بکسر جیم پڑھتے ہیں اور خلف اصل کے مطابق بکسر الجیم واحد پڑھتے ہیں۔

دوسری بات رویس کے لئے یہ بتائی ہے کہ انہوں نے انطلقوا الی ظل (دوسرے لفظ کو) بفتح لام صیغۂ ماضی پڑھا ہے اور منفرد ہیں۔ ثانی کی قید سے اول نکل گیا، جو باتفاق بکسرِ لام ہے۔

(تمت سورۃ المرسلات)

سُورَةُ النَّبَإِ

قولہ وقصرلا بثین ید و مُدّ فتی یعنی رَوح نے لفظ لٰبثین کو بغیر الف کے روایت کیا ہے۔ جب کہ امام خلف اصل کے خلاف اس لفظ کو باثبات الف پڑھتے ہیں۔ اور امام ابو جعفر اور رویس کے لئے بھی یہی ہے۔

قولہ رب والرحمن بالخفض حُمِّلا یعنی یعقوب نے ربُّ السموات والارض وما بینھما الرحمٰن میں رب اور الرحمن کو اصل کے خلاف مجرور پڑھا ہے۔
اور ابوجعفر اصل کے مطابق دونوں کو مرفوع، جب کہ خلف اصل کے مطابق اول کو مجرور اور ثانی کو مرفوع پڑھتے ہیں

(تمت سورۃ النبأ)

سُورَةُ النَّازِعَاتِ

۲۲۸ تزکّی حلا اشدد ناخرة طِب ونون مُنذ
ذرٍ قتّلت شدّد الا سعّرت طلا

حلا کے لئے تزکّی کو بتشدید زاء پڑھ۔ طِب کے لئے ناخرة ہے آلا کے لئے مُنذرٌ نون تنوین کے ساتھ ہے اور قتّلت کو مشدّد پڑھ۔ طلا نے سعّرت

پڑھا ہے۔

قولہ تنزکی حلا یعقوب نے تنزّکی بتشدید زاء پڑھا ہے جب کہ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے تخفیف ہے۔ ف

قولہ ناخرۃ طِبْ رویس نے عظاما ناخرۃ الف کے ساتھ بعد النون روایت کیا ہے جیسا کہ تلفظ سے ظاہر ہے اور خلف کے لئے بھی اصل کے مطابق یہی ہے۔ باقی کے لئے اصل کے مطابق بغیر الف ہے۔

قولہ ونون منذرٌ فثلث شد دالا ابوجعفر کے لئے دو لفظ بیان کئے ہیں اول یہ کہ مُنْذِرٌ مَّن یَّخْشٰھَا کو نون تنوین کے ساتھ پڑھا ہے اور منفرد ہیں۔

(تمت سورۃ النازعات)

سُوْرَةُ التَّكْوِيْرِ

دوسرے یہ کہ ابوجعفر نے قُتِّلَتْ بتشدید تا پڑھا ہے۔ باقی کے لئے اصل کے مطابق تخفیف تا ہے۔ ابوجعفر منفرد ہے۔

قولہ سُعِّرَتْ طِلا رویس نے بتشدید عین پڑھا ہے اور تشدید عطف سے اور تلفظ سے ظاہر ہے۔

ابوجعفر کے لئے بھی اصل کے مطابق تشدید عین ہی ہے اور روح اور خلف کے لئے تخفیف ہے۔

۴/۲۲۹ وَحُزْ نُشِرَتْ خَفِّفْ وَضَادُ ظَنِيْنٍ يَا
تُكَذِّبُ غَيْبًا اُدْ وَتَعْرِفُ جَهِّلَا

۵/۲۳۰ وَنَضْرَةَ حُزْ اُدْ وَاتْلُ يُصْلٰى وَاٰخِرًا
تُرُوْجَ لِحَفْصٍ يُؤْثِرُوْا خَاطِبًا حِلَا

اور حمزہ کے لئے نُشِرَت مخفف پڑھ اور یا نے ظَنِینٍ کو ضاد کے ساتھ پڑھا ہے
ت اُد نے تکذبون کو یاء غیب سے پڑھا ہے۔ اور حمزہ اور اُد نے تعرف کو مجہول
اور نضرۃُ مرفوع پڑھا ہے۔ اور اَتْل نے یَصلیٰ کو اور بروج کے آخری لفظ کو حفص کی طرح پڑھا
ہے۔ اور حلا نے تؤثرون خطاب کا صیغہ پڑھا ہے۔
قولہ وحمز نُشِرت خفف یعنی یعقوب نے نُشِرَت بتخفیف شین پڑھا ہے۔ جب
ف کہ ابوجعفر کے لئے بھی یہی ہے اور خلف کے لئے تشدید ہے۔
ناظم نے لفظ سُجِّرَت کا اختلاف بیان نہیں کیا کیونکہ اصل کے مطابق ابوجعفر و خلف بالتشدید
اور یعقوب بالتخفیف پڑھتے ہیں۔
قولہ وضاد ظنین یا د رح نے اصل سے خلاف بضنین بالضاد پڑھا ہے اور ابوجعفر
خلف کے لئے بھی یہی ہے، رویس کے لئے اصل کے مطابق بالظاء ہے۔
(تمت سورۃ التکویر)

سُورَۃُ الاِنفِطَارِ

قولہ یکذب غیبا اد ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ کَلَّا بَل یُکَذِّبُون یاءِ غیبت کے ساتھ
اور منفرد ہیں۔

(تمت سورۃ الانفطار)

سُورَۃُ التَّطْفِیفِ

قولہ تعرف جہلا ونضرۃ حمز اُد یعقوب اور ابوجعفر نے پڑھا ہے، تُعْرَفُ فِی
وُجُوهِهِم نَضْرَۃُ۔ یعنی فعل مجہول، اور نضرۃ نائب فاعل ہونے کے باعث مرفوع ہے
لفظ نضرۃ کا رفع، اطلاق سے ظاہر ہے۔ دونوں منفرد ہیں۔

(تمت سورۃ التطفیف)

سُورَۃُ الاِنشِقَاقِ وَالبُرُوج

قولہ وَاتل یَصلیٰ وَاٰخرَ البروج کحَفصٍ یعنی ابوجعفر نے وَیَصلیٰ سَعِیرًا (بفتح یا واسکان صاد و تخفیفِ لام) اور لوح محفوظٍ ظاء کو مجرور پڑھا ہے یعنی دونوں لفظوں کو حفص کی طرح پڑھتے ہیں اور باقی کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

(تمت السورتان)

سُورَۃُ الاَعلیٰ

قولہ یُؤثِرُوا خاطِبا حَلا یعقوب نے اصل کے خلاف بل تُؤثِرُونَ خطاب سے پڑھا ہے۔ اور باقی کے لئے بھی ایسے ہی ہے۔

من سُورَۃِ الغَاشِیَۃِ اِلیٰ آخرِ القُرآنِ

۲۲۱/ا وَیُسمَعُ مَعْ مَا بَعْدُ کَالکُوفِ یَا اُخِی
وَاِیَّابَہُمْ شَدِّدْ فَقَدَّرَ اَعمِلا

ت اور یا اُخی نے یُسمَعُ کو مع اس لفظ کے جو اس کے بعد ہے کوفیین کی طرح پڑھا ہے اور اُعمِلا کے لئے اِیَّابَہُم اور فَقَدَّرَ مشدد پڑھ۔

ف قولہ ویسمع مع ما بعدہ کالکوف یا اُخی یعنی یا اور اُخی کے مرموزین، رُوح اور ابوجعفر نے اصل کے خلاف، لَا تُسمَعُ فِیہَا لَاغِیَۃٌ پڑھا ہے، کوفیین کی طرح جب کہ خلف کے لئے بھی اصل کے مطابق اسی طرح ہے۔ لیکن رُویس نے اصل کے مطابق لَا یُسمَعُ فِیہَا لَاغِیَۃٌ ہی پڑھا ہے۔ یعنی فعل مضارع غائب مجہول اور لاغیۃ نائب فاعل مرفوع۔

قولہ وَإِیابہم مشدد الخ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے اِنَّ اِلَینا اِیَّابَہُم بتشدید یا۔ ابوجعفر منفرد ہیں۔ باقی سب بتخفیف یا پڑھتے ہیں

(تمت سورۃ الغاشیۃ)

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ

قولہ فقدّر اعملا ابوجعفر نے فقدّر علیہ رزقہ پڑھا ہے۔ مثل ابن عامر شامی کے بتشدید دال۔ باقی کے لئے اصل کے موافق بتخفیف دال ہے۔

تشدید کا مفہوم یا تو سیاق سے، یا تلفظ سے نکل رہا ہے۔

۲۳۲ تَحٰضُّوْنَ فَامُدُدْ اُدْ یُعَذِّبُ یُوْثِقُ اف

تَحٰضُّوْنَ فَکُّ اِطْعَامٌ کَحفصٍ حُلاً حُلاً

ت اُدْ کے لئے تَحٰضُّوْنَ میں الف مدہ پڑھ۔ یُعَذِّبُ اور یُوْثِقُ میں فتحہ پڑھ۔ فَکُّ اور اِطْعَامٌ کو مثل حفص کے پڑھ۔ حُلاً کے لئے۔

ف قولہ تَحٰضُّوْنَ فَامُدُدْ اُدْ ابوجعفر نے پڑھا ہے۔ ولا تَحَآضُّوْنَ حا کے بعد الف، تفاعل سے۔ اور مدلازم کلمی مثقل ہونے کی وجہ سے طول کیا ہے۔

اور اصل سے معلوم ہوا کہ خلف بھی۔ یہی پڑھتے ہیں، البتہ یعقوب کے لئے اصل کے موافق یَحُضُّوْنَ ہے۔ بیاء الغیب، بلا الف، بضم الحاء۔

قولہ یعذب یوثق افتحًا الخ یعنی یعقوب نے لَا یُعَذَّبُ وَلَا یُوْثَقُ بفتح الذال والثاء، مضارع مجہول پڑھا ہے۔ مثل کسائی کے۔ اور باقی دونوں اصل کے مطابق مضارع معروف پڑھتے ہیں۔

(تمت سورۃ الفجر)

یاءات زائدہ چار ہیں۔ یَسْرِ اثبات یا کیا ہے ابوجعفر نے وصل میں، اور یعقوب نے حالین میں۔

اکرمن، اھانن میں بھی ابوجعفر نے وصل میں اور یعقوب نے دونوں حالتوں میں یاء کا اثبات کیا ہے۔

بالواد یعقوب نے دونوں حالتوں میں اثبات سے پڑھا ہے۔

سُوْرَةُ الْبَلَدِ

قولہ فکُّ إطعام کحفص حلا یعنی یعقوب نے پڑھا ہے۔ فکُّ رفع کے ساتھ رقبةٍ جر کے ساتھ اطعامُ بکسر ہمزہ، اور الف کے ساتھ بعد دال کے اور میم مرفوع منوّن، کحفص سے، ان تمام قیود کی طرف اشارہ مقصود ہے۔

اور باقی کے لیے بھی اصل کے مطابق اسی طرح ہے۔

۱۱۲۳ وَقُلْ لُبَدًا مَعْهُ الْبَرِيَّةِ شُدَّادُ
وَمَطْلَعِ فَاكْسِرْ فُزْ وَجَمَّعَ ثُقِّلَا

۱۱۲۴ اَلَا يَعْلَ لِيلَافِ اتْلُ مَعْهُ اِلَافِهِمْ
وَكُفُوًا سُكُونُ الْفَاءِ حِصْنٌ تَكَمَّلَا

ت اور اُد کے لئے لُبَدًا اور ساتھ ہی اَلْبَرِيَّةِ کو مشدد پڑھ۔ اور فُز کے لئے مطلع کو بکسر لام پڑھ۔ اور اَلَا اور یَعْلُ نے جَمَّعَ مشدد پڑھا ہے۔ اور اُتْلُ نے لِيلَافِ اور ساتھ ہی اِلَافِهِمْ پڑھا ہے۔ اور حِصْنٌ کفوًا میں سکونِ فا کے ساتھ کامل ہوا ہے۔

ف قولہ وَقُلْ لُبَدًا إلخ یعنی ابوجعفر نے لُبَّدًا بتشدید باء پڑھا ہے جمع لَابِد بمعنی مجتمع۔ ابوجعفر کے انفراد سے معلوم ہوا کہ باقی کے لئے تخفیف باء ہے۔ جمع لُبْدَة بمعنی کثیر قولہ معه البریة شداد۔ یعنی ابوجعفر نے سورة البینة میں البریّه کے دونوں لفظوں کو بتشدید یا پڑھا ہے۔ اور باقی دد کے لئے بھی اسی طرح ہے۔

یہاں کلامِ ناظم میں سورتوں کی ترتیب نہیں قائم رہی، دراصل لفظ لُبَدًا میں تشدید یا کو بیان کرنا تھا۔ اور تشدید ہی لفظ بَرِیَّۃ میں بھی ابوجعفر کے لئے آگے چل کر بیان کرنا چاہتے تھے مگر اختصار کے لئے لبدا کی تشدید میں بریّۃ کے ایک ہی امام (ابوجعفر) کے لئے اشتراک کی بنا پر سورت بیّنۃ کے لفظوں کو یہاں ہی بیان کر دیا ہے۔

سُوْرَةُ الْقَدْرِ

قولہ ومطلع فاکسِرْ فُتًی یعنی خلف نے پڑھا ہے حتیٰ مطلع بکسر لام مثل کسائی کے۔ جب کہ باقی بفتحِ لام پڑھتے ہیں۔

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ

قولہ وَجَمَّعَ ثَقِّلًا اَلًا یَحُلُّ یعنی ابوجعفر اور روح نے پڑھا ہے جَمَّعَ بتشدید میم اور خلف کے لئے بھی اصل کے مطابق یہی ہے۔ البتہ رویس نے جَمَعَ بالتخفیف پڑھا ہے۔

سُوْرَةُ الْقُرَیْشِ

قولہ لِیلَافِ اُمْلُ مَعَہٗ اِلَافِہِمْ یعنی ابوجعفر نے پڑھا ہے لِیلَافِ قُرَیْشٍ اِلَافِہِمْ، لِیلَافِ بغیر ہمزہ کے یاء ساکنہ کے ساتھ بروزن میکال۔ اسی طرح دوسرے لفظ کو بغیر یاء ساکنہ کے اِلَافِہِمْ پڑھا ہے۔ دونوں قراءتوں میں منفرد ہیں۔

نوٹ:۔ ماعون اور کوثر میں اصل کے خلاف کچھ نہیں ہے۔ البتہ سورۃ کافرون میں ایک یاء اضافت ہے۔ وَلِیَ دین۔ جس کو سب نے ساکن پڑھا ہے اور ایک یاء زائدہ ہے۔ دِینِ، جس کو

یعقوب نے حالین میں ثابت رکھا ہے۔
اسی طرح سورت نصر اور تبت میں بھی کوئی مخالفت عن الاصل نہیں ہے۔

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ

قولہ وَکُفْوًا سکونُ الفاء حِصْنٌ۔ یعنی یعقوب نے پڑھا ہے کُفْوًا بسکونِ فاء، جیسا کہ تلف کے لئے اصل کے موافق یہی ہے۔ اور ابوجعفر کے لئے بضم فاء اصل کے موافق ہے
قولہ تکمّلا اشارہ ہے کہ یہاں پہنچ کر ہمارا یہ قصیدہ ختم ہوا جس میں قراء ثلاثہ اور ان کے رُوات کی مخالفت عن الاصل کو بیان کرنا مقصود رہا ہے۔

۲۲۵/۱ وَتَمَّ نِظَامُ الدُّرَّةِ احْسُبْ بِعَدِّهَا
وَعَامَ اَضَا حَجِّیْ فَاَحْسِنْ تَقَوُّلَا

ت دُرّہ کی نظم مکمل ہوگئی۔ تو اس دُرّہ کے اعداد سے حساب کر۔ اور یہ سال اَضَا حَجِّیْ کا سال ہے پس بات کہنے میں اچھا پہلو اختیار کر۔

ف یعنی اس قصیدۂ لامیہ کا نام اَلدُّرَّۃ ہے۔ اور اس نام کے حرفوں سے، قصیدہ کے مجموعی اشعار کی تعداد کا اظہار ہوتا ہے۔ جُمل کے حساب سے حرفوں کے عدد اس طرح ہیں۔ الف کا ایک، لام کے تیس ۳۰، دال کے چار ۴، راء کے دو سو، ھاء کے پانچ۔ میزان کل دو سو چالیس ہوئے۔ گویا یہ قصیدہ دو سو چالیس اشعار پر مشتمل ہے۔
قولہ وعام اَضَا حَجِّیْ۔ یعنی یہ سال کہ جس میں، میں نے اس قصیدہ کو نظم کیا، اس کے اعداد، اَضَا حَجِّیْ حروف کے اعداد سے ظاہر ہیں۔ یعنی الف کا ایک، ضاد کے آٹھ سو، الف کا ایک، حا کے آٹھ، جیم کے تین اور یا کے دس۔ میزان ۸۲۳، گویا ۸۲۳ھ میں قصیدہ مرتب ہوا۔ اَضَاءَ کا ہمزہ ثانیہ تخفیفاً حذف ہوگیا یعنی میرا حج روشن ہوا۔ مطلب یہ کہ اس سال میں نے حج بھی کیا اور بطور فالِ نیک یہ لفظ فرمایا، حدیث شریف میں بھی ہے۔

تفاؤل بالخیر تَنَلَّه ــــــ نیک فال لیا کرتا کہ تو خیر کو پائے۔

۲۳۶/۲ غَرِیْبَةٌ اَوْطَانٍ بِنَجْدٍ نَظَمْتُهَا
وَعُظْمُ اشْتِغَالِ الْبَالِ وَافٍ وَکَیْفَ لَا

لغات: غریبة، صفت ہے یا خبر ہے۔ القصیدة کی، بمعنی پردیسی، مسافرانہ زندگی اشارہ ہے کہ وطن سے دور مسافرانہ زندگی میں یہ قصیدہ نظم ہوا ہے۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ناظم رحمہ اللہ کے ساتھ قراءت کی متعلقہ کتب بھی نہ تھیں، یا ایک دو ہوں گی، اونٹ کی پشت پر یہ قصیدہ مرتب ہوا۔ فلِلّٰہ دَرُّہٗ
اوطان وطن کی جمع، نجد عرب کا بالائی علاقہ، اور نشیبی علاقہ تِھَامَہ کہلاتا ہے۔ اس تِھَامَہ کے بعد جو علاقہ بالائی شروع ہوتا ہے، اور عراق تک چلا گیا ہے، یہ سب نجد ہے۔
البال قلب، دل وَافٍ بھرپور
ت یہ قصیدہ غریب الدیار ہے، میں نے نجد میں اس کو اس حال میں نظم کیا ہے کہ دل اور ذہن کی مشغولی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی (یعنی اطمینان قلب میسر نہ تھا) اور یہ حالت کیوں نہ ہوتی؟

۲۳۷/۳ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَزَوْرِیَ الْ
مَقَامَ الشَّرِیْفَ الْمُصْطَفٰی اَشْرَفِ الْمَلَا

ت مجھے بیت اللہ الحرام سے اور مقام شریف مصطفوی جو تمام شرف والے مقامات سے زیادہ عزت والا مقام ہے ــــ سے روک دیا گیا۔ صُدِدْتُّ روک دیا گیا زَوْر زیارت

۲۳۸/۴ وَطَوَّقَنِی الْاَعْرَابُ بِاللَّیْلِ غَفْلَةً
فَمَا تَرَکُوْا شَیْئًا وَکِدْتُّ لِاُقْتَلَا

ت مجھے دیہاتیوں نے رات کے وقت اچانک لوٹ لیا، اور کچھ بھی نہ چھوڑا، اور قریب تھا کہ قتل کر ڈالا جاؤں۔

طوّقتنی مجھے بے سہارا کر دیا۔ مجھ پر احاطہ کر لیا۔ الاعراب جمع اعرابی گاؤں کے رہنے والے بدّو، دیہاتی۔

۲۳۹/۵ فَأَدْرَكَنِي اللُّطْفُ الْخَفِيُّ وَرَدَّنِي

عُنَيْزَةُ حَتَّى جَاءَنِي مَنْ تَكَفَّلَا

ت پھر اللہ کے دستِ غیب کی مہربانی نے مجھے سنبھالا اور عُنیزہ کے قبیلے والے مجھے واپس لے گئے۔ اور ایک ایسے شخص نے مجھ سے ملاقات کی جو میرے لئے تمام بندوبست کا کفیل ہو گیا۔

ف مطلب یہ کہ ہمارے قافلے پر رات کو ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور تمام سامان لوٹ لیا ان کی یہ واردات ایسی اچانک اور خوفناک تھی کہ مال ومتاع تو لٹا ہی جان کی بھی خیر نہ رہی۔ اس غارت گری کے بعد میرا سفر جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ اور میں حج سے ناامید ہو گیا۔ کہ قریبی گاؤں کے قبیلے والے جو عنیزہ کہلاتے ہیں۔ وہ مجھے اپنے ہمراہ اپنے ڈیرے پر لے گئے۔ اور وہاں مجھے ایک ایسا صاحبِ خیر بھی ملا، جس نے میرے لئے سامان اور سواری کا بندوبست کیا۔[1]

۲۴۰/۶ بِحَمْلِي وَإِيصَالِي لِطَيْبَةَ آمِنًا

فَيَا رَبِّ بَلِّغْنِي مُرَادِي وَسَهِّلَا

---

[1] یہ واقعہ ۸۲۲ھ کا ہے، علامہ صاحب کا تمام مال واسباب لٹ گیا، حج بھی نہیں کر سکے آئندہ سال حج کے لئے مقام ینبوع میں ٹھہر گئے۔ پھر مدینہ منورہ اور اس کے بعد مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ اور ۸۲۳ھ میں حج کیا۔ اور عراق واپس لوٹ گئے۔ اور ۸۲۶ھ میں پھر حج کیا، اور ۸۲۷ھ میں قاہرہ گئے۔

شذرات الذہب، لابن العماد الحنبلی

ص ۲۰۵ ج ۷

ت وہ مجھے سوار کرنے اور طیبہ شریف و حرم مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم تک امن و عافیت کے ساتھ پہنچانے کا کفیل ہوگیا۔
پس اے رب مجھے اپنی مراد پا لینے میں کامیابی عطا فرما اور سہولت نصیب کر۔

۲۴۱/۷ وَمُنَّ بِجَمْعِ الشَّمْلِ وَاغْفِرْ ذُنُوبَنَا
وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْأَنَامِ وَمَنْ تَلَا

ت اور احسان فرما اہلِ خانہ کے ساتھ شامل ہونے کی دل جمعی کے ساتھ اور ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔ اور بہترین مخلوق صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر رحمتیں نازل کر۔ اور اُن پر بھی جنہوں نے ان کی اتباع کی۔

الحمدللہ یہ شرح مکمل ہوئی۔ اے رب کریم تو سمیع و بصیر ہے میری لغزشوں کو معاف فرما اور اصل کتاب کی طرح یارب اس شرح کو قبول و پذیرائی عطا فرما۔ آمین ثم آمین
فراغت حاصل ہوئی۔ ۹ جمادی الاولی ۱۴۱۱ھ (۲۸ نومبر ۱۹۹۰ء)

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

اظہار احمد تھانوی
الجامعۃ الاسلامیۃ العالمیۃ۔ اسلام آباد

فضیلۃ الشیخ المقری اظہار احمد تھانوی رحمہ اللہ

تھانہ بھون کا قصبہ ضلع سہارنپور یوپی کا ایک ایسا مقام ہے جو اپنے تاریخی حوالوں اور کارہائے نمایاں نیز شخصیات مبارک کیوجہ سے نمایاں رہا ہے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں بھی تھانہ بھون آزادی کے متوالوں اور غاصبوں کے درمیان میدان کارزار رہا۔ جس میں حضرت مولانا اِمداداللہ صاحب مہاجر مکہ رحمہ اللہ۔ حضرت مولانا ضامن شہید رحمہ اللہ۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ جیسے عمائدین شامل رہے۔

اس کے بعد حکیم الامت مجدد ملت فقیہ الوقت حضرت مولانا قاری محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ نور اللہ مرقدہ نے اپنے علم وعمل کی ضیا پاشیوں سے تھانہ بھون کو علم کے متوالوں اور راہِ حق کے دیوانوں کیلئے شمع محفل بنا دیا۔ حضرت حکیم الامت رحمہ اللہ، حضرت مولانا امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی مسندِ خلافت پر رونق افروز تھے۔ جب ۹ ذیقعدہ ۱۳۴۹ھ بمطابق ۱۹۳۰ء بروز منگل، دن کے گیارہ بجے تھانہ بھون کے اس قصبے کے ایک صاحب محمد ابراہیم کے بیٹے حافظ محمد اعجاز احمد رحمہ اللہ کے گھر ایک بچہ تولد ہوا والد حافظ محمد اعجاز احمد رحمہ اللہ نے بچے کا نام اظہار احمد تجویز کیا۔ چار سال کی عمر میں ناظرہ قرآن پڑھنے کے لئے بٹھائے گئے اور دس گیارہ سال کی عمر میں قرآن حفظ کر لیا۔ حفظ کے استاذ خلیفہ اعجاز احمد رحمہ اللہ تھے۔

مدرسہ جہاں سے تعلیم کا آغاز ہوا۔ خانقاہ امدادیہ میں قائم تھا جو کہ امدادالعلوم کے نام سے مشہور تھا۔ حفظ کے بعد ابتدائی تعلیم بھی اسی مدرسہ میں شروع ہوئی۔ فارسی کا مروجہ نصاب تین سال میں مکمل کیا۔ فارسی کے استاذ مولانا محی الدین بنگالی رحمہ اللہ فاضل دارالعلوم دیوبند تھے۔ جو بعد میں مفتی دارالعلوم ڈھاکہ بھی رہے۔ تیسرے سال میں فارسی کی بڑی کتابوں کے علاوہ تاریخ، سیرت مبارکہ اور حساب مولانا محمد شریف صاحب رحمہ اللہ سے پڑھا۔

خوشخطی مولانا محمد عمران صاحب رحمہ اللہ مرحوم جو کہ ماہنامہ النور کے کاتب تھے۔ اُن سے سیکھی۔ ابتدائی عربی ھدایۃ النحو تک مولانا امیر احمد میرٹھی صاحب رحمہ اللہ سے پڑھی۔ ادب، منطق اور فقہ کی ابتدائی کتب مولانا محمد مدثر بنگالی رحمہ اللہ سے پڑھیں۔ جبکہ کافیہ، فصول اکبری، نفحۃ الیمن حضرت مولانا مفتی

محمد جمیل احمد تھانوی صاحب دامت برکاتہم سے پڑھیں اور شرح جامی، اصول الشاشی، قدوری کنز الدقائق شرح تہذیب، قطبی وغیرہ مولانا محمد شریف صاحب سے مکمل کی۔ یہ تمام کتب مدرسہ امداد العلوم جو کہ خانقاہ امدادیہ میں قائم تھا مکمل کی ہیں۔

۱۳۶۳ھ میں مظاہر العلوم سہارنپور میں داخلہ لیا اور داخلے کا امتحان نمایاں نمبروں سے پاس کیا۔ داخلے کا انٹرویو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلویؒ نے لیا۔

مظاہر العلوم میں دوران تعلیم میں پہلے سال میں شرح وقایہ، نور الانوار، تعلیم المتعلم مختصر المعانی اور سلم العلوم پڑھیں۔ ۱۳۶۴ھ میں ملا حسن، ھدایہ اولین، مقامات حریری، میبذی، ملا جلال میر زاھد، سراجی اور سبعہ معلقہ پڑھیں۔

۱۳۶۵ھ میں جلالین شریف، شرح عقائد، مشکوٰۃ، نخبہ اور امور عامہ پڑھیں۔ ۱۳۶۶ھ میں دورہ حدیث کیا۔ دورہ میں حضرت قاری صاحب کے اساتذہ اس طرح تھے:۔ بخاری جلد اوّل اور ابو داؤد شریف حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا صاحبؒ۔ بخاری جلد ثانی و ترمذی شریف حضرت مولانا عبداللطیف صاحب، مسلم شریف وطحاوی حضرت مولانا منظور احمد خان صاحبؒ نسائی اور ابن ماجہ حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحبؒ۔ اس کے علاوہ علامہ صدیق احمد صاحب کشمیری، مولانا ظریف احمد صاحب پور قاضویؒ، مولانا امیر احمد کاندھلوی صاحبؒ، مولانا عبدالشکور صاحب کامل پوریؒ، مولانا قاری سعید احمد اجراڑوی صاحبؒ جیسے اکابرین سے بھی حضرت قاری صاحب کو شرف تلمذ رہا۔ حضرت قاری صاحب نے طحاوی اور ترمذی حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب کیمل پوریؒ سے بھی پڑھیں۔

اکتوبر ۱۹۴۷ء میں حضرت ترک وطن کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ رمضان کی ۲۷ تاریخ کو پاکستان بنا اور اُس سے پہلے شعبان میں حضرت قاری صاحب نے مظاہر العلوم سہارنپور سے سند فراغ حاصل کی تھی۔

پاکستان آمد کے بعد حضرت قاری صاحب نے مقدس مسجد دھوبی منڈی پرانی انارکلی میں امامت وخطابت کا منصب سنبھال لیا۔ اس کے علاوہ ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۶ء تک کے عرصہ میں مختلف رسائل اور اخبارات سے بھی منسلک رہے۔ جن میں روزنامہ انقلاب، روزنامہ زمیندار، اور ہفت روزہ چٹان شامل ہیں۔ روزنامہ انقلاب لاہور میں حضرت قاری صاحب سنڈے ایڈیشن کے ایڈیٹر رہے۔ صحافتی زندگی میں حضرت قاری صاحب کا مولانا عبدالمجید سالکؒ، مولانا غلام رسول مہرؒ اور شورش کشمیری سے گہرا تعلق رہا۔

حضرت قاری صاحب نے پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ۱۹۵۳ء میں منشی فاضل اور ۱۹۵۵ء میں مولوی فاضل کیا۔ یونیورسٹی اورنیٹل کالج میں عربی کے اُستاد کے طور پر بھی کام کیا۔ اس کے علاوہ ایک طویل عرصہ تک ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، ایم اے فارسی اور ایم اے اُردو کے طالبعلم گھر آکر حضرت قاری صاحبؒ سے استفادہ کرتے رہے۔

حضرت قاری صاحبؒ نے دارالعلوم اسلامیہ چرچ روڈ پرانی انارکلی میں مدرسے کے قیام پذیر ہوتے ہی پڑھانا شروع کر دیا تھا۔ وہاں حضرت قاری صاحبؒ عربی کی کتب پڑھانے پر مامور ہوئے۔ ۱۹۵۲ء میں قاری سراج صاحبؒ بانی مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ و مہتمم مدرسہ ہذا کی کوششوں سے امام الفن حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحب نوراللہ مرقدہ دارالعلوم ٹنڈو الہ یار کو خیرباد کہہ کر دارالعلوم اسلامیہ تشریف لائے تو حضرت قاری صاحبؒ نے امام الفن حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ سے استفادہ کیا۔ اور تجوید، سبع قرآءات ثلثہ کی تکمیل کی حضرت قاری صاحب امام الفن کے زمانے میں ہی ایسے مقام پر فائز ہوئے جو اُن کے لئے طرۂ امتیاز سے کم نہیں۔ اور وہ یہ کہ تجوید سال اوّل کا پڑھانا حضرت قاری صاحب کے سپرد تھا۔ جو بلاشبہ حضرت قاری صاحبؒ کی امام الفن کے نائب اور جانشین ہونے کی واضح دلیل ہے۔

۱۹۵۸ء میں حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ نے دارالعلوم اسلامیہ سے علیحدگی اختیار فرمائی۔ اور لٹن روڈ مزنگ میں مدرسہ دارالترتیل والقرآن کے نام سے قائم فرمایا۔ اپنے اُستاد کے ساتھ ہی حضرت قاری صاحب نے بھی دارالعلوم اسلامیہ کو خیرباد کہہ دیا۔ چینیاں والی مسجد رنگ محل سے حضرت مولانا داؤد غزنوی صاحبؒ تشریف لائے اور حضرت کو اپنے مدرسے میں تجوید قرأت کی تدریسی خدمات ادا کرنے کی دعوت دی جو کہ حضرت نے قبول کر لی اور مسجد چینیانوالی میں تجوید کا کام شروع کیا۔ حضرت قاری صاحب نے چینیانوالی مسجد میں ۱۹۶۲ء تک خدمات انجام دیں۔

اسی عرصہ میں حضرت قاری صاحبؒ مقدس مسجد کی امامت ترک کر کے ۱۹۶۱ء کے وسط میں جامع مسجد گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز تشریف لے آئے، جہاں حضرت کی خدمات سے آخر وقت تک استفادہ عام ہوتا رہا۔ ۱۹۶۲ء میں قاری صاحبؒ، حضرت قاری فضل کریم صاحب کی دعوت پر مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل تشریف لائے۔ حضرت کا اس مدرسے سے بہت فیض جاری ہوا۔ اور پاکستان کے دور دراز کے علاقوں کے علاوہ افغانستان تک کے لوگوں نے اس مدرسہ میں آکر حضرت قاری صاحب سے استفادہ کیا۔

۱۹۸۱ء میں شہید صدر جنرل محمد ضیاء الحق رح نے اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے اسلام آباد میں انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی قائم کی تو حضرت قاری صاحب رح علوم قرأت کے شعبہ کی پروفیسر شپ کیلئے پورے پاکستان سے واحد اُمیدوار تھے جو یونیورسٹی کے تعلیمی معیار پر پورا اترتے تھے۔ حضرت قاری صاحب رح کی عالمانہ شخصیت کا واضح پہلو یونیورسٹی کے دوران تدریس میں کھل کر سامنے آیا جہاں حضرت قاری صاحب رح علوم قرآءت کے علاوہ فقہ اور حدیث کے علوم بھی پڑھاتے رہے۔ حضرت قاری صاحب رح کی شان علمیت اور توضیح وتشریح کی قوت اس قدر زیادہ تھی کہ یہ تمام علوم بیک وقت عربی، فارسی، اور اردو میں با آسانی پڑھاتے۔ علوم قرآءت کا یہ بے تاج بادشاہ اللہ کے کلام کی خدمت کرتے ہوئے ہی رُخصت ہوا۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۹۱ء کو تہجد کے وقت اس عالم فانی سے رخصت ہو گئے۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

۱۷۔ دسمبر ۱۹۹۱ء کو دن کے گیارہ بجے فیصل مسجد کے سامنے واقع سبزہ زار میں نماز جنازہ ہوئی جو کہ مولانا عبداللہ صاحب خطیب لال مسجد اسلام آباد نے پڑھائی۔ اس کے بعد میت کو لاہور لایا گیا۔ اور گورنمنٹ چوبرجی کواٹرز کی بڑی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ہوئی جو کہ قاری محمد رفیع صاحب مہتمم مدرسہ تجوید القرآن رنگ محل کی اقتدا میں ادا کی گئی اور اس کے بعد علم قرآءت کے اس مجسم ذخیرے اور علوم دینیہ کے اس آفتاب کو چوک چوبرجی بہاول پور روڈ کے نزدیک لاہور کے مشہور قدیم قبرستان میانی صاحب میں دفن کیا گیا۔ وفات کے وقت عمر تقریباً اکسٹھ برس تھی۔

حضرت قاری صاحب رح نے متعدد کتب بھی تصنیف فرمائیں۔ جس میں "اخلاق محمدی" "علوم حدیث اور "پیغام رمضان" علوم فقہ سے متعلقہ ہیں۔ ان دو کتب کے علاوہ حضرت قاری صاحب رح نے قرآءت کے موضوع پر بیش بہا کتب تالیف فرمائیں اور متعدد کتب کو حواشی سے مزین کیا جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

جمال القرآن کا حاشیہ المعروف حواشی جدیدہ، تیسیر التجوید کا حاشیہ المعروف حواشی مفیدہ، المقدمۃ الجزریہ اور تحفۃ الاطفال کے عربی متون کے تراجم، حضرت قاری عبداللہ مکی رح کا رسالہ تعلیم الوقف اور حضرت مولانا قاری اشرف علی صاحب تھانوی رح کے منظوم رسالے "تجوید القرآن" اور "یادگار حق القرآن" کے حواشی موسوم بہ "مجموعہ نادرہ"۔ علامہ احمد الجزری رح ابن علامہ جزری رح کی تصنیف "الحواشی المفہمہ" کا اردو ترجمہ تجوید میں "خلاصۃ التجوید"۔ المقدمۃ الجزریہ کی اردو شرح "الجواہر النقیہ" علامہ شاطبی رح کے

قصیدے شاطبیہ کی شرح المعروف " شرح شاطبیہ " کے نام سے کی اور اس شرح کے نایاب ہونے کے بعد ایک نئی شرح "امانیہ شرح شاطبیہ" دو جلدوں میں دوبارہ لکھی۔ شاطبیہ کے مشکل ترین باب وقف حمزہ و ہشام کی توضیح وتحلیل کیلئے ایک کتاب بنام " توضیح المرام فی وقف حمزہ و ہشام" بزبان اردو ۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی ؒ کے اجراء سبع کے مشہور رسالے "تنشیط الطبع فی اجراء السبع کی تصحیح و توضیح اور تشریح معہ مزید اضافہ ۔ علامہ جزری ؒ کے قصیدے درۃ المضیئہ کی اردو شرح المعروف شرح درۃ ۔ علم رسم الخط قرآنی کے متعلق علامہ شاطبی کے قصیدے " عقیلۃ اتراب القصاید" کی شرح المعروف " شرح رائیہ " (غیر مطبوع) مگر عنقریب چھپ کر منظر عام پر آئے گی ۔ "اوقات نماز کی دائمی کتاب " جو پاکستان کے چھ مرکزی شہروں کے اوقات نماز پر مشتمل ہے ۔ اور "اوقاتِ نماز" بصورت کیلنڈر۔

حضرت قاری صاحب ؒ نے ۱۹۷۷ء میں حج بیت اللہ کی سعادت بھی حاصل کی تھی۔ اس کے علاوہ ۱۹۶۹ء میں ملائشیا میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی عالمی مقابلہ حُسنِ قرآءت اور ۱۹۸۴ء میں سعودی عرب مکۃ المکرمہ میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی عالمی مقابلہ حُسنِ قرآءت میں بطور جج پاکستان کی نمائندگی کرنے کا بھی اعزاز حاصل کیا۔ ۱۹۸۸ء میں حضرت قاری صاحب ؒ کو حکومت پاکستان کی طرف سے علوم قرآءت میں ان کی بیش بہا خدمات کے اعتراف کے طور پر تمغۂ حسن اعلیٰ کارکردگی سے بھی نوازا گیا ۔

قراءت اکیڈمی کی مطبوعات

★ **جمال القرآن**: کتابت، طباعت دیدہ زیب، سرورق انتہائی خوش نما، قاری اظہار احمد صاحب تھانوی کے حواشی سے مزین۔

★ **تیسیر التجوید**: تالیف ماہر فن حضرت مولانا قاری عبدالخالق صاحب سہارنپوریؒ، تجوید کے مسائل میں جامع اور مستند کتاب، حاشیہ میں قاری اظہار احمد صاحب تھانوی کے قلم سے عمدہ تشریحات۔

★ **فوائد مکیہ**: معہ حاشیہ بے نظیر تعلیقات مالکیہ حضرت قاری عبدالمالک صاحبؒ کے نہایت علمی اور پُر مغز حواشی سے مزین۔

★ **مقدمۃ الجزری**: معہ تحفۃ الاطفال، آخر میں ترتیب وار اشعار کا ترجمہ مترجم قاری اظہار احمد صاحب تھانوی۔

★ **الجواہر النقیہ**: شرح جزری اردو، مکمل فنی معلومات کا خزانہ، از قاری اظہار احمد صاحب تھانوی۔

★ **امانیہ**: شرح شاطبیہ اردو، غیر ضروری طوالت سے خالی، آسان اور عام فہم اردو میں اشعار کی تشریح، طلباء کے لیے نہایت مفید، از قاری اظہار احمد تھانوی (دو جلدوں میں مکمل)

★ **البدور الزاہرہ**: عشرہ کے اجراء کے لیے مشہور زمانہ کتاب، از شیخ عبدالفتاح القاضی۔

★ **مجموعۂ نادرہ**: تجوید القرآن، یادگار حق القرآن اور تعلیم الوقف کا نادر مجموعہ معہ حواشی نادرہ از قاری اظہار احمد صاحب تھانوی۔

★ **افضل الدرر**: شرح رائیہ عربی از حضرت قاری عبدالرحمٰن مکی الہ آبادیؒ، قراءت کی مقبول عام کتاب۔

★ **خلاصۃ التجوید**: از قاری اظہار احمد صاحب تھانوی، تجوید کے تمام مسائل کا خلاصہ اسم بامسمیٰ۔

ملنے کا پتہ

قراءت اکیڈمی، ۲۸۰۔ الفضل مارکیٹ، ۱۷۔ اردو بازار لاہور ۲